واسطے بیان تخصیص اور وصف موصوف کے آتی ہی +

بیان عطف بحرف کا

عطف بہ حرف اوس تابع کو کہتے ہین جو بعد متبوع کے پیچھے ایک حرف عطف کے مذکور ہووے اور ترکیب مین جو متبوع اور معطوف علیہ کا حکم ہوتا ہی وہی تابع یا معطوف کا حکم ہوتا ہی جیسے زید اور للّو آئے ہین تو بسبب فعل آنے کے جیسے زید فاعل ہی اوسیطرح للّو بھی فاعل ہی اور جیسے زید نے عمرو کو مارا تو زید یہان معطوف علیہ ہی اور عمرو معطوف ہی اور جسطرح زید فعل مارا کا مفعول ہی اوسیطرح عمرو بھی اوسکا مفعول واقع ہوا ہی اور بیان حروف عاطفہ کا مفصل باب اول حرف مین ہوچکا ہی وہان دیکھہ لینا چاہیئے اور کبھی یہہ حروف عاطفہ درمیان دو جملون کے بھی واقع ہوا کرتے ہین جیسے الفاظ مفرد مین آتے ہین جیسے زید نے للّو کو مارا تھا اور عمرو نے زید کو منع کیا تھا تو یہان پہلا جملہ معطوف علیہ کہلاویگا اور جملہ ثانی معطوف +

بیان تابع مہمل کا

تابع مہمل اوس تابع کو کہتے ہین جو صرف واسطے زینت اور آرایش کلام کے ایک کلمہ کے پیچھے دوسرے کلمہ کو مہمل بولا کرتے ہین جیسے کہتے ہین روٹی ووٹی کھلا دو پانی وانی لے آو مراد یہان ووٹی سے وہ شی ہی کہ اگر کوئی شی جو قابل کھانے کے ہی اوسے کھلا دو اور اِسیطرح وانی سے مثال دوم مین وہ چیز مراد ہی جو بجاے پانی کے استعمال کیا جاوے یا وہ فائدہ پانی کا دیوے ایسے لے آو +

ہو جیسا مثال مذکور سے معلوم ہوتا ہی کہ تیرے بھائی کا وجود وہی وجود زید ہی
اور اوسکے وجود سے کچھ جدا نہیں ہی۔ اور بدل البعض اوسے کہتے ہین کہ ذات
بدل جزو ذات مبدل منہ ہی جیسے زید کتاب پڑہ چکا قریب نصف کے یہان کتاب مبدل منہ
ہی اور قریب نصف کے بدل ہی جو جزو ذات مبدل منہ ہی یعنی کتاب اور بدل الاشتمال اوسے
کہتے ہین کہ ذات بدل ایک امر اضافی یا مطلق ذات مبدل منہ ہو جو کہ اُردو مین یہہ بدل نہین
آتا ہی اسلیئے یہان اوسکا بیان بھی مفصل نہین لکھا گیا اور بدل الغلط اوسے کہتے ہین کہ ذات
مبدل منہ بالکل مغائر اور مخالف ذات بدل ہو اور یہہ اُردو مین اکثر بولا جاتا ہی جیسے زید الہ آباد
سے پٹنہ کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا یہان مراد کہنے والیکی یہہ تھی کہ جب زید الہ آباد سے چلا تو کول
دیکھتا ہوا دہلی کو گیا لیکن پہلے غلطی سے پٹنہ شہر کا نام لیگیا تھا جب اوسے یاد آیا تو
اوسنے فوراً کول شہر کا نام بھی لے دیا جسکا مذکور کرنا مقصود بالذات تھا +

بیان عطف بیان کا

عطف بیان اوس تابع کو کہتے ہین جو ایک نام مشہور اپنے متبوع کا واقع ہو اور اکثر
واسطے تفسیر متبوع کے آتا ہی جیسے للو مل جھکوڑ یا حاضر ہی تو یہان للو مل متبوع ہی اور جھکوڑ یا
تابع اسم مشہور یا عرف للو مل ہی اور بطور عطف بیان کے واقع ہوا ہی اور ترکیب مین متبوع
اور تابع عطف بیان کا ملکر جزو جملہ مثل مفرد کے ہوا کرتا ہی اور فرق درمیان صفت اور
عطف بیان کے یہہ ہی کہ صفت اکثر نکرہ ہوتی ہی اور عطف بیان ہمیشہ معرفہ آیا کرتا ہی اور
قطع نظر اسکے عطف بیان واسطے تفسیر متبوع کے آتا ہی اور صفت

فرق تاکید لفظی اور معنوی مین یہہ ہی کہ تاکید لفظی تبکرار اوسی لفظ یعنی متبوع کے آتی ہی اور معنوی الفاظ مذکورۂ بالا کے بیان سے آتی ہی اور جب ضمیر کی تاکید لاتے ہین تو لفظ خود یا آپ کے لفظ سے لایا کرتے ہین جیسے مین آپ چلا آیا وہ خود بھاگ گئے اور کبھی اردو مین متبوع تابع کے بعد آجاتا ہی اور تاکید اور مؤکد ملکر مثل مفرد کے ہوا کرتے ہین نعت وہ کلمۂ ثانی ہی جو بعد ایک متبوع کے مذکور ہو اور کچھ صفت یا مذمت متبوع کی بیان کرے اور اوسکو صفت بھی کہتے ہین اور حال مفصل اسکا بیان ترکیب توصیفی مین مذکور ہو چکا ہی جیسے زید نیکبخت موجود ہی یہان زید موصوف ہی اور نیک صفت یا نعت ہی +

بیان بدل اور مبدل منہ کا

بدل وہ ایک تابع ہی جو ایک امر کہ اوسکے متبوع کی نسبت منسوب ہو اوس نسبت مین وہ تابع خود مقصود بالذات ہو جیسے مین نے تیرے بھائی زید کو دیکھا تھا اس جملہ مین تیرا بھائی متبوع اور مبدل منہ اور زید تابع بدل ہی اور دیکھا کہ جو تیرے بھائی کی نسبت منسوب ہوا ہی اوسمین زید خود مقصود بالذات ہی اور بدل اور مبدل منہ ملکر مثل مفرد کے جزو جملہ ہوتے ہین چنانچہ جملۂ مذکور مین بدل مبدل منہ ملکر مفعول فعل دیکھا کے ہو گئے ہین +

بدل کی چار قسمین ہین بدل الکل بدل البعض بدل الاشتمال بدل الغلط

بدل الکل اوسے کہتے ہین کہ مصداق ذات مبدل منہ اور مصداق ذات بدل واحد

مین کہ کلمۂ اوّل ہو اوسی کیفیت اور حالت مین ثانی بھی ہو چنانچہ اول کے کلمہ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہین اور اوسکی پانچ قسمین ہین تاکید نعت بدل عطف بیان عطف بحرف تاکید وہ کلمۂ ثانی یا تابع ہی کہ جو اپنے کلمہ اوّل یا متبوع کو کسی امر مین استحکام یا حصر کا فائدہ دیوے خواہ وہ امر شمولی ہو یا نسبتی جیسے میرے یہان سب بھائی آئے تو بھائیونکی نسبت ایک امر آنے کا منسوب ہو گیا تھا اوسکو لفظ سب نے ایک حصر کا فائدہ بخشا اور جب بلا تاکید جملۂ مذکور کو بولتے تو کہتے کہ میرے یہان بھائی آئے تو ممکن تھا کہ شاید کوئی بھائی نہین بھی آیا ہو لیکن جب لفظ سب کے ساتھہ تاکید سے بولے تو جملہ کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ کوئی بھائی آنے سے باقی نرہا سب آئے تھے اسکی دو قسمین ہین ایک تاکید لفظی دوم تاکید معنوی تاکید لفظی اوسے کہتے ہین جو بتکرار لفظ آوے جیسے ہان ہان ہمنے مارا ہی تو یہان مارنے کا امر نسبت سے اتنا امر نسبتی تھا اوسکو ہان ہان کے مذکور کرنے سے ایک استحکام ہو گیا یعنی مقرر ہمنے ہی مارا ہی اَور کسی نے اِسے نہین مارا ہی اَور تاکید معنوی اوسے کہتے ہین جو الفاظ مندرجہ ذیل سے آوے۔

سب کے سب غٹ کے غٹ جمگھٹ کے جمگھٹ غول کے غول لشکر کے لشکر دَل کے دَل کُل جمیع جتھے کا جتھا جھنڈ کا جھنڈ الغارون پل کا پل جیسے میرے یہان سب کے سب برائی تے چلے آئے زید کے یہان سے سب بالکل بھائی چلے گئے بازار مین آدمیون کے غٹ کے غٹ چلے جاتے تھے قس علیہ+

کہ تیس گز کپاس تھی جب یہہ تمیزین بیان کردی گئیں تو پانچ کے عدد مین جو ابہام
تھا روپیہ کے کہنے سے دور ہوگیا اور اسیطرح ململ کے مذکور کرنے سے جو ابہام
بیس گز مین تھا دور ہوگیا اور یہہ تمیز ممیز مثل حال ذو الحال کے جزو جملہ ہوا کرتی ہی
اور کبھی کسی امر نسبتی وغیرہ مین بھی جو ابہام ہوا کرتا ہی جس طرح سے اعداد اوزان وغیرہ
مین جیسے زید عمر سے علم مین بہتر ہی اور عمر زید سے دولت مین بڑا ہی اور تمیز کی
علامتین یہہ ہین لفظ کر جیسے للو نے بھولکر زید کو روپی دیدئے یا تنوین یعنی
دو زبر اور سے اور باے موحدہ جیسے للو نے پھر زید سے بجبر یا جبراً یا جبر سے
روپی واپس لے لیئے اور یہہ الفاظ نشانی تمیز کے واقع ہوتے ہین رنگ برنگ
طرح بطرح دو دو ہین لاچار ناچار بے بس حتی المقدور جہانتک ہوسکا تا بمقدور +

بیان مستثنی اور مستثنی منہ کا

مستثنی اوسے کہتے ہین جسے بذریعہ حروف استثنا کے کسی مستثنی منہ سے
نکالین جیسے سب بھائی آئے لیکن زید تو یہان سب بھائی مستثنی منہ ہین اور زید
مستثنی ہی اور جو کہ مستثنی اور مستثنی منہ ملکر مثل مفرد کے جزو جملہ ہوتے ہین اسلیئے
اس جملہ مین بھی مستثنی اور مستثنی منہ ملکر فعل فاعل آئے کے ہوگئے اور حال
مفصل اسکا باب صرف مین بخوبی ہو چکا ہی اوسے دیکھ لینا چاہیئے +

بیان توابع کا

تابع اوس کلمہ کو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمہ کے مذکور ہو اور جس حالت و کیفیت

بیان حال اور ذوالحال کا

حال اوسے کہتے ہین جو ہیئت فاعل یا مفعول کے کیفیت بیان کرے اور
جسکی حالت بیان کرتا ہی اوسے ذوالحال کہتے ہین جیسے زید گاتا جاتا تھا تو یہان
زید فاعل فعل جاتا تھا کا ہی اور ذوالحال ہی اور گاتا حال ہی جو حالت زید کو بیان
کرتا ہی اور مین نے زید کو سوتے دیکھا اِس جملہ مین ضمیر مَین فاعل ہی اُور دیکھا
اوسکا فعل ہی اور زید مفعول ہی جسکی حالت لفظ سوتا جو حال ہی بیان کرتا ہی اور کبھی ایسا
بھی حال پڑا کرتا ہی جسمین اشتباہ ہوتا ہی کہ آیا یہہ ہیئت فاعل کی بیان کرتا ہی یا مفعول
کی یعنی کبھی ایسا بھی حال پڑتا ہی جو صلاحیت فاعل اور مفعول دونون کے حال ہونیکی
رکھتا ہو جیسے مین نے زید کو تیرتے دیکھا نہین معلوم مین نے زید کو اوس حالت مین دیکھا
کہ جب مین تیرتا تھا یا زید کو اوس حالت مین دیکھا کہ جب وہ تیر رہا تھا تذکیر اور تانیث
اور وحدت اور جمعیت حال کی مطابق ذوالحال کے ہوا کرتی ہی جو حال و ذوالحال
ملکر مثل مرکب غیر مفید یا مفرد کے جزو جملہ ہوا کرتے ہین +

بیان تمیز اور ممیز کا

تمیز اوسے کہتے ہین جو کسی چیز مین سے شک اور ابہام کو دور کرے اور ممیز
اوسے کہتے ہین جسکا شک اور ابہام دور کیا جاوے جیسے میرے پاس پانچ روپی
ہین یا بیس گز ململ ہی تو یہان جب تک روپیہ اور ململ کا ذکر نہ کیا جاوے تو دونون
جملون کے سامع کو شک رہیگا کہ پانچ عدد کیا چیز ہی اور دوسرے جملہ مین دو تر ہی

کی دو قسمیں ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اس مفعول کے آخر لفظ مین یا پر وغیرہ جو علامت ظرفیت ہین اکثر پوشیدہ رہتی ہین جیسے زید آج مدرسہ گیا ہی یعنی مدرسہ مین گیا ہی اور کبھی علامت ظرفیت ظاہر آتی ہی جیسے زید کوٹھے پر بیٹھا ہی اور موہن گھر مین کھانا کھاتا ہی پھر ظرف کی دو قسمین ہین ظرف محدود اور ظرف مبہم ظرف محدود وہ ہی جسکے لیئے کوئی حد معین ہو جیسے زید کتب خانہ مین کتاب لکھتا ہی مثال ظرف مکان محدود کی ہی اور زید کل دن بھر حاضر رہا مثال ظرف زمان محدود کی ہی اور ظرف مبہم وہ ہی جس کی کوئی حد مقرر نہو جیسے گھوڑا آگے یا سامنے چرتا ہی مثال ظرف مکان مبہم کی ہی اور اس سے پہلے زید نوکر تھا مثال ظرف زمان مبہم کی ہی +

مفعول لہ

مفعول لہ وہ ہی جسکے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہو یا اسکے حاصل کرنیکا ارادہ ہووے مثال اوّل زید نامردی سے نہین لڑا یعنی لڑا سبب نامردی کے جو اوسکی ذات مین موجود تھی نہ لڑا +

مثال۔ زید پڑھنے کے لیئے مدرسہ گیا ہی یعنی واسطے حاصل کرنے علم کے مدرسہ گیا ہی جسکے حاصل کرنیکی وہ خواہش کرتا ہی تنوین یعنی دو زبر یا لفظ کر یا لیئے یا سبب یا اَور الفاظ جو انھین معنی مین ہون علامتین مفعول لہ کی ہین اور عربی مین سوائے ان مفعولون کے ایک مفعول معہ بھی ہوا کرتا ہی لیکن اردو مین نہین آتا اسلیئے اوسکا بیان چھوڑ دیا +

جملہ منتجیہ وہ ہی جو کلام سابق کا نتیجہ پڑے جیسے نمکحرامی کمینونکی خاصیت ہی اور نمکحلالی اشرافونکی عادت ہی پس کوئی کمینہ نمکحلال نہین ہوتا اور نہ کوئی اشراف نمکحرام ہوتا ہی +

جملۂ معطوفہ وہ ہی جو پہلے جملہ پر عطف ہو جیسے زید لکھتا ہی اور موہن پڑھتا ہی +

بیان اقسام مفعول اور متعلقات فعل کا

واضح ہووے کہ مفعول کی چار قسمین ہین مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ انمین سے مفعول بہ صرف فعل متعدی مین آتا ہی اور باقی مفعول و دیگر متعلقات فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی اور متعدی مین آسکتے ہین چونکہ مفعول بہ کا بیان پیشتر ہو چکا ہی اسلیئے کچھ ضرورت مکرر لکھنے کی نہین ہی +

مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہی جو قبل فعل کے حالت مفعولیت مین واقع ہو اور وہ مفعول اور اوسکا فعل دونون ایک ہی مصدر سے مشتق ہوئے ہون یا معنی مین وہ دونون متحد ہون مفعول مطلق دو قسم کا ہوتا ہی ایک تاکید کے لیئے جیسے زید نے بڑی مار ماری دوم واسطے بیان نوع اور عدد کے آتا ہی جیسے زید ایک بیٹھک بیٹھا یا عمر حاکمون کی نشست بیٹھا اور زید نے موہن کو بڑی مار دی اگرچہ مار اور دی لفظ جدا جدا ہین لیکن معنی دونون کے ایک ہی ہین مار دی یعنی مار ماری ہی +

مفعول فیہ

جس جگہہ یا جس وقت مین فعل واقع ہوتا ہی اوسکو مفعول فیہ اور ظرف کہتے ہین ظرف

باعتبار معانی کے جملہ کی آٹھ قسمین ہین

جملۂ مستانفہ ۱ جملۂ معترضہ ۲ جملۂ مبینہ ۳ جملۂ معللہ ۴ جملۂ جواب قسم ۵ جملۂ جواب شرطیہ ۶ جملۂ تعجبیہ ۷ جملۂ معطوفہ ۸

۱ جملۂ مستانفہ وہ ہی جو عبارت مین پیشتر آوے اوسی کو جملۂ ابتدائیہ بھی کہتے ہین جیسے شروع کتاب باغ بہار کا سبحان اللہ کیا صانع ہی کہ جسنے ایک مٹھی خاک سے کیسی کیسی صورتین اور مٹی کی مورتین بنائین ۲ جملۂ معترضہ وہ ہی جو درمیان مبتدا اور خبر یا فعل اور فاعل یا شرط اور جزا کے واسطے زینت اور تقویت کلام کے واقع ہوا اور اون دونون جزون مین سے کسیکے ساتھ ایسا علاقہ نرکھتا ہو جسکے بغیر ظہار اور بیان کیئے ہوئے جملہ ناتمام رہتا ہو بلکہ جو اوسے حذف کردین تو کچھ جملۂ مذکور مین نقصان نہ آوے جیسے زید کیا خوش اخلاق تھا اِلہ آباد چلا گیا +

۳ جملۂ مبینہ وہ ہی جو کلام سابق مجمل کو بیان اور تفسیر کرے جیسے زید بڑا آدمی ہی اوسکے پاس بہت دولت ہی جملۂ مبینہ کو جملۂ تفسیریہ بھی کہتے ہین +

۴ جملۂ معللہ وہ ہی جو سبب اور علت کلام سابق کی پڑے جیسے تم مدرسہ نجاؤ کہ ان دنون مدرسہ کی تعطیل ہوگئی ہی +

۵ جملۂ جواب قسم وہ ہی کہ قسم کے جواب مین واقع ہو جیسے خدا کی قسم تو جھوٹھا ہی +

۶ جملۂ جواب شرط وہ ہی جو شرط کے جواب مین واقع ہو جیسے اگر تم آؤگے تو پانچ روپیہ دونگا جملۂ جواب شرط مین اکثر ایک حرف جزا کا آیا کرتا ہی +

مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وے فعل خواہ لازمی ہون یا متعدی ہمیشہ تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین فاعل کے موافق بولے جاوینگے جیسے زید آیا ہندو آئی زید لکھتا ہی ہندو پڑھتی ہی زید روٹی کو کھاتا تھا ہندو پانی کو پیتی تھی جن فعلون کے فاعل کے ساتھہ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہو وے تو وے فعل حالات مذکورۂ بالا مین مفعول بہ کے موافق بولیجاوینگے خواہ فاعل مذکر ہووے یا مؤنث واحد ہووے یا جمع جیسے زید نے تختی لکھی ہندو نے پانی پیا لڑکون نے تختیان لکھین عورتون نے شربت کے پیالے پیئے جب فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ دونون کی علامتین مذکور ہووین تب ہر حال مین فعل واحد مذکر بولا جاویگا جیسے زید نے تختی کو لکھا ہندو نے شربت کے پیالونکو پیا۔

بیان جملہ انشائیہ کا

جملۂ انشائیہ وہ ہی جسکے سُننے سے سامع کو معلوم ہووے کہ کہنے والا کچھہ خواہش رکھتا ہی جملہ انشائیہ کے کہنے والے کی بات مین احتمال راست اور دروغ کا نہین ہوتا ہی وجہ نہونے احتمال مذکور کی یہہ ہی کہ جملۂ انشائیہ کا کہنے والا اپنی طرف سے بات بنا کر کہا کرتا ہی کسی کی خبر نہین دیتا ہی جملۂ انشائیہ کی آٹھہ قسمین ہین ۱ امر جیسا خط لکھو ۲ نہی مت جاؤ ۳ ندا ای صاحب ۴ استفہام تم کہان جاؤگے ۵ تمنی کاش زید آجاتا ۶ قسم خدا کی قسم مین سچا ہون ۷ غرض تو نے کیون نہ علم تحصیل کیا جو آج کو بھلا ہوتا ۸ تعجب زید کیسا ہی نیک مرد ہی۔

بس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اسی
طرح ان مثالون مرقومۂ ذیل کی ترکیب کرو +

زید نے موہن کو بیوقوف سمجھا   موہن نے بدھو کو ساہوکار سے سو روپیہ
دلا دیئے جملہ متعدی بدو مفعول ہین دوسرے مفعول بہ کے ساتھ علامت
مفعول بہ نہین لاتے جیسے مثالون سابق سے ظاہر ہی جو فعل مصدر ہونا سے مشتق
ہوتے ہین اونکی دو قسمین ہین افعال ناقصہ اور افعال تامہ   افعال ناقصہ اونہین کہتے
ہین جو صرف اسم یعنی فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ محتاج خبر کے بھی رہتے ہین اسواسطے
اونکو افعال ناقصہ کہتے ہین اور اون افعال کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور
جمعیت اونکے اسمون کے موافق ہوتی ہین جیسے موہن لال امیر ہوگیا اس جملہ مین موہن لال
اسم ہی اور امیر خبر اور ہوگیا فعل ناقص اسیطرح پتھر میٹھی ہوگیا پتھر اسم ہی اسی کے
موافق فعل بولا گیا پتھر میٹھی ہوگئی بولنا محض غلط ہی +

افعال تامہ وے ہین جو محتاج خبر کے نہون صرف اسم پر یعنی فاعل پر تمام
ہوجاتے ہین اور یہی وجود کے ہوتے ہین جیسے لڑکا ہوا یعنی لڑکا تولد ہوا ایسے
محل پر یہہ فعل لازمی ہوتے ہین +

قاعدہ کلیہ فعلونکی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت کا

جن صیغون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل مطلقاً نہ آوے اون

اس جملہ مین زید فاعل معلوم ہی اور خط مفعول بہ اور لکھنا فعل متعدی معروف وہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اور فعل مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہو وے +

ایسے فعل کا مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہو جاتا ہی لیکن اوسپر علامت مفعول بہ نہین لاتے جیسے خط لکھا گیا اس کلام سے معلوم نہین ہوتا کہ خط کسنے لکھا ترکیب خط مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہی اور لکھا گیا فعل مجہول ہی فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا باعتبار تعداد مفعول کے

فعل متعدی کی دو قسمین ہین متعدی بیک مفعول و متعدی بدو مفعول متعدی بیک مفعول وہ ہی جو فاعل اور ایک مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ ہوجاوے جیسے موہن نے شربت پیا اور متعدی بدو مفعول وہ ہی جو فاعل اور دو مفعولون کے ساتھہ ملکر جملہ ہووے جیسے مین زید کو دیانت دار جانتا ہون ترکیب لفظ مین ضمیر فاعل اور زید مفعول بہ اور کو علامت مفعول بہ اور دیانت دار دوسرا مفعول بہ اور جانتا ہون فعل متعدی بدو مفعول پس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مثال دوم زید نے موہن کو پندرہ روپیہ دلائے ترکیب زید فاعل نے علامت فاعل موہن کو مفعول بہ اور پندرہ ترکیب تعدادی عدد ممیز اور روپیہ معدود اور تمیز دونون ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ دوم واقع ہوئے اور دلائے فعل متعدی بدو مفعول

قرینۂ مقالیہ وہ ہی جو گفتگو سے سمجھا جاوے جیسے کوئی پوچھے کہ کون بیٹھا ہی تو اوسکے جواب مین (زید) کہدینا کافی ہی یعنی زید بیٹھا ہی اس جملہ مین صرف فاعل بولا گیا اور فعل محذوف رہا کبھی صرف مفعول بہ کو ذکر کرتے ہین جیسے (زید کو) اوس شخص کے جواب مین جو کہے کسکو مارون یہان فعل اور فاعل دونون محذوف ہو گئے ہین یعنی مار تو اور کبھی فعل فاعل اور مفعول تینون کو حذف کر دیتے ہین اور اونکے بجاے صرف لفظ ایجاب یا انکار کو بولتے ہین جیسے ہان یا نہین + اوس شخص کے جواب مین جو کہے کہ کیا تم خط لکھتے ہو بس اسکے جواب مین صرف لفظ ہان یا نہین کا بولنا کافی ہی لفظ ہان یا نہین بجاے مین خط لکھونگا یا مین خط نہ لکھونگا کے ہین +

اور قرینۂ حالیہ وہ ہی جو مخاطب کی کیفیت اور حالت سے کوئی بات مفہوم ہووے جیسے کوئی شخص کسی کے جواب مین آنکھ یا سر یا اُنگلی وغیرہ کے اشارے سے اقرار یا انکار کرے جو کہ ان اشارات پر تعریف لفظ کی صادق نہین آتی اسواسطے اونکو جملۂ فعلیہ نکہینگے ہان البتہ اسقدر کہہ سکتے ہین کہ یہہ اشارہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہی +

باعتبار مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین +

فعل معروف اور فعل مجہول +

فعل معروف وہ ہی جسکا کرنیوالا یعنی فاعل معلوم ہووے جیسے زید نے خط لکھا +

مومن کا لڑکا سبق پڑھتا ہی ترکیب مومن مضاف الیہ اور کا علامت اضافت اور لڑکا مضاف پس مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا اور سبق مفعول بہ اور پڑھتا ہی فعل متعدی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مثال ـ ذہین لڑکا اپنا سبق یاد کر لیتا ہی ترکیب ذہین صفت لڑکا موصوف دونوں ملکر فاعل ہوئے اور اپنا ضمیر مضاف الیہ اور سبق مضاف یہہ دونوں ملکر مفعول بہ ہوئے یاد کر لیتا ہی فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

مثال ـ زید کا چھوٹا بھائی کلیلہ دمنہ پڑھتا ہی ترکیب زید مضاف الیہ کا علامت اضافت چھوٹا صفت اور بھائی موصوف صفت اور موصوف ملکر مضاف ہوا زید کا کلیلہ دمنہ ترکیب امتزاجی مفعول ہوا اور پڑھتا ہی فعل متعدی فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مثال ـ زید نے بہتر روپیہ کو گھوڑا خریدا ہی ترکیب زید فاعل نے علامت فاعل بہتر ترکیب تعدادی عددیا ممیز اور روپیہ معدود اور تمیز اور ممیز ملکر بعیہ حرف کو کے جو بمعنی عوض کے ہی متعلق فعل ہوا اور گھوڑا مفعول بہ اور خریدا ہی فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

بیان اختصار جملہ فعلیہ

کبھی وقت پائے جانے قرینہ اور قیاس کے فعل یا فاعل یا مفعول یا تینوں کو حذف کر دیتے ہین قرینہ کی دو قسمین ہین قرینہ مقالیہ اور قرینہ حالیہ +

علامِ شناخت فاعل اور مفعول کی

فعل کو لفظ کون یا کسنے کے ساتھہ بولنے سے یا سوال کرنے سے فاعل معلوم ہوجاتا ہی اور جب فعل کو لفظ کیا یا کسکو کے ساتھہ بولین یا سوال کرین تو مفعول بہ دریافت ہوجائیگا یعنی جملہ فعلیہ مین جو اسم لفظ کون یا کسنے کا جواب پڑیگا وہ اسم ضرور فاعل ہوگا اور لفظ کیا یا کسکو کا جو اسم جواب واقع ہوگا وہ مفعول بہ ہوگا جیسے بلّی چوہا کھاتی ہی جب اس جملہ مین کہوگے کہ کون کھاتی ہی تو ضرور بلّی ہی جواب مین پڑیگی تو معلوم ہوا کہ بلّی فاعل ہی اور جب کہوگے کہ بلّی کیا یا کسکو کھاتی ہی تو اوسکے جواب مین چوہا واقع ہوگا بس اس جملہ مین چوہا مفعول بہ ہی +

مثال دوم۔ زید خط پڑھتا ہی جب کہین گے کہ خط کون پڑھتا ہی تو ضرور اوسکا جواب زید واقع ہوگا پس فاعل فعل پڑھنے کا معلوم ہوا اسیطرح جب کہینگے کہ زید نے کیا یا کسکو پڑھا تو اوسکے جواب مین خط واقع ہوگا تو معلوم ہوا کہ یہی مفعول فعل پڑھنے کا ہی بذریعہ حرف عطف کے ایک فعل کے کئی فاعل ہوسکتے ہین جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھا پس سبق پڑھنے مین تینون فاعل مساوی ہین اسیطرح ایک فاعل کے چند فعل بھی ہوسکتے ہین جیسے زید نے خط لکھا اور سبق پڑھا سو یا اُٹھا بیٹھا پھر گھر چلا گیا ایسے فعلون مین اوّل فعل کے ساتھہ فاعل اسم ظاہر یا ضمیر ہوتا ہی اور باقی فعلون مین ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہی +

کبھی جملۂ فعلیہ مین مرکب غیر مفید مثل اسم مفرد کے فاعل اور مفعول ہوسکتے ہین مثال

پڑھا ترکیب زید فاعل ہی اس لیئے کہ پڑھنے کا فعل اوسکی ذات سے نکلکر سبق پر واقع ہوا اور لفظ نے علامت فاعل اور سبق مفعول بہ کو علامت مفعول پوشیدہ ہی اور پڑھا فعل متعدی فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترتیب اجزاے جملہ فعلیہ کی

جملۂ فعلیہ مین یہہ زیادہ فصیح ہی کہ فعل آخر واقع ہووے اور فاعل اور مفعول بہ پہلے آوین جیسے سبق زید نے پڑہ لیا اور یون بھی بولنا درست ہی کہ زید نے سبق پڑہ لیا مگر پڑہ لیا سبق زید نے نہایت ضعیف محاورہ ہی +

قاعدہ پہچاننے فاعل اور مفعول بہ کا

جب علامتین فاعل اور مفعول بہ کی محذوف ہوتی ہین تو فاعل اور مفعول کی تمیز بمشکل سے ہوتی ہی بعض وقت قرینے سے فاعل اور مفعول معلوم ہو جاتا ہی جیسے زید روٹی کھاتا ہی اس جملہ مین روٹی اور زید دونون اسم بلا علامت فاعل اور مفعول کے ہین قرینہ اور قیاس سے یون کہہ سکتے ہین کہ کھانیکا فاعل زید ہی اور روٹی مفعول بہ اِسلیئے کہ روٹی کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ زید کو کھاجاوے بلکہ زید البتہ روٹی کھانے کی صلاحیت رکھتا ہی اور بعض وقت قرینہ اور قیاس سے بھی نہین پہچانا جاتا ہی تب اونکی تمیز بہت دشوار ہی جیسے کُتّا بھیڑیا پھاڑتا ہی بلّی لومڑی کھاتی ہی ان جملون مین ہر ایک اسم فاعل ہو سکتا ہی پس ایسے اسمون مین فاعل کو اول کہنا چاہیئے اور مفعول کو پیچھے +

بیان تحذیر کا

لغت مین تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہین اور اصطلاح مین تحذیر اوس اسم کو کہتے ہین جو مخاطب کے ڈرانے کے لیئے مکرر بولا جاوے جیسے سانپ سانپ یا بچھو بچھو انکے یہہ معنی ہین کہ بچا اپنے تئین سانپ یا بچھو سے اس جملہ مین ہمیشہ فعل مع فاعل محذوف رہتا ہی اور اسم تحذیر جو مکرر بولا جاتا ہی وہی مفعول بہ اوس فعل محذوف کا ہوتا ہی چونکہ اس قسم کے جملہ مین ایک طرح کا امر یا ممانعت اور نہی ہوتے ہین اس لیئے اس جملہ کو انشائیہ کہنا چاہیئے +

مختصر بیان فعل کا

فعل وہ کلمہ مستقل ہی جسمین بہیئت تصریفی کوئی زمانہ پایا جاوے فاعل کو جملۂ فعلیہ مین محکوم علیہ اور مسند الیہ کہتے ہین اور فعل کو محکوم بہ اور مسند کہتے ہین کیونکہ اوسکے ساتھ فاعل پر حکم کرنے یا ہونے فعل کا کیا جاتا ہی باعتبار فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین فعل لازمی اور فعل متعدی +

فعل لازمی وہ ہی جو فعل اور فاعل ملکر پورا جملہ ہو جاوے اور محتاج مفعول بہ کا نرہے جیسے موہن گیا ترکیب موہن فاعل ہی اسلیئے کہ جانے کا فعل اوسکی ذات سے قائم ہوا اور گیا فعل لازمی پس فعل اور فاعل ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا فعل متعدی وہ ہی جو فعل اور فاعل ملکر پوری بات نہو وے بلکہ فعل خواہش مفعول بہ کی رکھے فعل متعدی مین فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر پورا جملہ بنتا ہی جیسے زید نے سبق

اور حادثہ کے باعث لفظ ندبہ یا ندا کے ساتھہ رودین یا پٹین الفاظ ندبہ قائم مقام فعل محذوف روتا ہون کے ہوتے ہین اور مندوب اوس فعل محذوف کا مفعول بہ پڑتا ہی مگر علامت مفعول بہ کی اوسکے ساتھہ بھی نہین ہوتی شرط مندوب کی یہہ ہی کہ ہمیشہ معرفہ واقع ہووے بخلاف منادیٰ کے کہ وہ کبھی نکرہ بھی آتا ہی +

الفاظ ندبہ

ہاے (۱) واآہ (۲) رے (۳) ہاے رے (۴) اور ارے (۵) اے (۶) اہ (۷) واے (۸) واویلا (۹) افسوس (۱۰) صد افسوس (۱۱) وامصیبتا (۱۲) واحسرتا (۱۳) حیف (۱۴) دردا دریغا وغیرہ حروف ندا ہین +

امثال

ہاے میرے لال واہ ری قسمت ہاے رے دکھہ ارے میرے موہن کدھر گیا اے میرے لال کیا ہوا آہ یہہ کیا ہوا واے قسمت واویلا میرا حال تباہ ہوا افسوس صد افسوس مین ادھر کا ہوا نہ اودھر کا باقی الفاظ ندبہ عبارت نثر اُردو مین کم بولے جاتے ہین لیکن نظم مین بیشتر

شعر مدفن بنے زمین چمن وامصیبتا + معدوم ہو وہ غنچہ دہن وامصیبتا

شعر زندہ رہون مین اور وہ مرجاے ہمنفس + کیا اعتبار ہستی بے اعتبار حیف

شعر مسلم کے پسر کہتے ہین با نالہ و فریاد دردا و دریغا

کیون قتل ہمین کرتا ہی تو اے ستم ایجاد دردا و دریغا +

کبھی علامتین مفعول کی محذوف ہوتی ہین جیسے سبق پڑھو یعنی سبق کو پڑھو
ترکیب پڑھو فعل متعدی ہی اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ اور سبق مفعول بہ اور کو علامت
مفعول پوشیدہ ہی یعنی تم سبق کو پڑھو+

جہان کہ فعل مفعول بہ کا دائما محذوف رہتا ہی وے یہہ مقام ہین منادیٰ
مندوب تحذیر+

چنانچہ منادیٰ اوسکو کہتے ہین جسے حرف ندا سے پکارین خواہ حرف ندا
مذکور ہو یا پوشیدہ اور حروف ندا کا فصل اول صرف مین بخوبی مذکور ہو چکا ہی
اب حاجت اونکے بیان دوبارہ کی نہین ہی منادیٰ مین حرف ندا قائم مقام
فعل محذوف پکارتا ہون کے ہوتا ہی اور یہہ منادیٰ مفعول بہ اوس فعل محذوف
کا پڑتا ہی مگر اس مفعول بہ کے ساتھہ علامت مفعول مطلقاً نہین لگاتے جیسے
لڑکے اور لڑکی اور لڑکو یعنی اے لڑکے یا لڑکو تمکو مین پکارتا ہون اور کبھی بلا
حرف ندا کے بھی پکارتے ہین جیسے آدمی نہ یعنی اے آدمی اور منادیٰ کرنے سے
اسم مین بسبب قرینہ خطاب کے ایک قسم کی کیفیت معرفہ ہونے کی آجاتی ہی
اور اسم نکرہ اور معرفہ دونون قسم کے منادیٰ ہوا کرتے ہین جیسے اےی
للّو اے آدمی اور آدمی جو نکرہ تھا پکارنے سے بمنزلہ معرفہ کے ہو گیا+

بیان مندوب

مندوب وہ ہی جسے اوسکے مرجانے یا پائے جانیکے سبب یا اور کسی مصیبت

یا لگنا کے ترکیب پاوین اونکے صیغے جمیع ماضی مذکورہ بالا اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین جیسے زید بولا کہ آج کلو خبر لایا کہ موہن لال امتحان مین ایک لفظ ہی نہ بھولا

جب فعل متعدی اور فعل لازمی آپس مین مرکب ہوتے ہین تب باعتبار فعل آخر کے علامت فاعل لاتے ہین جیسے موہن نے بدھو کو لاہور جاکر پکڑا اور زید نے اوسے الہ آباد جا مارا موہن خط لکھ چکا اور للو کتاب لیگیا اور بدھو خط نہ لکھ سکا اور موہن اپنی تنخواہ لے آیا ✦

بیان مفعول بہ

مفعول بہ وہ ہی جسپر فاعل کا فعل واقع ہووے اور لفظ کو اور کے تئین اور یاے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہین مگر دو علامتین اول کی ہر قسم کے اسم کے ساتھ آسکتی ہین اور یاے مجہول صرف ضمائر اور اسماے اشارہ اور اسماے موصول اور استفہام کے ساتھ آتی ہی جیسے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہی ٭

نقشہ علامات مفعول مع مثالون کے

علامت مفعول	اسم ظاہر	صفت	اسم مشتق	ضمیر	اسم اشارہ	اسم موصول	استفہام
کو	زید کو	اچھے کو	لکھنے والے کو	مجھکو	اوسکو	جسکو	کسکو
کے تئین	زید کے تئین	اچھے کے تئین	لکھنے والے کے تئین	میرے تئین	اوسکے تئین	جسکے تئین	کسکے تئین
یاے مجہول	.	.	.	مجھے	اوسے	جسے	کسے

نسبت کرین کہ یہہ فعل اوسکی ذات سے قائم ہوا ہی یا اوس سے صادر ہوکر دوسرے پر واقع ہوا ہی بخلاف اسم فاعل کے کہ وہ صرف ذات فاعل کا نام ہی جیسے زید آیا اس جملہ مین زید فاعل ہی اسلیے کہ آنیکا فعل اوسکے سبب قائم ہوا اور آنا فعل لازمی اور لفظ آنیوالا جو اس فعل کا اسم فاعل ہی صرف آنیوالے کی ذات بتلاتا ہی مثلاً کوئی کہے کہ اس جملہ مین آنیوالا کون ہی تو اوسکے جواب مین زید واقع ہوگا پس لفظ زید جو جملۂ مذکورۂ بالا مین فاعل واقع ہوا ہی اور لفظ آنیوالے مین جو مصدر آنا کا اسم فاعل ہی بہت فرق ہی اور سوا اِسکے ترکیب مین ممکن ہی کہ اسم فاعل اپنے فعل کا فاعل واقع ہو یا مفعول جیسے مارنیوالے سنے زید کو مارا اور زید نے مارنیوالے کو مارا لیکن فاعل ایک جملہ مین اپنے فعل کا مفعول نہین ہوسکتا ہی +

علامت فاعل

معلوم رہے کہ فعل متعدی معروف کی ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور ماضی شکی کے فاعل کے آخر لفظ سنے علامت فاعل ہوا کرتی ہی خواہ فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر جیسے زید سنے سبق پڑھا اور مین سنے تختی لکھی اور زید سنے ایک گھوڑا خریدا ہی اور مین سنے ایک اونٹ مول لیا ہی زید سنے میرے لیئے ایک گھوڑا بھیجا تھا اور مین سنے اوسکے لیئے ایک دوشالہ بھیجا ہی زید نے تمکو بلایا ہوگا یا اوسکے بھائی سنے +

مگر مصدر لانا اور بولنا اور بھولنا اور جو فعل کہ ساتھہ لفظ جانا یا چکنا یا سکنا

رہنیوالی ہی موہن دیوانہ ہی ہنو دیوانی ہی کبھی ایک مبتدا کی کئی خبرین ہوتی ہین
جیسے زید غریب بیکس اور لاچار ہی اور کبھی کئی مبتداؤن کی ایک خبر ہوتی ہی
جیسے موہن اور بدھو ہوشیار ہین اور کبھی مبتدا اور خبر دونون مُرکب غیر مفید ہوتے ہین جیسے
موہن کا بھائی اپنے گھر ہی ترکیب موہن مضاف الیہ اور بھائی مضاف دونون
ملکر مبتدا اور اپنی خبر مضاف الیہ اور گھر اسم ظرف مضاف دونون ملکر خبر
ہوئی اور ہی حرف ربط اور مبتدا اپنی خبر کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور
ہونا کے صیغے حروف رابطہ کہلاتے ہین جیسے ہی ہین ہون ہو تھا تھے
تھی تھین وغیرہ +

بیان جملہ فعلیہ کا

جملۂ فعلیہ وہ ہی جو اسم اور فعل کے ساتھہ ملکر بنے +

اجزاے جملۂ فعلیہ

فعل لازمی مین جملۂ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہی +
اور فعل متعدی مین فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملۂ فعلیہ حاصل
ہوتا ہی فعل کی تعریف باب اوّل صرف مین بخوبی ہو چکی ہی اور کچھہ مختصر حال اسکا
حسب ضرورت آگے بھی بیان کیا جاویگا +

بیان فاعل

فاعل وہ ہی جو محکوم علیہ اور مسند الیہ فعل کا ہووے یعنی جسکی طرف فعل کو

کلام الہی اور خبر پیغمبر کی اور اسیطرح کبھی قرائن سے احتمال راستی کا بھی نہین
ہو جیسے کوئی شخص فی زماننا کہے کہ مین نے طوفان نوح علیہ السلام کا بچشم خود دیکھا

جملہ خبریہ کی دو قسمین ہین جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

بیان جملہ اسمیہ کا

جملۂ اسمیہ وہ ہی جو ایسے دو اسمون سے مرکب ہووے جسکے سُننے سے
سامع کو کچھہ خبر معلوم ہوجاوے اون مین سے ایک کو مبتدا یا محکوم علیہ کہتے ہین اور
دوسرے کو خبر یا محکوم بہٖ مبتدا وہ ہی جسکے ماجرے کی خبر دیجاوے اور جس ماجرے
کا بیان ہو اوسکو خبر کہتے ہین خبر کے آخر ایک لفظ رابطہ کا ضرور ہوتا ہی اوسکی وحدت
اور جمعیت مبتدا کے موافق ہوتی ہی جیسا زید کا لڑکا جاہل ہی زید کی لڑکی جاہل
ہی زید کے لڑکے جاہل ہین زید کی لڑکیان جاہل ہین مبتدا اکثر خبر سے پہلے
آتا ہی اور معرفہ ہوتا ہی اور خبر اکثر نکرہ جیسے زید فاضل ہی زید مبتدا اور فاضل خبر
اور ہی لفظ ربط ہی مبتدا کبھی خبر سے مؤخر آتا ہی جیسے اپنے مکان مین زید ہی
اپنے مضاف الیہ اور مکان مضاف اور لفظ مین علامت ظرفیت مضاف اور
مضاف الیہ ملکر خبر مقدم ہوئی زید مبتدا مؤخر اور ہی لفظ ربط مبتدا اپنی خبر کے
ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جب لفظ کے آخر الف یا ہاے ہوز ہووے اور وہ خبر
کسی کی ہو تو حروف معنوی کے آنے سے اوسمین تبدیل ہوجاتی ہی اور اوس خبر کی تذکیر
اور تانیث اور جمعیت مبتدا کے موافق ہوتی ہی جیسے زید آگرہ کا رہنے والا ہی ہندو آگرہ کی

محکوم بہ یعنی خبر اور ہی لفظ زید ایک اسم اور محل مین خواہ وے لفظاً مذکور ہوں
جیسے زید آیا محکوم علیہ یعنی فاعل ہی اور آیا محکوم بہ یعنی فعل اور آنے کی جو نسبت زید
کے ساتھہ کی گئی ہی وہی نسبت حکمیہ ہی یا اون مین سے کوئی مقدر اور پوشیدہ ہووے
جیسے لکھہ اسمین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہی اس طرح سے ای لڑکے پس یہان
حرف ندا قائم مقام فعل پکارتا ہون کے ہی جو پوشیدہ ہی اور لڑکا منادی مفعول
ہی یعنی مین لڑکے کو پکارتا ہون محکوم علیہ اوسے کہتے ہین جسپر حکم کیا جاوے
اور اسی کو مسند الیہ بھی کہتے ہین اور محکوم بہ وہ ہی جس چیز کے ساتھہ حکم کیا جاوے
اور اسیکو مسند بھی کہتے ہین اسم محکوم علیہ اور محکوم بہ دونون ہو سکتا ہی
اور فعل صرف محکوم ہو سکتا ہی محکوم بہ نہین ہو سکتا ہی اور حرف نہ محکوم علیہ
ہو سکتا ہی اور نہ محکوم بہ ❊

تقسیم جملہ کی باعتبار لفظ کے

باعتبار لفظ کے جملہ کی دو قسمین ہین جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ ❊
جملہ خبریہ اوسے کہتے ہین جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہو جاوے کہ کہنے والا
کسی کے ماجرے کی خبر دیتا ہی لیکن اوسمین احتمال راست اور دروغ کا لگا
رہے گو بعض وقت باعتماد صداقت مخبر کے بالکل احتمال جھوٹھہ کا نہین ہو جیسے

اونکے درمیان پوشیدہ ہووے جیسے عدد بارہ جو دو اور دس سے
مرکب ہوا ہی اسیطرح پچیس پانچ اور بیس سے مرکب ہوا ہی ایک سے
نو تک اکائیان کہلاتی ہین اور دس بیس تیس وغیرہ نوے تک دہائیان
اور ایک سو سے نو سو تک سیکڑے ہین اور ایک ہزار دو ہزار وغیرہ ہزار
کہلاتے ہین اور علی ہذا اوپر کی مثالون کے موافق سیکڑے اور ہزار بھی
مرکب ہوسکتے ہین جیسے پندرہ سو اٹھارہ سو پچیس ہزار پچانوے ہزار وغیرہ
تعداد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اوسے معدود اور ممیز بولتے
ہین پچیس روپیہ اس ترکیب مین پچیس عدد مرکب اور روپیہ معدود اور
ممیز ہین مرکب غیر امتزاجی کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہین ٭

بیان جملہ

کوئی جملہ یا کلام دو کلمون سے کم نہین بن سکتا ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ
ان دونون کلمون کے درمیان نسبت حکمیہ ضرور ہووے اور نسبت حکمیہ
اوس علاقہ اور لگاو کو کہتے ہین جو باہمدیگر اون کلمات کے اسطور پر پائی جاوے
کہ اوسکے سننے اور سمجھنے سے سامع کو فائدہ تام حاصل ہوجاوے یعنی سنکر مطلب
سمجھ جاوے اور یہہ نسبت بجز دو اسمون یا اسم اور فعل کے کسی اور مین پائی نہین
جاتی دو اسمون مین جیسے زید چالاک ہی زید محکوم علیہ یعنی مبتدا ہی اور چالاک

اور جو موصوف نکرہ ہو تو صفت سے اوسمین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی
ہی جیسے مرد غریب حاضر ہی یعنی شریر مرد نہین کبھی صفت صرف حمد و ثنا کے لیئے
آتی ہی اوس سے کچھہ تخصیص یا توضیع مقصود نہین ہوتی جیسے خدا بڑا کریم کارساز ہی +
اور کبھی صفت واسطے اظہار ترحم کے آتی ہی جیسے بیچارہ موہن کیا کرے
واضح ہو کہ اسمونکی صفت جس طرح نیکی اور خوبی کے الفاظ سے آتی ہی اوسیطرح
برائی اور مذمت کے کلمات کے ساتھہ کیجاتی ہی شیطان مردود بیوقوف
بے سلیقہ عورت عیبی لڑکا نادان لڑکے وغیرہ +
اور اسماے مشتقات اور صفات عددیہ بھی صفت واقع ہو سکتے ہین
جیسے روپیہ کھویا ہوا ملگیا پندرھوین پلٹن اور چھٹمار رسالہ اور تیسرا ترپ +

مرکب امتزاجی

مُرکّب امتزاجی وہ ہی جو دو لفظون سے بلا ذریعہ حرف عطف کے ملکر
کسی چیز کا نام ہو جاوے جیسے تاج گنج بیلن گنج محلّون کے نام ہین اور
اکبر آباد مرشد آباد الہ آباد شہرون کے نام کلیلہ دمنہ الف لیلی
آرایش محفل باغ و بہار وغیرہ کتابون کے نام ہین +

مُرکّب غیر امتزاجی یا تعدادی

مرکّب غیر امتزاجی وہ ہی جو دو لفظون سے ملکر بنے اور کوئی حرف عطف

آخر زیر ہوتا ہی جیسے مرد نیک اور اسپ چالاک مگر جب فارسی مین صفت
پہلے آتی ہی تو موصوف کے آخر زیر نہین ہوتا جیسے نیک مرد اور خوش رنگ نیک
اور خوش صفت ہی اور مرد اور رنگ موصوف اُردو مین اون اسماے صفات کی
تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت موصوف کے موافق ہوتی ہی جنکے آخر الف
یا ہ ہو وہم اور اونمین حروف معنوی کے آنے سے تبدیلی بھی ہوتی ہو دے جیسے بھلا مرد
اور بھلی عورت بیچارہ مرد بیچاری عورت بھلے مرد بھلی عورتین بیچارے مرد بیچاری
عورتین جب دو تین لفظ بطور صفت موصوف کے ملکر کسی اَور اسم کی صفت
واقع ہون تب اوس صفت مرکب مین جو لفظ اخیر ہوتا ہی اوسکی تذکیر اور تانیث
اور وحدت اور جمعیت موصوف کے موافق ہوتی ہی جیسے ٹوپی پھٹا لڑکا اگرچہ
پھٹا ٹوپی کی صفت تھی لیکن ٹوپی پھٹا دونون لفظ مرکب ہوکر لڑکے کی صفت
واقع ہوئی اس لیئے پھٹا برعایت لڑکے کے بولا گیا اِسیطرح دُبلا پتلی لڑکی
فقط کبھی ایک موصوف کی کئی صفتین بھی واقع ہوتی ہین جیسے زید نیک بخت
پرہیزگار خوش اخلاق اور کبھی ایک صفت کے کئی موصوف بھی ہوتے ہین
جیسے زید اور بکر دونون نیکبخت اپنے کام کو کیسا کرتے ہین +

خواص صفت

اگر موصوف معرفہ ہو تو صفت سے توضیح ہو جاتی ہی جیسے زید نیکبخت اپنا سبق یاد
کر لیتا ہی زید بسبب علم ہی کچھہ حاجت تخصیص کی نہ تھی لیکن صفت نیکبخت سے اوسمین توضیح ہو گئی +

اقسام اضافت

اگرچہ اضافت کی بہت قسمین ہین لیکن مشہور تر لکھی جاتی ہین تملیکی تخصیصی توضیحی اضافت تملیکی وہ ہی کہ مملوک کو مالک کی طرف مضاف کرین جیسے زید کا گھوڑا زید مضاف الیہ مالک ہی اور گھوڑا مضاف مملوک ہی اور اضافت تخصیصی وہ ہی کہ مضاف الیہ کے لیئے مضاف خاص ہو جاوے جیسا میرا دوست یعنی خاص میرا دوست اور اضافت توضیحی وہ ہی کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کر دے جیسے چاندی کا حقہ اور روغن گل اور روغن بادام وغیرہ +

مرکب توصیفی

مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے صفت اوسکو کہتے ہین جو اپنے موصوف کی کچھ کیفیت اور خاصیت خواہ وہ اچھی ہو یا بری ظاہر کرے اور موصوف وہ ہی جسکی بھلائی یا برائی یا اور کسی قسم کی خاصیت بیان کیجاوے اردو مین بخلاف فارسی کے صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہی اردو مین کوئی نشانی موصوف کے لیئے مقرر نہین صرف معنی سے موصوف اور صفت پہچانی جاتی ہی جو اسم کہ لفظ کیسا۔ کیسے کیسی کے جواب مین واقع ہوا ہو اوسے صفت کہتے ہین جیسے ذہین لڑکا جب کہوگے کیسا لڑکا تو اوسکے جواب مین ذہین واقع ہوگا اور اسیطرح اچھے لڑکے جب کہوگے کیسے لڑکے تو اوسکا جواب اچھے ہوگا پس ذہین اور اچھے صفت ہی اور لڑکا اور لڑکے موصوف اور فارسی مین موصوف کے

بسبب حروف معنوی یا اسماے ظروف کے تبدیل ہوکر رستے ہوجاتی
ہین جیسے زید کے گھر میرے بھائی نے اپنے گھوڑے کو باندھ دیا ہی اور کی رسی
یا علامتین مضاف واحد اور جمع موٗنث کی ہین جیسے زید کی کتاب یا کتابین اور میری تختی یا تختیان
اور اپنی دوات یا دواتین فارسی مین برخلاف اُردو کے اکثر مضاف پہلے آتا ہی اور اسمین مضاف
کے آخر کسرہ علامت اضافت ہوا کرتا ہی جیسے اسپِ زید یا کتابِ موہن لال اور جب مضاف الیہ
پہلے آتا ہی تو کسرہ علامت اضافت کا نہین بولا جاتا ہی جیسے جہان پناہ کہ اصل مین پناہ
جہان تھا پناہ مضاف اور جہان مضاف الیہ ہی اکثر فارسی مین جب اسماے مفصلہ ذیل
مضاف ہوتے ہین تب بھی کسرہ نہین لاتے" صاحب سر قائم مقام
یا نائب مناب گل بن بمعنی بیٹا
جیسے صاحب ہنر صاحب دل سردفتر سرخیل قائم مقام
نائب مناب گلنار گلسرخ زین الدین بن خاقان

خواص اضافت

مضاف الیہ اگر معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہی جیسے زید کا غلام چونکہ زید
علم ہی اس لیئے غلام بھی معرفہ ہو گیا یعنی زید کے غلام سے بکر کا غلام نہ سمجھا جائیگا
اور جو مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف مین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسے
چاندی کا حصہ چاندی اسم نکرہ مضاف الیہ ہی اور حصہ مضاف اسم نکرہ کی طرف مضاف
ہونے سے اسمین ایک طرح کی خصوصیت آگئی یعنی صرف چاندی کا حصہ ہی مٹی یا اور کسی کا حصہ نہین +

قید ہوگا یا نہین اگر جزو اول دوسرے جزو کے لیے قید ہوگا تو اوسکو مرکب تقئیدی کہتے ہین خواہ وہ قید اضافی ہووے جیسا زید کا غلام یا وہ قید توصیفی ہووے جیسے اچھا لڑکا اور جو جزو اول جزو دوم کے لیئے قید نہووے تو اوسکو مرکب غیر تقئیدی کہتے ہین خواہ وے دونون جزو ملکر ایک چیز کا نام ہو جاوین جیسے اکبر اباد خواہ اونکے درمیان کوئی حرف عطف پوشیدہ ہووے جیسا ۱۵ کہ جو ۵ اور ۱۰ سے مرکب ہوئے ہین یہان پانچ اور دس کے درمیان لفظ اور جو حرف عطف ہی پوشیدہ رہتا ہی +

مرکب اضافی

مرکب اضافی وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے ایک اسم کو دوسرے کی طرف نسبت کرنے کو اضافت کہتے ہین اور جس اسم کی طرف نسبت کیجاتی ہی اوسکو مضاف الیہ اور جو اسم نسبت کیا جاتا ہی اوسکو مضاف کہتے ہین +

اردو مین اکثر بخلاف فارسی کے مضاف الیہ مضاف سے پہلے آتا ہی اور کا کے کی را رے ری اور نا نے نی علامتین اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہین اور علامتین اضافت کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین مضاف کے موافق ہوتی ہین کا را نا علامتین مضاف واحد مذکر کی ہین جیسا زید کا گھوڑا تیرا بھائی اپنا سبق اور کے رے نے علامتین مضاف جمع مذکر کی ہین جیسا زید کے گھوڑے تیرے بھائی اپنے لڑکے اور کبھی علامتین مضاف واحد مذکر کی

مرکب مفید وہ ہی کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے تب اوسکے سننے سے
سامع کو فائدہ تمام حاصل ہو جاوے یعنی سامع کو اور بات سننے کا کچھ انتظار
باقی نرہے وہ سنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسی کے ماجرے کی خبر دیتا
ہی یا کچھ خواہش رکھتا ہی مرکب مفید ہی کو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ہین مثلاً
پہلا درویش لنگوٹ باندہ کر دو زانو ہو بیٹھا اسکے سننے سے سامع کو معلوم ہوا
کہ کہنے والا پہلے درویش کی خبر دیتا ہی کہ وہ بیان کرنے کو یون مستعد ہو بیٹھا
مثال ای معبود اللہ ذرا ادھر متوجہ ہو کر سنو اسکے سننے سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے
والا اپنی سرگذشت سنانے کے لیئے حاضرین کو متوجہ کرنا چاہتا ہی +

مرکب غیر مفید وہ ہی کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے اوسکے کہنے سے
سامع کو کچھ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم نہووے بلکہ دوسری بات سننے کا محتاج
اور منتظر رہے جس سے کچھ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم ہو جاوے چنانچہ زید کا
بھائی اسکے سننے سے سامع کو کچھ فائدہ معلوم نہوا کہ کہنے والا زید کے بھائی
کا کیا حال بیان کرتا ہی لیکن اگر یون کہا جاتا کہ زید کا بھائی آیا یا گیا تو سامع کو
معلوم ہوتا کہ کہنے والا زید کے بھائی کی خبر دیتا ہی پس معلوم ہوا کہ مرکب غیر مفید
پورا جملہ نہین ہوتا بلکہ بمنزلہ مفرد کے ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہی مرکب غیر مفید کی چار قسمین ہین

مرکب اضافی — مرکب توصیفی — مرکب امتزاجی — مرکب غیر امتزاجی یا تعدادی

اور وجہ اس تقسیم کی یہہ ہی کہ یا اس مرکب کا جزو اول دوسرے جزو کے لیئے

حصۂ سوم قواعد اُردو

باب دوم نحو

مقدمۂ تعریف نحو اور اوسکی غرض اور موضوع کے بیان مین

تعریف علم نحو

نحو ایک علم با قواعد ہی جس سے ترکیب کلمات یعنی مفردون کو ملا کر کلام بنانا آجاوے اور ہر ایک کلمہ کی کیفیت اور نسبت اور ترتیب یکدیگر معلوم ہوجاوے + اور غرض اس علم سے یہہ ہی کہ متکلم ترکیب کلمات مین خطا نہ کرے یعنی جس موقع اور محل پر جو کلمہ رکھنا چاہیئے اوسی جگہہ رکھے تاکہ سامع کو اوسکے سمجھنے مین کسی طرح کا تردد اور انتظار باقی نرہے +

اور موضوع علم نحو کا کلام ہی +

مرکب وہ ہی جو دو کلمون یا زیادہ سے ملکر بنے اور جزو کرنے سے اوسکا ہر ایک جز داپنے اپنے معنی بتلا دے جنکے لیئے وہ مرکب موضوع ہوا ہی اسکی تصریح باب اول صرف مین بخوبی ہوگئی ہی مرکب کی دو قسمین ہین مرکب مفید اور مرکب غیر مفید +

کلمن سے سعفص تک دہائیان اور قرشت سے ضظغ تک سیکڑے ہین

پادشاہ شعبہ الود اہلی

چنانچہ شاعراہلی کی وفات کی تاریخ اس جملے کے حروف سے معلوم ہوجاتی ہی جب اوسکے اعداد کو بموجب قاعدہ ابجد کے جمع کروگے تب سنہ ۹۴۲ھ معلوم ہوجاوینگے اور اسیطرح تاریخ وفات حیدرعلی نائک والی میسور کی اس جملہ کے اعداد سے جان بالاکہات برفت معلوم ہوتی ہی جسکی میزان کل سنہ ۱۱۹۶ ہجری ہوتے ہین جو حروف صورت مین مشابہ ہین اونکے فرق اور تمیز کے لیئے قاعدہ لکھا جاتا ہی جن حرفون پر کوئی نقطہ نہین آتا اونکو حروف مہملہ کہتے ہین جیسے ح د ر س وغیرہ

اور جن حرفون پر کوئی نقطہ ہوتا ہی اونکو منقوطہ یا معجمہ کہتے ہین مثلاً خ ذ ز ش

مثلاً ب کو باے موحدہ اور ت کو تاے مثناۃ فوقانی اور ث کو ثاے مثلثہ اور ی کو یاے تحتانی اور ہ کو ہاے ہوز اور ح کو حاے حطی کہتے ہین اور پ اور چ اور ژ اور گ کو زبان فارسی کے ساتھہ منسوب کرتے ہین جیسے پ کو باے فارسی اور چ کو جیم فارسی وغیرہ اور ٹ ڈ ڑ کو زبان ہندی کے ساتھہ منسوب کرتے ہین جیسے ٹ کو تاے ہندی وغیرہ فقط

تمت

اور الف مقصورہ اسکے برعکس ہی جیسے اب اور اگر بسترمی اور لا انزعربی
اسمون کے اوّل ال تعریف کا لگا ہوتا ہی بعض اوقات یہہ الف لام بعض کلمون
مین ملفوظ ہوتا ہی جیسے لفظ القمر الحال الغرض العلم ہی اور جب اونکے ماقبل
کوئی اور کلمہ آملتا ہی تب لام بولا جاتا ہی جیسے نورالقمر فی الحال اوراہل الغرض
طالب العلم بیت المال اور بعض وقت ال مذکور بعض کلمون مین ملفوظ نہین ہوتا
جیسے نورالشمش نورالدین پس جن کلمون کے اوّل مین یہہ حروف مجملہ
ذیل ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ہووین اون مین
ال ملفوظ نہین ہوتا جیسے نورالشمس نورالدین اور جن اسمون عربی کے
شروع مین کوئی اور حرف سوای حروف مذکور آوے تب ال مذکور ملفوظ ہوتا ہی جیسے
پہلی مثالون مین مذکور ہوا اسلیے حروف مذکورۂ قسم دوم کو شمسی کہتے ہین اور
باقی حروف ابجد کو قمری کہتے ہین +

چونکہ اکثر تاریخ گوئی اور تاریخ فہمی مین بجاے اعداد کے حروف ابجد سے
کام پڑتا ہی اسواسطے حروف تہجی بترتیب ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت
ثخذ ضظغ کے لکھے جاتے ہین +

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد سے حطی تک اکائیان ہین مگر حرف ی دہائیون مین داخل ہی اور

نہو وے اوسکو ساکن بولتے ہین جیسے لفظ بدؔ مین ب متحرک اور مفتوح ہی
اور دال ساکن اور جو حرف ساکن کے بعد ساکن آوے اوسکو موقوف بولتے
ہین جیسے لفظ شور مین ۔ موقوف ہی اور واو ساکن اور شین متحرک مضموم
اور جو حرف لکھنے مین ایک لکھا جاوے اور پڑھنے مین بمنزلہ دو حرف کے
بولا جاوے اوس حرف کو مشدّد کہتے ہین مثلاً لفظ مقدّر مین دال مشدد ہی اور
جو علامت حرف مشدّد پر ہوتی ہی اوسکو تشدید کہتے ہین اور تنوین نون ساکن
کو کہتے ہین اوسکی علامت دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہین جیسے ـً ـٍ ـٌ +
جن اسمون کے آخر تنوین پڑھی جاتی ہی اکثر اونکے آخر زیادہ کردیتے
ہین جیسے مثلاً مطلقاً وغیرہ +

واو اور ی دو قسم کی ہوتی ہین معروف اور مجہول واو معروف وہ ہی
جسکے ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر بولا جاوے جیسے واو مزدور کی +
اور واو مجہول اوسکے برعکس ہی جیسے واو شور کی +
یاے معروف وہ ہی جسکے ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر اور کھلکر پڑھی
جاوے جیسے نبی کی ی اور یاے مجہول اوسکے برعکس ہی جیسے بے وفا
سے مجھے اسیطرح الف کی بھی دو قسمین ہین ممدودہ اور مقصورہ الف ممدودہ
وہ ہی جو پڑھنے مین دو الف معلوم ہون خواہ وہ اوّل ہو یا آخر جیسے آج
اور آگ منزفاء اور جو نشانی الف ممدودہ پر ہوتی ہی اوسے مد کہتے ہین

جا بجا در بدر گاہ بگاہ شب و روز راتون رات کچھہ نہ کچھہ جنگل کے جنگل رات کی رات +

ہی

لفظ ہی حصر اور خصوصیت کے معنی دیتا ہی جیسے زید ہی آوے وہ ہی جاوے + حروف تہجی وے ہین جو واسطے ترکیب کلمات کے وضع ہوئے ہین جیسے ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی منجملہ اِنکے پ چ ژ گ خاص حروف زبان فارسی کے ہین اور ث ح ص ض ط ظ ع ق زبان عربی مین آئے ہین چنانچہ وے سب اس مصرع مین جمع ہین ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف اور ٹ ڈ ڑ ہندی زبان کے حرف ہین باقی سب حروف تینون زبانون مین مشترک ہین اون مین سے حروف وای کو حروف علت کہتے ہین اور علت کے معنی بیماری کے ہین اور وجہ کہنے حروف علت کی یہہ ہی کہ اکثر اس لفظ وای کو علیل اور مریض حالت بیماری مین بولا کرتے ہین اور جن کلمات مین یہہ حروف واقع ہوتے ہین اون مین اکثر تبدیلی ہوا کرتی ہی جو بمنزلہ بیماری الفاظ کے ہی واو کے موافق حرکت ضمہ ہی اور الف کے موافق فتحہ اور ی کے موافق کسرہ ہی اوران حرکات کے یہہ حروف بھائی کہلاتے ہین جن حرفون پر یہہ حرکتین ضمہ فتحہ کسرہ ہوتی ہین اونکو متحرک یا مضموم یا مفتوح یا مکسور کہتے ہین مثلاً بُ بَ بِ اور جس حرف پر کوئی حرکت

لیکن

حرف استدراک ہی واسطے دفع کرنے شک اور توھم کلام سابق کے آتا ہی اور دو جملون مختلف مین واقع ہوتا ہی جیسے زید اپنے گھر آیا ہی لیکن شام تک آجاویگا اور زید اور بکر الہ آباد کو جاتے تھے لیکن راہ سے پھر آئے اور استثنا کا بھی فائدہ دیتا ہی جیسے سب آئے لیکن موہن نہین آیا *

حرف ایجاب اور انکار

ہان اچھا جی البتہ ہون حروف ایجاب اور اقرار کے ہین جیسے کوئی کہے کہ تم دریا گئے تھے اور اوسکے جواب مین تم کہو کہ ہان یا البتہ تو ایجاب اور اقرار ہو گیا لفظ البتہ واسطے تاکید نفی اور اثبات کے آتا ہی جیسے البتہ الہ آباد جاؤنگا یا البتہ آج تمھین نہ جانے دونگا اور لفظ ہرگز واسطے تاکید نفی کے آتا ہی جیسے ہرگز نہ دونگا اور مصدر نفی کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے فائدہ تاکید نفی کا ہوتا ہی بشرطیکہ وہ مصدر کسی کا مضاف الیہ نہووے جیسے مین نہین جانیکا یعنی ہرگز نجاؤنگا جو جو حروف فارسی اور عربی کے اردو مین مستعمل ہین ذیل مین لکھے جاتے ہین *

از بر بہ ہا بے غیر جز تا فی من الی علی حتی کہ حروف مرقومہ ذیل دو کلمون کے درمیان آنے سے فائدہ کثرت اور عطف کا دیتے ہین اب د دن نہ کا گی کے جیسے شباشب لبالب جھپا جھپ

معطوف علیہ کہتے ہین اور جو پیچھے آتا ہی اوسکو معطوف جیسے زید اور بکر نے سبق پڑہ لیا زید معطوف علیہ ہی اور بکر معطوف اسیطرح مرد و عورت حاضر ہین مرد معطوف علیہ اور عورت معطوف ہی*

یا نہین تو خواہ چاہو

یہہ حروف تردید کے ہین جن دو کلمون کے درمیان واقع ہوتے ہین اون دو لفظون مین سے ایک مراد ہوتا ہی دونون مراد نہین ہوتے جیسے میرے پاس زید یا بکر آوے اِس سے یہہ غرض ہی کہ اگر زید آوے تو بکر نہ آوے اور بکر آوے تو زید نہ آوے اسی طرح اَور حرفون تردید کو خیال کرو

اِلّا مگر سوائے ورا ماورا

یہہ حروف اِستثنا کے ہین لغت مین استثنا کے معنی نکالنے کے ہین جسمین سے کسی اسم کو نکالتے ہین اوسکو مستثنی منہ کہتے ہین اور جس اسم کو پہلے حکم مین سے نکالتے ہین اوسکو مستثنیٰ کہتے ہین مستثنیٰ کی دو قسمین ہین مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع*

مستثنیٰ متصل وہ ہی کہ مستثنیٰ اور مستثنی منہ دونون ایک جنس کے ہو وین جیسے سب برادری کے آدمی آئے مگر موہن پس موہن اور برادری کے آدمی دونون ایک جنس کے ہین اور مستثنیٰ منقطع وہ ہی جو مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہووے جیسے سب مرد آئے مگر گھوڑے یہان گھوڑے مستثنیٰ منہ کی جنس سے بالکل جدا اور غیر ہین*

کر

حرف کر کبھی تو فعل پر داخل ہو کر فائدہ عطف کا دیتا ہی جیسے زید بھاگ کر اوس سے جا ملا یعنی بھاگا اور جا ملا اور کبھی ساتھ کے معنی مین آتا ہی جیسے مصرعہ گھر ہمارا خانۂ اللہ کر مشہور تھا ، یعنی ساتھ گھر اللہ کے اور کبھی ہندی اسمون کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے سُنکر خوشی کرنے والا اور دِن کر دن کرنے والا یعنی سورج کا نکالنے والا اور نِشا کر رات کرنیوالا یعنی چاند کا نکالنے والا یہہ الفاظ زبان بھاشا مین ہوجاتے ہین ۔

سا اور انہ

حرف تشبیہ ہین جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہی اوسکو مُشَبَّہ بِہ کہتے ہین اور جسکو مُشابہ کرتے ہین اوسکو مُشَبَّہ بولتے ہین جیسے زید شیر سا ہی یعنی زید بہادری مین مثل شیر کے ہی شیر مشبہ بہ ہی اور زید مشبہ اور زید بڑا مردانہ ہی اور مونث کے لیئے بولینگے یہہ عورت شیر سی ہی یا مردانی ہی یعنی سا حرف تشبیہ کے الف کو یاے معروف کے ساتھ بدل کر دینگے اور اسیطرح جمعیت کے وقت اوس الف کو یاے مجہول سے بدل لیتے ہین جیسے یہہ گھوڑے گدھے سے ہین ۔

و اور اور

حرف عطف کے ہین جن دو کلمون کے درمیان یہہ واقع ہوتے ہین اون دونون کو ایک حکم مین کر دیتے ہین حرف عطف سے پہلے جو کلمہ یا جملہ آتا ہی اوسکو

اِی اِے اجی او یا آ ارے اورے ابے ہوت منجملہ
حروف ندا کے اوّل کے چھہ حرف اُردو مین بہت مستعمل ہین جیسے اَی صاحب
اِے لڑکے او ترکاری والی اجی میان یا اللہ خدایا کریما مگر پچھلے چار و
حروف زبان فصحا مین کم مستعمل ہین برج بھاشا مین اکثر آتے ہین جیسے
ارے موہن اورے کلو ابے چھوکرے میان ہوت مگر ایسے حرف اُردو
مین صرف حقارت یا پیار کے لیئے بولے جاتے ہین جیسے ابے مرد ک
یا ارے میان اَی اِے یا واسطے ندا قریب کے ہین اور او واسطے
ندا بعید کے ندا کے معنی پکار نیکے ہین اور جسکو پکارتے ہین اوسے
منادی کہتے ہین اور یا اُردو مین اکثر خدا ہی کے نام کے ساتھہ لگا کر پکارا جاتا ہی +

یو

امر واحد کے آخر حرف یو کبھی فائدہ دعا یا بد دعا کا دیتا ہی جیسے جیتا
رہیو یعنی ہمیشہ جیتا رہیو یا مریو یعنی مر جائیو +

ک چہ

حروف تصغیر ہین ک جاندار کی تصغیر کے لیئے آتا ہی جیسے
مردک وغیرہ یعنی مرد حقیر اور کمتر اور چہ بیجان کی تصغیر کے واسطے جیسے
صندوقچہ اور باغچہ یعنی چھوٹا صندوق اور چھوٹا باغ +

ہین جیسے زید کا گھوڑا اور موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتاب +

والا ہارا ہار

علامتین اسم فاعل کی ہین جیسے لکھنے والا لکھے ہارا مرن ہار مگر پچھلے دونون لفظ فصیح شخص کم بولتے ہین +

کہ

حرف کہ واسطے بیان ماقبل کے آتا ہی جیسے صاحب نے فرمایا کہ کل ہم ولایت جائینگے ہندی بھاشا مین اس کہ کی جگہہ لفظ جو بولتے ہین جیسے میرا گھوڑا جو جالاک تھا کود کر خندق مین گر پڑا +

نہ نہین مت

حرف نہ نہین ہر فعل کی نفی کے لیئے آتا ہی جیسے زید نہ آیا اور موہن نے اب تک سبق یاد نہین کیا حرف نہین سے بہ نسبت نہ کے ایک گونہ تاکید نفی سمجھی جاتی ہی اور لفظ مت حرف امر حاضر پر داخل ہوکر اوسکو فعل نہی کر دیتا ہی جیسے مت جاؤ مت کھیلو +

نا بے غیر ن ان نر

یہہ حروف اسمون کی نفی کے لیئے آتے ہین جیسے نادان ناواقف بیہوش غیر ذی روح غیر ذالک نڈر انجان نرمل منجملہ ان چھہ حروف کے اول کے تینون حرف فارسی اور اردو مین بولے جاتے ہین مگر پچھلے تینون حرف ہندی مین اکثر بولے جاتے ہین +

پر

یہہ حرف بلندی کے معنی دیتا ہی جیسے زید کوٹھے پر کھڑا ہی اور کبھی ظرفیت کے معنی دیتا ہی جیسے زید گھر پر ہی یعنی گھر مین ہی اور کبھی فائدہ لفظ مگر کا جو حرف استثنا کا ہی جیسے زید نے بدھو کو بہت سمجھایا پر اوسکے خیال مین زید کا سمجھانا نہ آیا +

کو

کو کے تئین اور یاے مجہول علامتین مفعول کی ہین مگر دو علامتین اول کی ہر اسم کے ساتھہ آسکتی ہین اور یاے مجہول صرف ضمائر اور اسم اشارہ اور اسماے موصول اور استفہام کے ساتھہ آتی ہی جیسے زید نے بدھو کو دو روپی دیئے اور موہن اپنی کتاب کی تئین یاد کر رہا ہی اور بدھو نے اوسے کچھہ کہا حرف کو کبھی ظرفیت کے معنی بھی دیتا ہی جیسے زید گھر کو گیا یعنی گھر مین گیا اور کبھی عوض کے معنی دیتا ہی جیسے یہہ گھوڑا کتنے کو دوگے یعنی کس قیمت کے عوض اور کبھی واسطے اور سبب کے معنی دیتا ہی جیسے موہن لال علم و ادب سیکھنے کو آگرہ کالج مین بھرتی ہو گیا ہی +

ساتھہ

حرف ساتھہ اتفاق اور ہمراہی کے معنی دیتا ہی جیسے موہن زید کے ساتھہ آیا گیا + آلہ دچلا

کا کی کے

علامتین اضافت کی ہین اور ہمیشہ مضاف الیہ کے بعد آتی

ساتھہ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جاوے مثلاً آگرہ سے کلکتہ تک گئے اب
بسبب اس ترکیب کے سے کے معنی ابتدا اور تک کے معنی انتہا کے
حاصل ہوئے یعنی جانے کا فعل آگرہ سے شروع ہوا اور کلکتے مین ختم ہوا +

سے

حرف سے ابتدا کے معنی دیتا ہی اور حرف تک یا تلک بزبان فصیح اور
لے لگ توڑی زبان دہاقین مین انتہا کے معنی دیتے ہین +
حرف سے کبھی بیان ماقبل کے واسطے بھی آتا ہی جیسے اوسکو کیا کمی ہی
روپے سے پیسے سے کپڑے سے کھانے سے اور کبھی بعض کے معنی
مین آتا ہی جیسے موہن قوم ہنود سے ہی یعنی ہندؤن مین سے ایک موہن
بھی ہی اور کبھی سبب کے معنی مین آتا ہی جیسے غل سے کان پھٹے جاتے
ہین یعنی بسبب غل کے اور کبھی مدد کے معنی مین جیسے دو توپون سے قلعہ لیلیا
یعنی دو توپون کی مدد سے قلعہ سر کرلیا اور کبھی بجاے علامت مفعول کے
بھی آتا ہی جیسے اوس سے کہو یعنی اوسکو کہو +

مین

حرف مین جو علامت ظرفیت کی ہی بیچ کے معنی دیتا ہی خواہ پوشیدہ ہو
جیسے مدرسہ گیا یا مذکور ہووے جیسے زید گھر مین بیٹھا ہی اور کبھی حرف مین بیان ماقبل کے لیے
آتا ہی جیسے زید عبداللہ سے کس بات مین کم ہی علم مین فضل مین تحریر مین تقریر مین +

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاؤن یا جا سکون	ہم جاوین یا جا سکین	مین جاؤن یا جا سکون	ہم جاوین یا جا سکین
تو جاوے یا جا سکے	تم جاؤ یا جا سکو	تو جاوے یا جا سکے	تم جاؤ یا جا سکو
وہ جاوے یا وہ جا سکے	وے جاوین یا وے جا سکین	وہ جاوے یا وہ جا سکے	وے جاوین یا وے جا سکین
مین جاؤنگا	ہم جائینگے	مین جاؤنگی	ہم جائینگی
تو جاویگا	تم جاؤگے	تو جاویگی	تم جاؤگی
وہ جاویگا	وے جاوینگے	وہ جاویگی	وے جاوینگی

پانچوین صورت مصدری

صورت مصدری وہ ہی جسمین بلا قید زمانہ ماضی حال مستقبل کے کیفیت مصدری یا معنی مصدری پائی جاوے اسکو انگریزی مین ڈی انفینی ٹِو موڈ کہتے ہین جیسے لکھنا پڑھنا آنا جانا وغیرہ +

بحث حرف

حرف اوسکو کہتے ہین جسکے معنی مستقل نہون اور نہ اوسمین کوئی زمانہ پایا جاوے یعنی بغیر مدد اسم یا فعل کے اپنے معنی نہ بتا سکے جیسے سے اور تک کو کا نے والا مین پر مگر وغیرہ اِنکے معنی سمجھ مین نہین آتے جبتک اونکے

امر		نہی	
واحد	جمع	واحد	جمع
جا	جاؤ	مت جا	مت جاؤ
دے	دیجیے	مت دے	مت دیجیے

تیسری صورت شرطیہ

صورت شرطیہ وہ ہی جسمین ایک فعل دوسرے فعل پر موقوف یا مشروط ہو اس صورت کو انگریزی مین سبجنکٹو موڈ کہتے ہین جیسے زید پڑھیگا تو اچھا عہدہ پائیگا +

مذکر		مونث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاتا	ہم جاتے	مین جاتی	ہم جاتین
تو جاتا	تم جاتے	تو جاتی	تم جاتین
وہ جاتا	وے جاتے	وہ جاتی	وے جاتین

چوتھی صورت اختیاری

صورت اختیاری وہ ہی جسمین فعل کا کرنا یا نکرنا فاعل کے اختیار مین ہو اسکو انگریزی مین ڈی پوٹنشل موڈ کہتے ہین جیسے

اسکو انگریزی مین انڈکیٹو مُوڈ کہتے ہین جیسے

مذکر		مؤنث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین گیا	ہم گئے	مین گئی	ہم گئین
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئین
وہ گیا	وے گئے	وہ گئی	وے گئین
مین جاتا ہون	ہم جاتے ہین	مین جاتی ہون	ہم جاتی ہین
تو جاتا ہی	تم جاتے ہو	تو جاتی ہی	تم جاتی ہو
وہ جاتا ہی	وے جاتے ہین	وہ جاتی ہی	وے جاتی ہین

دوسری صورت امریہ

صورت امریہ وہ ہی جس سے حکم یا درخواست سمجھی جاوے اِسکو انگریزی مین ڈی امپیریٹو مُوڈ کہتے ہین +

متفرقات

مصدر یا ماضی شرطی کے آخر بنا یا پڑا کے صیغہ زیادہ کرنے سے
معنی ضرورت یا کثرت کے حاصل ہوتے ہین جیسے زید کو آنا پڑا اور رکھانا
پڑا یعنی زید کو آنا اور رکھانا ضرور ہوا اور کبھی ان لفظون کے آخر لفظ
ہی بھی فصاحت کے لیئے زیادہ کر دیتے ہین جیسے زید کو جانا ہی پڑا اور
آنا ہی پڑا یعنی بہت ضرور ہوا +

امر واحد کے ساتھہ تعظیم کے لیئے اکثر لفظ یے یا ئیگا اور جیئے یا جئیگا
زیادہ کرتے ہین جیسے آپ آئیے یا آئیگا یا آپ لیجیئے یا لیجئیگا +

اور کبھی یہی امر مضارع کے معنی دیتا ہی جیسے باغ مین پہونچتے ہی میرے
دل مین یہہ خیال گذرا کہ ایکی دفعہ انگور لگائیے یعنی انگور لگاؤن کبھی فعل کو
تکرار لانے سے فائدہ کثرت کا ہوتا ہی جیسے زید چلتے چلتے تھک گیا
مصرع جیختے جیختے بلبل کی زبان سوکھہ گئی + انگریزی صرف نحو
کی کچھہ حالتین بھی فعل کے مطابق بیان کیجاتی ہین گو عربی فارسی اُردو مین
مروج نہین اور انگریزی مین اونکو موڈ کہتے ہین اور وہ پانچ حالتین یا صورتین
ہین صورت بیانیہ ۱ امریہ ۲ شرطیہ ۳ اختیاری ۴ مصدری ۵ +

پہلی صورت بیانیہ

صورت بیانیہ اوسکو کہتے ہین جو بیان صورت صدور یا وقوع فعل کا کرے

سکتا کے صیغہ بڑھانے سے فعل اختیاری بنجاتا ہی جیسے لکھہ سکتا ہی پڑہ سکتا ہی +

فعل اختیاری وہ ہی جس سے فعل کا ختم اور تمام ہو جانا پایا جاوے امر مذکور کے آخر مصدر چکنا کے صیغہ زیادہ کرنے سے فعل اختتامی بنجاتا ہی جیسے زید لکھہ چکا اور موہن پڑہ چکا +

فعل استمراری وہ ہی جسمین استمرار اور کثرت کے معنی پاے جاوین چنانچہ فعل کے آخر کرنا جانا رہنا کے صیغہ زیادہ کرنے سے فعل استمراری بنجاتا ہی جیسے کرتا رہا سویا کر چلا جا اور کبھی امر استمرار کے آخر لفظ یو زیادہ کر دیتے ہین جیسے لکھتے رہیو اور پڑھتے رہیو جیتے رہیو +

فعل مستقبل قریب الوقوع وہ ہی جسکا ہونا زمانہ حال کے قریب سمجھا جاوے اسکا قاعدہ یہہ ہی کہ کسی مصدر یا فعل کے آخر لفظ جانا کے صیغہ یا لفظ پر یا والا زیادہ کرنے سے فائدہ زمانہ مستقبل قریب الوقوع کا حاصل ہوتا ہی جیسے زید جایا چاہتا ہی یا جانے پر ہی یا جانے والا ہی یعنی قریب ہی کہ زمانہ آیندہ مین جاوے مصدر کے آخر لفظ لگنا کے صیغہ ملانے سے فائدہ شروع فعل کا حاصل ہوتا ہی جیسے پانی برسنے لگا یعنی شروع ہوا اور بعضون کے نزدیک یہہ فعل مرکب نہین ہی بلکہ اسکو مفرد کہتے ہین اور فعل اوّل کو مفعول فعل لگنا کہ جسکے معنی شروع کرنیکے ہین بتاتے ہین جیسے زید جانے لگا اسکو وہ کہتے ہین کہ زید نے جانے کو شروع کیا +

کتاب مانگی ہی کتب خانہ مین سے بولے کہ ہان صاحب لایا پس لایا فعل ماضی مجازاً بجاے مستقبل کے مستعمل ہوا یعنی لاؤنگا +

اور کبھی فعل حال بجاے ماضی بعید کے بولا جاتا ہی جیسے کل باغ مین جاکر کیا دیکھتا ہون کہ طرح بطرح کے پھول کھل رہے ہین یعنی کل دیکھا تھا

اور کبھی صیغہ مضارع سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسے باغ مین جاکر دیکھون تو وہان اَوْر ہی گلکاریان ہو رہی ہین یعنی جاکر دیکھا تو وہان کچھ اَوْر گلکاریان ہو رہی تھین +

فعل مفرد اور مرکب کا بیان

باعتبار ترکیب ذات فعل کے فعل کی دو قسمین ہین فعل مفرد اور فعل مرکب فعل مفرد وہ ہی جو مصدر وضعی سے موافق گردان بالا مشتق ہووین جسکا بیان پہلے ہو چکا اور فعل مرکب وہ ہی جو مصدر یا کسی فعل کے آخر دوسرا لفظ ملاکر فعل بنالیوین اوسکی پانچ قسمین ہین +

۱	۲	۳	۴	۵
فعل تاکیدی	فعل اختیاری	استمراری	اختتامی	مستقبل قریب الوقوع

فعل تاکیدی وہ ہی جسمین تشدّد اور تاکید بہ نسبت فعل مفرد کے پائی جاوے واحد امر حاضر کے آخر مصدر ڈالنا دینا جانا وغیرہ کے صیغہ بڑھانے سے فعل تاکیدی بنجاتا ہی جیسے مار ڈالا اور کہدیا اور کہا گیا +

فعل اختیاری وہ ہی جسکا کرنا فاعل کے اختیار مین ہو اکثر امر مذکور کے آخر مصدر

قاعدۂ اوّل

الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسکا ماقبل مفتوح ہوجاتا ہی اور واو یا لا علامتوں متعدی کے آنے سے اونکا ماقبل ساکن ہوجاتا ہی اگر متحرک ہو جیسا استعمال سے معلوم ہوگا +

جس فعل مین کوئی حرف علت ہوتا ہی علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے گرجاتا ہی اور اوسکے ماقبل ایک حرکت اوسی حرف علت کے موافق رہجاتی ہی چنانچہ واو کے موافق حرکت ضمہ ہی اور الف کے موافق فتحہ اور ی کے موافق کسرہ جیسے رونا رولانا گانا گوانا سیکھنا سکھانا اور جس مصدر پنج حرفی مین کوئی حرف علت نہووے مگر علامت مصدر کے ماقبل جو دو حروف ساکن اور ایک متحرک ہووے تو الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسی فعل کے شروع کا دوسرا حرف ساکن ہوجاتا ہی اور تیسرا متحرک ہوجاتا ہی جیسے برسنا برسانا چمکنا چمکانا +

قاعدہ دوم

جس فعل مین سوائے علامت مصدر کے ایک حرف پہلا ساکن علامت مصدر سے ہووے تو اکثر اوس حرف ساکن کے قبل اوس حرکت کے موافق جو اوسکے حرف ماقبل کو ہی ایک حرف علت زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ بنجاتا ہی جیسے دبنا دابنا کٹنا کاٹنا گھلنا گھولنا رکنا روکنا پسنا پیسنا +

فعل متعدی کی باعتبار مفعول کے دو قسمین ہین متعدی بیک مفعول
اور متعدی بدو مفعول متعدی بیک مفعول وہ ہی جسمین ایک مفعول ہووے جیسا
لکھا پڑھا فعل متعدی بیک مفعول ہی کیونکہ یہہ خواہش فاعل اور ایک مفعول
کی کرتا ہی یعنی لکھنے والے اور پڑھنے والے کو اور جس چیز کو لکھین یا پڑھین
اوسکی خواہش کرتا ہی +

اور متعدی بدو مفعول وہ ہی جو دو مفعولون کی خواہش کرے جیسے دیا
دلادیا وغیرہ یہہ فعل سواے دلانے اور دینے کے دو مفعولون کی اور
خواہش کرتے ہین ایک وہ مفعول یعنی جو چیز کہ دی گئی ہو دوسرے وہ مفعول جسکو وہ چیز دی گئی ہو +

طریق متعدی بالواسطہ بنانے کا

متعدی کی دو قسمین ہین ایک متعدی بنفسہ دوسری متعدی بالواسطہ
متعدی بنفسہ وہ ہی جو بغیر تبدیل حروف اور حرکت یا حذف اور زیادتی حروف
کے خودبخود متعدی ہووے جیسے کھایا اور پیا وغیرہ اور متعدی بالواسطہ وہ ہی
جو بسبب حذف یا زیادتی حروف یا تبدیل حروف یا حرکات کے اگر لازمی ہو تو متعدی
اور جو متعدی بیک مفعول ہو تو متعدی بدو مفعول بنجاوے چنانچہ اوسکے بنانیکے کئی طریق
ہین اول یہہ کہ قبل علامت مصدر کے آیا و آیالا زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ
بنجاتا ہی جیسے ڈرنا ڈرانا ڈروانا سمجھنا سمجھانا سمجھوانا بیٹھنا بٹھانا بٹھوانا بھولنا بھلانا

فعل حال مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا جاتا ہون	ہم لکھے جاتے ہین	مین لکھی جاتی ہون	ہم لکھی جاتی ہین
مخاطب	تو لکھا جاتا ہی	تم لکھے جاتے ہو	تو لکھی جاتی ہی	تم لکھی جاتی ہو
غائب	وہ لکھا جاتا ہی	وے لکھے جاتے ہین	وہ لکھی جاتی ہی	وے لکھی جاتی ہین

فعل مضارع مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا جاؤن	ہم لکھے جائین	مین لکھی جاؤن	ہم لکھی جائین
مخاطب	تو لکھا جاوے	تم لکھے جاؤ	تو لکھی جاے	تم لکھی جاؤ
غائب	وہ لکھا جاوے	وے لکھے جاوین	وہ لکھی جاوے	وہ لکھی جاوین

امر حاضر فعل مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
	لکھا جا	لکھے جاؤ		

نہی فعل مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
	نہ یا مت لکھا جا	مت یا نہ لکھے جاؤ		

ماضی شرطی فعل مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا جاتا	ہم لکھے جاتے	مین لکھی جاتی	ہم لکھی جاتین
مخاطب	تو لکھا جاتا	تم لکھے جاتے	تو لکھی جاتی	تم لکھی جاتین
غائب	وہ لکھا جاتا	وہ لکھے جاتے	وہ لکھی جاتی	وے لکھی جاتین

ماضی استمراری فعل مجہول

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا جاتا تھا	ہم لکھے جاتے تھے	مین لکھی جاتی تھی	ہم لکھی جاتی تھین
مخاطب	تو لکھا جاتا تھا	تم لکھے جاتے تھے	تو لکھی جاتی تھی	تم لکھی جاتی تھین
غائب	وہ لکھا جاتا تھا	وے لکھے جاتے تھے	وہ لکھی جاتی تھی	وے لکھی جاتی تھین

ماضی شکی

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا گیا ہونگا	ہم لکھے گئے ہونگے	مین لکھی گئی ہونگی	ہم لکھی گئی ہونگی
مخاطب	تو لکھا گیا ہوگا	تم لکھے گئے ہوگے	تو لکھی گئی ہوگی	تم لکھی گئی ہوگی
غائب	وہ لکھا گیا ہوگا	وے لکھے گئے ہونگے	وہ لکھی گئی ہوگی	وے لکھی گئی ہونگی

تصریف کبیر مصدر لکھا جانا کی

ماضی مطلق مجہول

صیغہ	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین لکھا گیا	ہم لکھے گئے	مین لکھی گئی	ہم لکھی گئین
مخاطب	تو لکھا گیا	تم لکھے گئے	تو لکھی گئی	تم لکھی گئین
غائب	وہ لکھا گیا	وے لکھے گئے	وہ لکھی گئی	وے لکھی گئین

ماضی قریب

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا گیا ہون	ہم لکھے گئے ہین	مین لکھی گئی ہون	ہم لکھی گئین ہین
مخاطب	تو لکھا گیا ہی	تم لکھے گئے ہو	تو لکھی گئی ہی	تم لکھی گئی ہو
غائب	وہ لکھا گیا ہی	وے لکھے گئے ہین	وہ لکھی گئی ہی	وے لکھی گئی ہین

ماضی بعید

صیغہ	مذکر واحد	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث جمع
متکلم	مین لکھا گیا تھا	ہم لکھے گئے تھے	مین لکھی گئی تھی	ہم لکھی گئی تھین
مخاطب	تو لکھا گیا تھا	تم لکھے گئے تھے	تو لکھی گئی تھی	تم لکھی گئی تھین
غائب	وہ لکھا گیا تھا	وے لکھے گئے تھے	وہ لکھی گئی تھی	وے لکھی گئی تھین

لفظ جایا ہوا تھا لیکن چونکہ کبھی فارسی مین ج کو گ کے ساتھہ تبدیل کرتے ہین اسلیئے یہان بھی ج گ کے ساتھہ تبدیل کیا تو گایا بنا پھر واسطے دفع مشابہت لفظ گا یا جو مصدر گانا کا فعل ماضی ہی الف اصلی کو بھی دور کر کے گیا بنا لیا ہی علی ہذا مصدر ہونا کا صیغہ ماضی قاعدہ کے موافق ہونا چاہیئے تھا مگر نی کو حذف کر کے ہوا بولتے ہین +

بیان فعل معروف اور مجہول کا

باعتبار فاعل کے فعل متعدی کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول فعل معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہووے جیسے زید خط لکھتا ہی تو یہان خط کے لکھنے کا فاعل زید معلوم ہوا اور فعل مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہووے جیسے زید مارا گیا تو یہہ نہین معلوم ہوا کہ کسنے زید کو مارا اوسکے بنانیکا یہہ طریقہ ہی کہ کسی فعل متعدی کے ماضی مطلق کے آخر کوئی صیغہ مصدر جانا کا بڑھانے سے فعل مجہول حاصل ہوتا ہی جیسے لکھا گیا لکھا جاتا ہی لکھا جائیگا +

بلحاظ حرف نفی کے فعل کی دو قسمین ہین فعل مثبت اور فعل منفی فعل
مثبت وہ ہی جسمین حرف نفی نہ آوے جیسے گردان بالا سے ظاہر ہی اور فعل
منفی وہ ہی جسمین حرف نفی یعنی نہ یا نہین آوے اور اگر فعل منفی بنانا منظور ہو تو
حرف نفی فعل کے اوّل داخل کرو جیسے زید نہین سمجھا اور موہن لعل نے ہیرا کہا نمانا

بیان فعل لازمی اور متعدّی کا

باعتبار فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین لازمی اور متعدی
فعل لازمی وہ ہی جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسے زید آیا اور فعل متعدی
وہ ہی جو فاعل اور مفعول دونون کی خواہش کرے جیسے زید نے خط لکھا

بیان فعل صحیح اور غیر صحیح کا

بلحاظ تبدیل اور حذف اور زیادتی کے فعل کی دو قسمین ہین صحیح اور
غیر صحیح فعل صحیح وہ ہی جسکے حروف اصلی مین گردان کے وقت کچھہ تبدیل
یا حذف یا زیادتی حروف نہووے سب فعل اوسکے مثل افعال مذکورہ نقشۂ
صرف کبیر مصدر سمجھنا کے ہون اور فعل غیر صحیح وہ ہی جسکے حروف مین گردان
کے وقت کچھہ تبدیلی یا حذف یا زیادتی حروف ہووے جیسے مصدر کرنا کے ماضی مین
حروف اصلی ر کو ی کے ساتھہ بدلکر کیا بنالیا ہی اسی طرح مصدر جانا کا فعل ماضی قاعدہ کے موافق

مذکر		فعل مستقبل	مؤنث	
صیغه	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھونگا	ہم سمجھینگے	مین سمجھونگی	ہم سمجھینگی
مخاطب	تو سمجھیگا	تم سمجھوگے	تو سمجھیگی	تم سمجھوگی
غائب	وہ سمجھیگا	وے سمجھینگے	وہ سمجھیگی	وے سمجھینگی
		امر		
مخاطب	سمجھہ	سمجھو		
		اسم فاعل		
	سمجھنے والا	سمجھنے والے	سمجھنے والی	سمجھنے والین
		اسم مفعول		
	سمجھا ہوا	سمجھے ہوئے	سمجھی ہوئی	سمجھی ہوئین +
		اسم حالیه		
	سمجھتا	سمجھتے	سمجھتی	سمجھتین

	مذکر	ماضی استمراری	مؤنث	
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھتا تھا	ہم سمجھتے تھے	مین سمجھتی تھی	ہم سمجھتی تھین
مخاطب	تو سمجھتا تھا	تم سمجھتے تھے	تو سمجھتی تھی	تم سمجھتی تھین
غائب	وہ سمجھتا تھا	وے سمجھتے تھے	وہ سمجھتی تھی	وے سمجھتی تھین
		فعل حال		
متکلم	مین سمجھتا ہون	ہم سمجھتے ہین	مین سمجھتی ہون	ہم سمجھتی ہین
مخاطب	تو سمجھتا ہی	تم سمجھتے ہو	تو سمجھتی ہی	تم سمجھتی ہو
غائب	وہ سمجھتا ہی	وے سمجھتے ہین	وہ سمجھتی ہی	وے سمجھتی ہین
		فعل مضارع		
متکلم	مین سمجھون	ہم سمجھین	مین سمجھون	ہم سمجھین
مخاطب	تو سمجھے	تم سمجھو	تو سمجھے	تم سمجھو
غائب	وہ سمجھے	وے سمجھین	وہ سمجھے	وے سمجھین

نقشہ صرف کبیر مصدر سمجھنا کا

ماضی بعید

مذکر	ماضی مطلق		مؤنث	
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھا تھا	ہم سمجھے تھے	مین سمجھی تھی	ہم سمجھی تھین
مخاطب	تو سمجھا تھا	تم سمجھے تھے	تو سمجھی تھی	تم سمجھی تھین
غائب	وہ سمجھا تھا	وے سمجھے تھے	وہ سمجھی تھی	وے سمجھی تھین

ماضی شکی

متکلم	مین سمجھا ہونگا	ہم سمجھے ہونگے	مین سمجھی ہونگی	ہم سمجھی ہونگی
مخاطب	تو سمجھا ہوگا	تم سمجھے ہوگے	تو سمجھی ہوگی	تم سمجھی ہوگی
غائب	وہ سمجھا ہوگا	وے سمجھے ہونگے	وہ سمجھی ہوگی	وے سمجھی ہونگی

ماضی شرطی

متکلم	مین سمجھتا	ہم سمجھتے	مین سمجھتی	ہم سمجھتین
مخاطب	تو سمجھتا	تم سمجھتے	تو سمجھتی	تم سمجھتین
غائب	وہ سمجھتا	وے سمجھتے	وہ سمجھتی	وے سمجھتین

اور جس امر کے آخر حروف علت مین سے کوئی حرف آوے تو قبل
یاے مضارع کے کبھی واو زیادہ کر دیتے ہین جیسے کھاوے پیوے +
فعل مضارع کے آخر لفظ گا زیادہ کرنے سے فعل مستقبل بنتا ہی جیسے سمجھیگا +
یا کھاویگا +

ایک نقشہ گردان فعلون مذکورۂ بالا کا ذیل مین لکھا جاتا ہی اس سے
کیفیت تذکیر اور تانیث اور وحدت و جمعیت فعلون کی بخوبی واضح ہو جاویگی +

نقشۂ صرف کبیر مصدر سمجھنا کا

مذکر	ماضی مطلق		مؤنث	
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھا	ہم سمجھے	مین سمجھی	ہم سمجھین
مخاطب	تو سمجھا	تم سمجھے	تو سمجھی	تم سمجھین
غائب	وہ سمجھا	وے سمجھے	وہ سمجھی	وے سمجھین
متکلم	مین سمجھا ہون	ہم سمجھے ہین	مین سمجھی ہون	ہم سمجھی ہین
مخاطب	تو سمجھا ہی	تم سمجھے ہو	تو سمجھی ہی	تم سمجھی ہو
غائب	وہ سمجھا ہی	وے سمجھے ہین	وہ سمجھی ہی	وے سمجھی ہین

امر کے آخر الف زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق بنتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ
اوسکے آخر منجملہ حروف علت کے آیا واو نہووے جیسے سمجھا اور جو اونکے آخر
منجملہ حروف مذکورہ کے کوئی حرف علت ہووے تو آخر اوسکے لفظ یا بڑھاکر
ماضی مطلق بنا لیتے ہین جیسے کھانا اور سونا سے علامت مصدر دور کرکے
امر حاضر کھا اور سو بنا یا پھر اوسکے آخر لفظ یا زیادہ کرکے کھایا اور سویا فعل
ماضی مطلق بنائے ماضی مطلق کے اخر لفظ ہی زیادہ کرنے سے فعل ماضی
قریب حاصل ہوتا ہی جیسے سمجھا ہی کھایا ہی اور ماضی مطلق کے آخر لفظ تھا بڑھانے
سے فعل ماضی بعید بنجاتا ہی جیسے سمجھا تھا اور کھایا تھا +

اور اوسی ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوگا زیادہ کرنے سے فعل ماضی
شکی بنجاتا ہی جیسے سمجھا ہوگا کھایا ہوگا +

امر کے آخر لفظ تا زیادہ کرنے سے فعل ماضی شرطی بنتا
ہی جیسے سمجھتا اور کھاتا +

اور ماضی شرطی کے آخر لفظ تھا بڑھانے سے ماضی استمراری
بنجاتا ہی جیسے سمجھتا تھا یا کھاتا تھا +

اور اوسی ماضی شرطی کے آخر لفظ ہی زیادہ کرنے سے فعل حال
بنتا ہی جیسے سمجھتا ہی یا کھاتا ہی +

اور امر واحد کے آخر یاے مجہول بڑھانیسے فعل مضارع حاصل ہوتا ہی جیسے سمجھے *

مخاطب کو آنیکا حکم دیا اور تم جائیو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب کو واسطے جانے کے زمانہ استقبال مین حکم کرتا ہی +

نہی وہ فعل ہی جسکا ہونا یا کرنا کسی شخص کے روکنے اور منع کرنے سے زمانۂ حال یا استقبال مین سمجھا جاوے جیسے مت آؤ مت جائیو معلوم رہے کہ ہر فعل کے باعتبار واحد اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث کے باستثنا ے فعل مضارع اور امر اور نہی بارہ بارہ صیغے ہوتے ہین چنانچہ اون مین سے ۶ چھہ صیغے مذکر کے ہوتے ہین اور چھہ مؤنث کے فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بلحاظ فاعل یا مفعول کے ہوتی ہی مگر صیغون فعل مضارع اور امر و نہی مین رعایت مذکر اور مؤنث کی نہین ہوتی دونون کے واسطے ایک ہی لفظ بولتے ہین +

بیان دستور اشتقاق یعنی مصدر سے فعلون کے نکالنے اور بنانیکا طریق

طریقہ بنانے صیغۂ واحد امر حاضر و نہی اور صیغہ واحد غائب باقی اور افعال کا مذکور ہوتا ہی اردو مین مصدر کی علامت لفظ نا دور کرنے سے صیغہ واحد حاضر بنتا ہی جیسے سمجھنا مصدر ہی علامت مصدر یعنی نا دور کرنے سے سمجھ صیغہ واحد امر حاضر بنگیا +

امر حاضر کے اول لفظ مت علامت نہی زیادہ کرنے سے فعل نہی حاصل ہوتا ہی جیسے مت سمجھ +

طرح کی تمنا پائی جاتی ہی اسواسطے اسکو ماضی تمنی بھی کہتے ہین جیسے زید آتا تو خوب ہوتا اِس سے
یہہ معلوم ہوا کہ آنے کا فعل فاعل کی ذات سے صادر نہین ہوا کہنے والا آرزو اور تمنا
کرتا ہی کہ اگر زید زمانہ گذشتہ مین آتا تو کیا خوب ہوتا +

ماضی استمراری وہ ہی کہ جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین تکرار پایا جاتا ہو وسکو ماضی
ناتمام بھی کہتے ہین جیسے زید آتا تھا اس سے یہہ مفہوم ہوتا ہی کہ زید زمانہ گذشتہ مین بار بار آیا کرتا تھا

فعل ماضی شکی وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین شک کے ساتھہ سمجھا جاوے
جیسے زید آیا ہوگا اس سے یہہ دریافت ہوا کہ کہنے والے کو زید کے
آنیکا حال تحقیق معلوم نتھا اِس واسطے کلمہ شک کا استعمال کیا +

فعل حال وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانہ موجود مین سمجھا جاوے جیسے زید
آتا ہی اِس سے یہہ ثابت ہوا کہ زید اسیوقت آتا ہی +

فعل مضارع وہ ہی جسمین وقوع فعل کا احتمال زمانۂ حال اور استقبال دونون
مین ہووے یعنی اوس سے کبھی زمانۂ حال سمجھا جاوے اور کبھی مستقبل جیسے زید
آوے اِس سے یہہ ثابت ہوا کہ زید خواہ ابھی آوے یا زمانۂ آیندہ مین آوے +

فعل مستقبل وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ آیندہ مین سمجھا جاوے جیسے زید آویگا +
اِس سے یہہ معلوم ہوا کہ ابھی تک نہین آیا مگر زمانۂ آیندہ مین آنیکا ارادہ رکھتا ہی +

امر وہ فعل ہی جسکا ہونا یا کرنا کسی کے حکم سے زمانۂ حال یا استقبال مین پایا
جاوے امر کے معنی حکم کے ہین جیسے تم آؤ اس سے یہہ ثابت ہوا کہ کسی شخص نے

بیان تعریف افعال

فعل ماضی وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے اور فعل ماضی چھہ ۶ طرح کا ہوتا ہی +

۱	۲	۳	۴
ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی شرطیہ
یا تمنائی	۵ ماضی استمراری یا ناتمام	۶ ماضی شکی +	

فعل ماضی مطلق وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا مطلق زمانہ گذشتہ مین پایا جاوے اور اوسمین کچھہ قید قریب یا بعید وغیرہ کی نہووے جیسے زید آیا اس سے یہہ معلوم نہوا کہ زمانہ گذشتہ مین کب آیا اور اسکو انگریزیمین پاسٹ پارٹیسپل کہتے ہین +

ماضی قریب وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا ایسے زمانہ گذشتہ مین پایا جاوے جسکو گذرے ہوئے تھوڑاہی عرصہ ہووے جیسے زید آیا ہی اس سے یہہ سمجھا گیا کہ زید قریب زمانۂ حال کے آیا ہی یعنی اوسکو آئے ہوئے کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا +

ماضی بعید وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے اور جسکو گذرے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا ہو جیسے زید آیا تھا اِس سے یہہ معلوم ہوا کہ زید کو آئے ہوئے بہت عرصہ گذرا +

ماضی شرطی وہ ہی جسکا ابھی تک صدور یا وقوع فاعل کی ذات سے نہین ہوا مگر حسرت اور تمنا کرتا ہی کہ اگر وہ فعل ہوتا تو خوب ہوتا جو کہ ماضی شرطی مین ایک

اکثر اسماے عربی کے آخر یاے معروف اور ن یا ت زیادہ کر کے جمع بنا لیتے ہین جیسے حاضرین ناظرین سامعین اور کاغذات معاملات ومقدمات وغیرہ اور تاجر کی جمع تجار آئی ہی بعض اوقات اردو والے ان اوزان مذکورۂ بالا پر بھی علامت جمع ہندی بڑھا لیتے ہین جیسے ابنیاؤن سے حکامون سے پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہین +

بحث فعل

ماضی

فعل وہ کلمہ مستقل ہی جسکے معنی مین بہئیت تصریفی کوئی زمانہ تینون زمانون حال مستقبل سے پایا جاوے ماضی زمانہ گذرے ہوئے کو کہتے ہین جیسے زید آیا تھا یعنی کسی گذرے ہوئے زمانہ مین آیا تھا اور حال زمانۂ موجود کو کہتے ہین جیسے زید خط لکھتا ہی یعنی زمانۂ موجود مین خط لکھ رہا ہی اور مستقبل زمانہ آینوالے کو کہتے ہین جیسے کوئی شخص کہے کہ مین دہلی جاؤنگا اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص دہلی نہین گیا مگر زمانۂ آیندہ مین جانیکا ارادہ رکھتا ہی مصدر سے چھہ ۶ قسم کے فعل نکلتے ہین ماضی ۱ حال ۲ مضارع ۳ مستقبل ۴ امر ۵ نہی ۶ جس قسم کا مصدر ہوتا ہی اوسی قسم کے اوس سے افعال اور اسماے مشتقات نکلتے ہین پس اگر مصدر لازمی ہوگا تو اوس سے فعل لازمی بنینگے اور جو مصدر متعدی ہوگا تو اوس سے مشتقات فعل متعدی نکلتے ہین +

نقشۂ اوزان جمع اسماء عربی مستعملۂ اردو

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
افضل	افاضل	افاعل	بزرگ	طالب	طَلَبہ طُلباً	فعلہ	ڈھونڈھنے والا
رکن	ارکان ارا کین	افاعیل	کھمبہ	مدرسہ	مدارس	مفاعل	پڑھنے کی جگہہ
حدیث	احادیث	"	بات	مجلس	مجالس	ایضاً	بیٹھنے کی جگہہ
اقلیم	اقالیم	"	ملک	مسجد	مساجد	"	نماز کی جگہہ
نبی	انبیاء	افعلاء	پیغمبر	مضمون	مضامین	مفاعیل	مطلب
حبیب	احباء	"	دوست	مقدار	مقادیر	"	اندازہ
طبیب	اطبّاء	"	حکیم	مفتاح	مفاتیح	"	کنجی
قریب	اقرباء	"	عزیز	تصنیف	تصانیف	تفاعیل	کتاب بنانا
زمان	اَزمِنہ	اَفعِلہ	زمانہ	تصویر	تصاویر	"	تصویر
مکان	امکنہ	ایضاً	مکان	تاریخ	تواریخ	"	دن
رسول	رُسُل	فُعُل	پیغامبر				
طریق	طُرُق	"	راہ				
رسالہ	رسایل	فعایل	چھوٹی کتاب				
خصلت	خصائل	"	عادت				
ضمیر	ضمائر	"	دل				

اُردو مین فارسی کی جمع بھی مستعمل ہی اور اوسکا یہہ قاعدہ ہی کہ جاندار اسم کی جمع آن سے کرتے ہین جیسے مردان پسران بندگان وغیرہ اور بیجان کو ہا کے ساتھ جمع کرتے ہین جیسے سالہا بارہا وغیرہ اور کبھی اسکے برعکس بھی جمع کرتے ہین جیسے سخنان و مردمہا اور جو اِس زبان مین جمع عربی بھی مستعمل ہی اسواسطے نقشۂ اوزان جمع اسماء عربی کا بھی لکھا جاتا ہی طالب علمون کو لازم ہی کہ اِن وزنون کو حفظ کرلین اکثر اسماء عربی کی جمع انھین وزن پر آتی ہین +

نقشۂ اوزان جمع اسماء عربی مستعملۂ اُردو

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شریف	اشراف شرفا	افعال	اچھا آدمی	ذکر	ذکور	فعول	مرد
لطف	الطاف	ایضاً	مہربانی	ظرف	ظروف	ایضاً	برتن
جلف	اجلاف	"	کمینہ	کریم	کرام	فِعال	بزرگ
باب	ابواب	"	دروازہ	حاکم	حکام	فُعّال	فیصلہ کرنیوالا
یوم	ایام	"	دن	خادم	خدام	"	نوکر
شی	اشیاء	"	چیز	سلطان	سلاطین	فعالین	بادشاہ
عدو	اعداء	"	دشمن	شیطان	شیاطین	"	شیطان
عضو اسم	اعضاء اسماء	"	جوڑ	کوکب	کواکب	فواعل	ستارہ
اکبر	اکابر	افاعل	بڑا	قرطاس	قراطیس	فعالیل	کاغذ
احسن	احاسن	"	اچھا	قندیل	قنادیل	"	قندیل

نقشہ جمع اسماء مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی نہین ہین

نام اسم	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر غیر متبدلہ	مرد آیا	مرد آئے	ساقی بیٹھا	ساقی بیٹھے				
اسم مؤنث	عورت	عورتین	لڑکی	لڑکیان	دعا	دعائین		
اسم مذکر متبدلہ	لڑکا	لڑکے	بندہ	بندے	اچھا	اچھے	لکھنے والا	لکھنے والے

نقشہ جمع اسماء مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی ہین

نام اسم	مثال	نے	کو	کا	سے	مین	پاس	ای
مذکر	مرد	مردون نے	مردون کو	مردون کا	مردون سے	مردون مین	مردون پاس	ای مردو
مؤنث	لڑکی	لڑکیون نے	لڑکیون کو	لڑکیون کا	لڑکیون سے	لڑکیون مین	لڑکیون پاس	ای لڑکیو
مؤنث	دعا	دعاؤن نے	دعاؤن کو	دعاؤن کا	دعاؤن سے	دعاؤن مین	دعاؤن پاس	ای دعاؤ
مذکر	لڑکا	لڑکون نے	لڑکون کو	لڑکون کا	لڑکون سے	لڑکون مین	لڑکون پاس	ای لڑکو
مذکر	بندہ	بندون نے	بندون کو	بندون کا	بندون سے	بندون مین	بندون پاس	ای بندو
صفت	اچھا	اچھون نے	اچھون کو	اچھون کا	اچھون سے	اچھون مین	اچھون پاس	ای اچھو
جملہ	لکھنے والا	لکھنے والون نے	لکھنے والون کو	لکھنے والون کا	لکھنے والون سے	لکھنے والون مین	لکھنے والون پاس	ای لکھنے والو

مؤنث سالم ہون یا غیر سالم جیسے مردون سے لڑکون کو دعاؤن سے
کتابون مین +

قاعدہ

حروف اضافت اور تشبیہ حالت تذکیر اور تانیث اور وحدت اور
جمعیت مین اپنے مضاف اور مشبہ بہ کے موافق ہوتے ہین جیسے موہن کا قلمدان
اور بدھو کی کتاب موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتابین شہر مین زید سا
عاقل کوئی شخص نہین ہی اور ہنو سی بیوقوف کوئی عورت نہین ہی +

قاعدہ

اون اسماے صفات کی تذکیر و تانیث اور وحدت اور جمعیت موافق
موصوف کے ہوتی ہین جنکے آخر الف یا ہ ہووے اور وہ حروف معنوی مذکورہ
فصل دوم کے آنے سے تبدیل بھی ہوتے ہووین جیسے اچھا لڑکا اچھی لڑکی
اچھی لڑکیان بیچارہ مرد بیچاری عورت بیچارے مرد بیچاری عورتین +

قاعدہ

اکثر اسماے عدد یا اسماے ظروف کے آخر و ن علامت جمع زیادہ کرنے
سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہی جیسے تینون بھائی آئے زید اپنے پچیسون
روپی لیگیا ان سے حصر سمجھا جاتا ہی اور برسون گذر گئے سیکڑون یا ہزارون
مرگئے یہہ دونون مثالین کثرت پر دلالت کرتی ہین +

اسمون مذکر کے آخر الف یا ۂ آوے اور حروف معنوی کے آنے سے اونمین تبدیل ہوتی ہووے حالت جمعیت مین اوس الف یا ۂ کو یاے مجہول کے ساتھہ تبدیل کرتے ہین جیسے گھوڑے آئے اور لڑکے نبیٹھے اور شربت کے پیالے پیئے +

قاعدہ

جس اسم واحد مؤنث کے آخر یاے معروف نہووے اوسکی جمع کے لیئے آخر مین لفظ ین زیادہ کرتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد مذکور نہون جیسے عورتین آئین اور کتابین خریدین +

جس مؤنث کے آخر یاے معروف ہووے اوسکی جمع کیواسطے لفظ ان بڑھاتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد مذکور نہون جیسے لڑکیان آئین اور بکریان خریدین +

قاعدہ

حالت ندامین اسم کے آخر واو مجہول زیادہ کرنے سے جمع مفہوم ہوتی ہی جیسے ای مردو ای عورتو ای لڑکو ای لڑکیو +

قاعدہ

جب کسی اسم کے آخر کوئی حروف معنوی مندرجۂ فہرست فصل دوم تبدیل کا آوے تب اونکی جمع واو نون سے کیجاتی ہی خواہ وے اسم مذکر ہون یا

بعض اسم تذکیر و تانیث مین مشترک ہین مگر اونکو مؤنث بولنا فصیح ہی

جیسے بلبل فکر جان +

جس اسم کی تذکیر اور تانیث مین ابہام اور شک ہووے اوسکو مذکر بولنا بہتر ہی +

بعض اسمونکی مؤنث خلاف قیاس آتی ہین جیسے راے اور راجہ کی

مؤنث رانی ماموں کی ممانی بھائی کی بھابی خان کی خانم بیگ کی بیگم +

اسم کی وحدت اور جمعیت کا بیان

باعتبار تعداد کے اسم کے دو صیغے ہین ایک واحد اور دوسرا جمع صیغہ

واحد اوسکو کہتے ہین جو ایک فرد کی ذات پر دلالت کرے جیسے مرد عورت

کتاب پیالہ وغیرہ اور صیغہ جمع وہ ہی جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت

کرے مثلاً مردون نے کتابون کو عورتون کے سامنے رکھا +

قاعدہ

جن مذکر اسمون کے آخر الف یا ہ زیادہ نہووے اور جو ہووے

بھی تو حروف معنوی کے آنے سے تبدیل نہوتی ہووے جبتک اونکے آخر

حروف معنوی مذکورہ فہرست دوم تبدیل کے نہ آوین تب تک اونکی جمع

لفظاً نہین کرتے ہین اونکی جمعیت اونکے فعلون کی جمعیت سے معلوم ہو جاتی

ہی جیسے مرد آئے برتن خریدے قالین زید فروخت ہوئے مگر جن

قاعدہ

جس اسم واحد مذکر حقیقی متبدلہ کے آخر آ ہووے حالت تانیث مین اکثر اوس الف کو یاے معروف یا یا سے بدل لیتے ہین جیسے لڑکا لڑکی بوڑھا بوڑھیا چڑا چڑیا اور کبھی ن کے ساتھ جیسے کنجڑا کنجڑن اور جس اسم مذکر جاندار کے آخر ہ یا یاے معروف ہووے حالت تانیث مین اس ہ یا ی کو ن کے ساتھ تبدیل کرتے ہین جیسے دولہ دولھن تیلی تیلن تنبولی تنبولن دھوبی دھوبن +

قاعدہ

اکثر اسم جنس جو ظاہرا تذکیر و تانیث مین مشترک ہین اونکی تمیز کے لیئے یاے معروف بڑھا کر مؤنث بولتے ہین جیسے ہرن ہرنی مرغ مرغی کبوتر کبوتری تیتر تیتری +

اسم مشترک اوس اسم جنس کو کہتے ہین جو نر اور مادہ کے لیئے یکسان بولا جاوے جیسے لفظ چیل مؤنث ہی نر اور مادہ کے لیئے یکسان بولی جاتی ہی اسی طرح کوا مذکر ہی جو نر اور مادہ دونون کے لیئے بولا جاتا ہی +

قاعدہ

حروف تہجی مین سے اکیس ۲۱ حرف مؤنث ہین یعنی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ف وہ ی باقی مذکر +

قاعدہ ۵

حاصل مصدر فارسی کا جسکے آخر ش ماقبل مکسور ہووے وہ بھی مؤنث ہوگا جیسے بخشش خواہش کوشش آسایش آزمایش وغیرہ اسی طرح اور حاصل مصدر فارسی کے بھی اکثر مؤنث بولے جاتے ہین جیسے نوشت وخواند آمد ورفت نشست برخاست گفتگو جستجو گفتار رفتار آسودگی افسردگی وغیرہ +

فائدہ

کبھی فارسی اسم جنس جاندار کے آخر مذکر کی تمیز کے لیے لفظ نر اور مؤنث کی شناخت کے واسطے لفظ مادہ زیادہ کر دیتے ہین جیسے شیر نر شیر مادہ گاو نر گاو مادہ

قاعدہ

الفاظ ہندی مین حروف مندرجہ ذیل بھی علامتین مؤنث کی ہین +

ن	جیسے	دُلھن	کنجڑن
ین	ایضاً	پنڈاین	کبتاین
نی	ایضاً	لُہارنی	سُنارنی
انی	ایضاً	کھترانی	مہترانی
ا	ایضاً	نانگا	

عربی مگر اونکے آخر علامت اسم تفضیل مؤنث عربی جیسے عظمیٰ کبریٰ یا وہ
علامت تانیث اسم عربی نہو جیسے ملکہ ممدوحہ والدہ مخدومہ وے اسم اکثر مذکر
ہونگے جیسے دریا صحرا پردہ گھوڑا لڑکا بندہ غلبہ مباحثہ محکمہ
وغیرہ مگر چند اسم مؤنث مندرجۂ فہرست فصل دوم تبدیل کے اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین +

قاعدہ ۲

سواے اسم پیشہ والون کے جن اسمون کے آخر یاے معروف ہووے
اکثر وے اسم مؤنث ہوتے ہین خواہ وے مذکر حقیقی ہون یا غیر حقیقی جیسے
گھوڑی بکری روٹی ٹوپی حویلی کرسی چلپچی وغیرہ مگر پانی موتی گھی
جی اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین +

قاعدہ ۳

جو مصدر عربی کا تفعیل کے وزن پر ہووے وہ بھی مؤنث ہوگا
جیسے تحریر تقریر توضیح تخصیص تفصیل تکمیل وغیرہ مگر صرف لفظ
تعویذ اِس قاعدے سے مستثنیٰ ہی +

قاعدہ ۴

جس اسم کے آخر تاے مصدر عربی یا ٹ حاصل مصدر ہندی کی
آوے وہ بھی مؤنث ہوگا جیسا مواخت مسرت شدت کثرت خلقت
سجاوٹ بناوٹ گھبراہٹ وغیرہ مگر لفظ شربت مستثنیٰ ہی +

ایک مادہ جاندار ہووے اوسکو مذکر حقیقی کہتے ہین اور اوسکے مؤنث کو
مؤنث حقیقی جیسا مرد عورت شیر شیرنی بکری بکرا اور مذکر اور مؤنث بیجان
کو غیر حقیقی کہتے ہین مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار
ہی اوسکے لیئے کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہی اور وجہ نہونے قاعدہ کلیہ کی یہہ ہی
کہ ایک ہی چیز کو کسی شہر کے آدمی مذکر بولتے ہین اور کسی شہر کے رہنے والے
اوسی چیز کو مؤنث مثلاً دہی بعض بولتے ہین کہ دہی اچھی ہی اور بعض کہتے ہین
کہ دہی اچھا ہی اور مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی دو قسمین ہین سماعی اور قیاسی +
سماعی اوسکو کہتے ہین جسکے لیئے کوئی قاعدہ مقرر نہو بلکہ اوسکے مذکر
اور مؤنث بولنے مین اہل زبان کا تتبع اور پیروی کیجاوے جس لفظ کو اہل زبان
سے مذکر سنا ہو اوسے مذکر بولتے ہون جیسے لشکر تخت قالین
قلمدان چاند سورج آسمان وغیرہ اور جس لفظ کو اون سے مؤنث سنا
ہو اوسکو مؤنث بولتے ہون جیسے فوج بھیڑ سرکار جاجم زمین تلوار
وغیرہ اور مذکر اور مؤنث قیاسی وہ ہی جسکے لیئے کوئی قاعدہ مقرر ہووے +

قاعدے پہچان مذکر اور مؤنث کے

قاعدہ ۱

جن اسمون کے آخر آیا و ہو خواہ وے اسم ہندی ہون یا فارسی یا

یعنی میرا چھوٹا بھائی حالت فاعلیت مین ہی اون مین تبدیلی واقع نہین ہوئی +

فائدہ

اسمون کی تبدیلی کے لیئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضرور ہی خواہ وے حروف ظاہر مین مذکور ہووین جیسا مثالون سابق سے معلوم ہوا یا عبارات مین مذکور نہووین اور اونکے معنی ہی سلیئے جاوین جیسے لڑکے کتاب آگے رکھو اسمین علامت ظرفیت اور حرف ندا دونون پوشیدہ ہین اور اونکے معنی لینا بہت ضرور ہین یعنی ای لڑکے آگے گویا آگے مین کتاب رکھو بخلاف اسکے کہ میرا گھوڑا لاؤ یہان علامت مفعول کا ہونا اور اوسکے معنی لینا بہت ضرور نہین اِسیطرح حرف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے بھی اسمون مین تبدیلی ہوجاتی ہی جیسے پیشاور سے تا کلکتے تاربرقی لگایا گیا +

فائدہ

حروف اضافت اور حروف تشبیہ اور صفات عددی مین بھی حروف معنوی کے سبب تبدیلی ہوجاتی ہی جیسے زید کا گھوڑا زید کے گھوڑے کو اور مجھسا غریب لڑکا مجھسے غریب لڑکے کو اور دسوان لڑکا یا دسوین لڑکے کو اِن تینون لفظون مین حروف معنوی کے سبب الف سانھہ یائے مجہول کے بدل گیا +

بیان اسمونکی تذکیر و تانیث کا

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمین ہین مذکر اور مؤنث پھر جس مذکر جاندار کے مقابل

ملا ۔ یہہ چند اسم مندرجۂ ذیل قاعدۂ تبدیل سے مستثنیٰ ہین اور حالت وحدت
اور جمعیت مین مثل اسماے فصل اول غیر متبدلہ کے ہین مثلاً جب لفظ
خطا کے آخر کوئی حرف معنوی آوے تو خطی بولنا خطا ہی اسطرح اور
اسماے مستثنیٰ کو بھی خیال کرو اور سواے اِنکے اَور بھی اسماء مستثنیٰ ہین +

مذکر				مؤنث					
بابا	بتا	امرا	ملا	دعا	سزا	قبا	قضا	کیمیا	دوا
کبتا	سودا	مرزا	خفا	غذا	بلا	جزا	رضا	صفا	جلا
چچا	پھوپھا	کوہ	صحرا	تمنا	دفا	جفا	دیا	آما	بوا
دریا	دانا	مینا بمعنی شیشہ	داتا	دیا	خطا	حیا	مینا نام جانور	ضیا	ثنا
				فنا	ہوا	صبا	دغا		

فائدہ

جب ایک مرکب مین کئی اسم قابل تبدیل جمع ہون تب ایک حرف
معنوی کے آنے سے سب کی تبدیلی ہو جاویگی مگر شرط یہہ ہی کہ اون سب اسمون پر
حرف معنوی کا اثر ہووے جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلاؤ یہان تینون اسمون پر
علامت مفعول کا اثر پڑتا ہی بخلاف اسکے کہ میرا چھوٹا بھائی اپنے لکھنے پڑھنے
مین بہت کوشش کرتا ہی اگرچہ اس مرکب مین پانچ لفظ قابل تبدیل مجتمع ہین
لیکن علامت ظرفیت کا اثر صرف پچھلے تینون اسمون پر ہی اور دو اسم اول کے

قسم اسم کی	اصل لفظ	نے علامت فاعل	والا علامت اسم فاعل	کو علامت مفعول	کا علامت اضافت	مین علامت ظرف	پاس علامت ظرف یا اسم ظرف	سے علامت تمیز	اے حرف ندا
اسم جامد	پردہ گھوڑا	پردے نے گھوڑے نے	پردے والا گھوڑے والا	پردے کو گھوڑے کو	پردے کا گھوڑے کا	پردے مین گھوڑے مین	پردے پاس گھوڑے پاس	پردے سے گھوڑے سے	ای پردے ای گھوڑے
اسم مشتق مفعول	لکھا ہوا	لکھے ہوئے نے	+	لکھے ہوئے کو	لکھے ہوئے کا	لکھے ہوئے مین	لکھے ہوئے پاس	لکھے ہوئے سے	ای لکھے ہوئے
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والے نے	لکھنے والا	لکھنے والے کو	لکھنے والے کا	لکھنے والے مین	لکھنے والے پاس	لکھنے والے سے	ای لکھنے والے
صفت مصدر	اچھا پڑھنا	اچھے نے پڑھنے نے	+ پڑھنے والا	اچھے کو پڑھنے کو	اچھے کا پڑھنے کا	اچھے مین پڑھنے مین	اچھے پاس پڑھنے پاس	اچھے سے پڑھنے سے	یعنی ای اچھے آدمی ای پڑھنے

ہونے ۃ زائدہ علامت مونث سے اور دوسرے لفظ خدا بسبب ہونے
اسم علم کے تبدیل نہوا چونکہ اس طرح کے اسمون کے صیغہ واحد مین حرف معنوی
کے آنے سے کچھ تبدیلی نہین ہوتی اس لیے انکو اسم سالم اور غیر متبدل کہتے ہین +

فصل دوم اسم غیر سالم کے بیانمین

یعنی جو تبدیل ہوتے ہین

اسم غیر سالم یا متبدل اوسکو کہتے ہین جسکے آخر آیا ۃ ہووے اور
اوسکے صیغۂ واحد مین بسبب آنے یا مقدر رہنے حروف معنوی یعنی
علامت فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا تمیز یا حرف
ندا یا خود اسم ظرف کے باعث آیا ۃ ساتھ یاے مجہول کے
بدلجاوے عام اس سے کہ وہ اسم جامد ہووے یا اسم
مشتق مصدر ہووے یا صفت مگر کسی شخص یا چیز کا نام نہووے
جیسے مثالون مرقومۂ ذیل سے واضح ہی +

اور غیرت اور پیار کے لیئے بھی آتا ہی اور کبھی واسطے تحقیر کے جیسے بچوا کبھی کبھی پیار مفہوم ہوتا ہی اور مردک کہنے سے حقارت لفظ تعجب وہ ہوتا ہی جو متکلم کسی چیز عجیب و غریب کو دیکھکر واسطے اظہار خوشی کے الفاظ تحسین اور آفرین کے بولے جیسے کیا خوب سبحان اللہ واللہ باللہ واہ وا آہو اہا ہا پچھلے تینون لفظ کے آخر کے الفاظ کو کئی کئی بار بھی بولتے ہین جیسے واہ واہ وا اوہو ہو ہو ہوا آہا ہا ہا +

بیان اسم سالم اور غیر سالم کا

باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل آخر کے اسم کی دو قسمین ہین سالم اور غیر سالم +

فصل اوّل اسم سالم کے بیان مین

یعنی جو تبدیل نہین ہوتے

اسم سالم یا غیر متبدل وہ ہی جسکے آخر آ یا ہ اصلی جو بعض کلمات مین آتے ہین نہو وے اوسکے صیغہ واحد مین بسبب آنے حروف معنوی کے تبدیلی نہین ہوتی جیسے مرد نے عورت کو کہا کہ للّو سے کہو ایک چھوٹی سبز جلد کی کتاب مین سے نکالکر لڑکے کے پاس بھیجے ان سب مثالون مین بسبب آنے حروف معنوی کے کچھ تبدیلی نہین ہوئی اور ملکہ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے سب طرح خیریت ہی اگرچہ لفظ ملکہ اور خدا کے آخر حرف ہ اور آ موجود ہین لیکن لفظ ملکہ بباعث

جیسے کتب خانہ قلمدان خوابگاہ دبستان گلزار گلشن ٹکسال
اور پاانداز پیر رکھنے کی جگہہ کو کہتے ہین اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور
مفعلہ کے وزن پر آتا ہی یعنی پہلا حرف م زائدہ مفتوح ہوتا ہی جیسے
مکتب مدرسہ مجلس محکمہ وغیرہ +

بیان اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہی جو کیفیت اور ہیئت فاعل اور مفعول کو بیان کرے ہندی
مین اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہی جیسے زید ہنستا جاتا تھا یا زید نے
موہن کو سوتے دیکھا یعنی دیکھا اوس حالت مین جب موہن سوتا تھا اور کبھی
ماضی شرطی کے آخر لفظ ہوا بھی زیادہ کر دیتے ہین جیسے زید مسکراتا ہوا جاتا
تھا اور انگریزی مین اسے پریزنٹ پارٹیسپل کہتے ہین +

اسم تصغیر

اسم تصغیر وہ ہی جو چھوٹے ہونے پر دلالت کرے ہندی مین بعض
اوقات اسم کے آخر آیا وا زیادہ کرنے سے تصغیر کے معنی حاصل ہوتے
ہین جیسا گھوڑی سے گھوڑا جیسا بچہ سے بچوا اور مرد سے مردوا اور کبھی
ڑی لگانے سے جیسے پلنگ سے پلنگڑی ٹانگ سے ٹنگڑی اور فارسی
مین جاندار اسم کے آخر حرف ک اور بیجان کے آخر لفظ چہ زیادہ کرنے
سے اسم تصغیر بنتا ہی جیسے مردک اور طفلک اور باغچہ اور صندوقچہ اسم تصغیر

نمبر	لفظ	معنی
۳	مسواک	داتون
۴	مِصباح	چراغ
۵	مفتاح	کنجی
۶	مِصقلہ	صیقل کرنے کا اوزار
۷	مشعل	معروف لفظ

بیان اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہی جسکے معنی جگہہ یا وقت کے ہون ہندی مین بعض جا
مصدر ظرف کے معنی مین آتا ہی جیسے جھرنا یانی جھرنے کی جگہہ اور رہنا
چراگاہ اور سیرگاہ کو بھی کہتے ہین اور کبھی اسکے آخر لفظ استھان
یا واڑی یا شالہ یا آلہ یا ین لگانے سے اسم ظرف بنتا ہی جیسے دیواستھان
پھلواڑی دھرم شالہ یا ٹ شالہ لڑکین اور شوالہ مندر کو کہتے ہین
اور کبھی لفظ ال یا یال کے لگنے سے اسم ظرف بنجاتا ہی جیسے سسرال
ددھیال ننھیال وغیرہ اور کبھی لفظ آنہ لگانے سے جیسے سرانہ اور آستانہ +
اور فارسی مین اسکے آخر لفظ خانہ دان گاہ ستان زار
شن سال اور کبھی صیغہ امر کا زیادہ کرنے سے اسم ظرف بنتا ہی

بیان اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہی جسمین معنی اوزار یا ہتھیار کے پائے جاوین جیسے کترنی وہ اوزار ہی جس سے کترنے والا کسی چیز کو کترے +

امر کے آخر ن یا نی یا ی بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا حاصل ہوتا ہی جیسے بیلنی کرید نی ریتی وغیرہ اور کبھی خود مصدر اسم آلہ کے معنی مین آتا ہی جیسا بیلنا بمعنی بیلن کے ہی +

اور فارسی مین اسم جامد کے آخر امر حاضر بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا ہوتا ہی جیسے بادکش وہ آلہ ہی جس سے ہوا کھینچی جاتی ہی یعنی پنکھا اور اسیطرح جاروب جھاڑو کو کہتے ہین باد اور جا دونون اسم ہین انکے آخر رفتن اور کشیدن کے امر بڑھا دیے ہین اور اسم آلہ عربی کا مفعل مفعلہ مفعال کے وزن پر آتا ہی یعنی اوسکا پہلا حرف میم زائدہ مکسور ہوتا ہی جیسے مِشعَل مِصقلہ مِضراب اردو مین مِفعال کے وزن کا اسم آلہ بہت مستعمل ہی جیسے تفصیل ذیل سے واضح ہی +

نمبر	لفظ	معنی
۱	مِضراب	ستار بجانے کا آلہ
۲	مقراض	کترنی

قاعدہ کلیہ اسم تفضیل عربی کا

سہ حرفی مصدر کے اوّل الف مفتوح زیادہ کرنے سے اسم تفضیل واحد مذکر بنتا ہی اور اگر اوسی مصدر کے آخر الف ساکن زیادہ کرکے اوّل حرف کو ضمہ دین تو اسم تفضیل واحد مؤنث بنجاتا ہی اور اسم تفضیل واحد مذکر کے شروع سے دو حرف بعد الف زیادہ کرنے سے اسم تفضیل جمع مذکر بنتا ہی اور اسم تفضیل واحد مؤنث کے آخر ات بڑھانے سے اسم تفضیل جمع مؤنث بنجاتا ہی جیسے نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہی لیکن حال اسکا مفصّل کتب صرف عربی سے معلوم ہوگا اور یہہ قاعدے اور علیٰ ہذا اور قاعدے عربی کے جو اس کتاب مین مذکور ہوئے فعل صحیح بنانے مین جاری ہونگے نہ علی العموم سب فعلون مین اور فعل صحیح عربی مین اوسکو کہتے ہین کہ جسمین حرف علت یا ہمزہ یا دو حرف ایک جنس کے اوسمین نہ آئے ہون†

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
کِبَر	اکبر	اکابر	کُبریٰ	کُبریات
عِظَم	اعظم	اعاظم	عظمیٰ	عظمیات
صِغَر	اصغر	اصاغر	صغریٰ	صغریات
عِلم	اَعلم	اَعالِم	عُلمیٰ	علمیات

زبان اردو مین عربی زبان کے مبالغہ کے صیغے اکثر فعّال یا فعالہ کے وزن پر بولے جاتے ہین جیسے بڑا عیار تھا وہ بڑا علامہ زمان ہی†

سُندر	مہاسُندر	اَنیت سُندر
بہ	بہتر	بہترین
بد	بدتر	بدترین
بہتر	کچھ بہتر	کہین بہتر
کم	کمتر	کمترین

اور کبھی اوس اسم کے آخر جسپر موصوف کو فضیلت ہوتی ہی لفظ ین سے
کا زیادہ کرنے سے فائدہ تفضیل بعض یا کل کا حاصل ہوتا ہی جیسے طالبعلمون
مین زید اچھا ہی یہہ تفضیل بعض ہی اور سب طالبعلمون مین زید اچھا
ہی یہہ تفضیل کل ہی اور پڑھنے مین موہن لال سے ہر پرشاد چالاک
ہی یہہ تفضیل بعض ہی اور عبد اللہ اوس سے بھی چالاک ہی یہہ تفضیل کل ہی
اور زید سب کا بڑا ہی یعنی سب تین یا سبسے بڑا ہی تفضیل کل ہی اور اردو
فارسی مین تفضیل بعض لفظ بنسبت یا بدرجہ لگانے سے بھی پہنچاتا ہی جیسے
زید کا قد بنسبت عمرو کے بلند ہی یا تحصیل زید کی بدرجہ عمرو سے اچھی ہی
اور لفظ کہین اور بدرجہا لگانے سے فائدہ تفضیل کل کا حاصل ہوتا ہی
جیسے زید عمرو سے بدرجہا بہتر ہی یا کہین بہتر ہی واضح ہو کہ پہلا درجہ
تفضیل کا ہر اسم صفت مین پایا جاتا ہی جیسے زید موصوف اور بہادر صفت

تفضیل بعض

فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہی جیسے پوشش بمعنی ملبوس اور اسیطرح ہندی مین
کھرچن بمعنی کھرچی ہوئی چیز کے مستعمل ہی اور عربی زبان کے اسم مفعول کا یہہ
طریقہ ہی کہ اسم مفعول سہ حرفی مصدر کا مفعول کے وزن پر آتا ہی جیسے قتل کا
مقتول اور شکر کا مشکور اسم مفعول ہی اور تین حرف سے زیادہ کے اسم مفعول کا
قاعدہ اسم فاعل عربی کے بیان مین مذکور ہوا ہی کچھہ ضرورت اعادہ کی نہین ہی جیسے مکرم معزت
کیا گیا مستعمل استعمال کیا گیا جتنے اسم فاعل کہ میم زائدہ مضموم شروع پر لگانے
سے بنتے ہین اونکے آخر ایک حرف ماقبل کو مفتوح پڑھو تو وہی اسم فاعل اسم مفعول ہو جاوینگے +

صفت مشبہ

صفت مُشبہ وہ ہی جسمین معنی وصفی بطور استحکام اور ثبوت کے قائم اور موجود
ہووین جیسے بھلا برا بہادر شجاع چالاک بیباک وغیرہ جتنے اسمای
صفات ہین سب اسی قسم مین داخل ہین +

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہی جسکے موصوف کو اورون پر فضیلت اور بڑائی ہووے
اسکے تین درجے ہین تفضیل نفسی تفضیل بعض تفضیل کل جیسے +

اچھا	بہت اچھا	بہت ہی اچھا
بڑا	بہت بڑا	بہت ہی بڑا
تھوڑا	بہت تھوڑا	بہت ہی تھوڑا

مقر اصل مین مقرر تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اول متحرک اور دوسرا ساکن عربی قاعدہ کے موافق حرکت حرف اول کی نقل کرکے ماقبل کو دی اور ر کو ر مین ادغام کیا مقر ہوا +

متحد اصل مین موتحد تھا و کو ت کے ساتھہ بدل کرکے ت کو ت مین ادغام کیا متحد ہوا +

مستقیم اصل مین مستقوم تھا و متحرک ماقبل ساکن حرکت و کی نقل کرکے ماقبل کو دی و ساکن بسبب کسرہ ماقبل کے ی ہو گئی +

اسم مفعول

اسم مفعول وہ ہی جو اوس ذات کو بتلاوے جسپر فعل واقع ہوا ہی یعنی اسم مفعول وہ ہی جو مفعول کی ذات کو بتلاوے اردو مین طریقہ بنانے اسم مفعول کا یہہ ہی کہ ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوا یا گیا زیادہ کرنے سے اسم مفعول بنجاتا ہی جیسے مارا ہوا یا مارا گیا اور کبھی صرف فعل ماضی مطلق ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہی جیسے یہہ تخت کسکا بنایا ہی یعنی کس شخص کا بنایا ہوا ہی اردو مین فارسی زبان کا اسم مفعول بھی مستعمل ہی اور اوسکا طریقہ بنانے کا یہہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے اسم مفعول حاصل ہوتا ہی جیسے خوردہ کھایا ہوا اور کشتہ مارا گیا اور کبھی اسم جامد کے آخر صیغہ امر کا لگانے سے اسم مفعول کا فائدہ حاصل ہوتا ہی جیسے پیش کش یعنی پیش کشیدہ اور بعض اوقات صیغہ حاصل مصدر بھی کا

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
رباعی مجرد	فَعْلَلَۃٌ	ترجمہ	مُفَعْلِلٌ	مترجم	ترجمہ کرنے والا
ثلاثی مزید	اِفعال	انصاف	مُفعِل	مُنصِف	انصاف کرنیوالا
ایضاً	افتعال	امتحان	مفتعل	ممتحن	امتحان لینے والا
"	انفعال	انہدام	منفعل	منہدم	گرنے والا
"	اِستفعال	اِستعمال	مستفعل	مستعمل	عمل کی خواہش کرنیوالا
"	تفعیل	تکریم	مفعل	مکرّم	اکرام کرنیوالا
"	تفاعل	تفاوت	متفاعل	متفاوت	فرق کرنے والا
"	تفعّل	تصرّف	متفعّل	متصرّف	دخل اور قبضہ کرنیوالا
"	مفاعلۃ	مقابلۃ	مفاعل	مقابل	سامنے والا
رباعی مزید	تفعلل	تسلسل	متفعلل	متسلسل	زنجیردار

اسم فاعل تعلیلی

ثلاثی مزید	افعال	اقرار	مفعل	مقر	اقرار کرنے والا
ایضاً	افتعال	اتحاد	مفتعل	متحد	ایک
"	استفعال	استقامت	مستفعل	مستقیم	سیدھا

			فصاحت کے واو کو ساکن کرکے اوسکے ماقبل ضمہ دیتے ہین جیسے مزدور اور رنجور کہ اصل مین رنج وَر اور مزد وَر بفتح واو تھا+
۶	ناک	خوفناک غمناک	صاحب خوف اور صاحب غم
۷	گین	اندوہگین غمگین	صاحب اندوہ صاحب غم
۸	بان	مہربان فیلبان	محبت رکھنے والا اور ہاتی کا محافظ وہاتی والا

اردو مین اکثر عربی زبان کے اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہین اوسکا قاعدۂ کلیہ یہہ ہی کہ اسم فاعل سہ حرفی مصدر کا فاعل اور فعیل کے وزن پر آتا ہی اور جو مصدر تین حرف سے زیادہ ہو تو اوسکے اسم فاعل اور اسم مفعول کا پہلا حرف میم زائدہ مضموم ہوتا ہی اور باقی اسم فاعل اور اسم مفعول مین صرف اتنا فرق ہوتا ہی کہ اگر پچھلے حرف سے ایک حرف پہلے کو کسرہ ہووے تو اسم فاعل ہی اور جو فتح ہووے تو اسم مفعول جیسا نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہی

نقشہ اوزان اسم فاعل عربی جو اردو مین مستعمل ہین

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مجرد	فِعل	عِلم	فاعِل	عالِم	جاننے والا
ایضاً	فَعلَت	رحمت	فَعِیل	رحیم	مہربان

اسم فاعل بنتاہی جیسے مرنیوالا مرنے ہارا مرن ہار مگر اُردو مین لفظ ہارا
اور ہار کم بولتے ہین اور کبھی فعل یا اسم کے آخر ہی یا آ زیادہ کرنیسے اسم فاعل
بنجاتاہی جیسے بھکاری لالچی گویا اور پیرا اور کبھی الف کے بعد کبھی
زیادہ کردیتے ہین جیسے پیراک یعنی پیرنے والا اور کبھی اسم کے آخر
لفظ چی بڑھانے سے فائدہ اسم فاعل کا ہوتاہی جیسے خزانچی مشعلچی +

اُردو زبان مین فارسی زبان کے اسم فاعل بھی بہت مستعمل ہین اور
اسم فاعل فارسی کی دو قسمین ہین اصلی اور ترکیبی اصلی وہ ہی جو امر واحد کے
آخر لفظ ندہ یا ا یا ان بڑھاکر بناوین جیسا خورندہ دانا خندان اور ترکیبی وہ
ہی کہ جو اسم کے آخر اِن الفاظ مذکور مین سے صیغہ واحد امر حاضر گر گار ست
ور ناک گین بان کوئی لفظ بڑھاکر اسم فاعل بنالیوین جیسے نقشہ مندرجۂ
ذیل سے واضح ہوتاہی +

۱	امر	شمشیرزن	تلوار مارنے والا اور ملمع کرنیوالا شمشیر اور ملمع
"	"	ملمع ساز	اسم ہین اور زن اور ساز امر واحد حاضر
۲	گر	زرگر آہنگر	یعنی سونار اور لہار
۳	مند	خردمند دولتمند	عقل رکھنے والا یا صاحب عقل اور دولت رکھنے والا یا دولت والا
۴	گار	خدمتگار پرہیزگار	خدمت کرنیوالا اور پرہیز کرنیوالا +
۵	ور	ہنرور رنجور	صاحب ہنر اور رنجیدہ کبھی ایسے اسم مین بلحاظ

کے لائق مصادر عربی کو اُردو والے بجائے حاصل مصدر کے استعمال
کرتے ہین جیسے ضرب کے معنی مارنے کے ہین اوسکے معنی مار یا چوٹ کے
لیتے ہین اسیواسطے مصادر عربی کے آخر مصدر ہندی یا علامت مصدر
ہندی کی بڑھا کر اپنے طور پر مصدر بنا لیتے ہین جیسے اظہار دینا اعانت
کرنا قبولنا وغیرہ +

بیان مشتق کا

اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے بقاعدۂ صرف اس طرح بنایا جاوے
کہ اوسمین مصدر کے حروف مادّہ اور اوسکے معنی رہ جاوین اور حروف مادّہ
وے ہوتے ہین جو بعد دور کرنے علامت مصدر کے ہر فعل اور اسم
مشتق مین بجنسہٖ یا تبدیل ہو کر باقی رہتے ہین جیسا پڑھنا سے پڑھنے والا
پڑھا ہوا اسم مشتق ہین دونون مین لفظ پڑھ جو حروفِ مادہ ہین باقی ہین
اسیطرح کرنا سے کرنیوالا اور کیا گیا اسم مشتق کی سات قسمین ہین اسم
فاعل اسم مفعول صفت مشبہ اسم تفضیل اسم آلہ اسم ظرف اسم حالیہ +

بیان اسم فاعل کا

اسم فاعل اوسکو کہتے ہین جو اوس ذات کو بتلاوے جس سے فعل صادر
ہووے یا اوسمین قائم ہوا ہووے یعنی اسم فاعل وہ ہی جو فاعل کی ذات کو بتلاوے
اکثر ہندی مین مصدر یا حاصل مصدر کے آخر لفظ والا یا ہارا یا ہار بڑھلنے سے

فارسی کا حاصل مصدر بھی اُردو مین بہت مستعمل ہی اور طریقہ بنانے حاصل
بالمصدر فارسی کا یہہ ہی کہ علامت مصدر فارسی یعنی لفظ دَن یا تَن سے نَ
دور کرنے کے بعد جو صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا باقی رہتا ہی اکثر وہی حاصل
مصدر ہوتا ہی جیسے دیدَن سے دید خریدَن سے خرید فروختن سے فروخت
اور کبھی دو صیغہ ماضی مطلق کے جو معنی مین متضاد ہون فائدہ حاصل مصدر کا
دیتے ہین جیسے نوشت خواند آمد و رفت وغیرہ اور کبھی صیغہ ماضی اور امر
کے ملنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہی جیسے گفتگو اور جستجو اور امر واحد
حاضر کے آخر شین ماقبل مکسور یا ہ یا ی یا ائی زیادہ کرنے سے بھی
حاصل مصدر بنتا ہی جیسے خواہش اور سفارش اندیشہ خاموشی دانائی
بعض اوقات صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ آر یا گی زیادہ کرنے
سے حاصل مصدر بنجاتا ہی جیسے رفتار گفتار آسودگی فرسودگی اور کبھی حرف
ی یا گی اسم صفت وغیرہ کے آخر بڑھانے سے معنی حاصل مصدر کے
حاصل ہوتے ہین جیسے گرمی سردی تازگی وغیرہ اور کبھی امر کا صیغہ خود فائدہ
حاصل مصدر کا دیتا ہی جیسے خواب شتاب ۔

فائدہ

فارسی مصدر کے آخر یاے معروف بڑھانے سے معنی لیاقت کے
حاصل ہوتے ہین جیسے خوردنی کھانے کے لائق اور نوشیدنی پینے

بیان حاصل مصدر کا

حاصل مصدر وہ ہی جو کیفیت معنی مصدر کی بتلاوے جیسا مارنا مصدر ہی اوسمین ایک کیفیت مار کی پائی جاتی ہی جب کسی شخص کو کوئی مارتا ہی تو اوس سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ اوس شخص پر مار پڑتی ہی یعنی ایک کیفیت مار کی جسکو چوٹ کہتے ہین وہ اوس شخص پر پڑ رہی ہی اور طریقہ بنانے حاصل بالمصدر کا یہہ ہی اردو مصدر کی علامت دور کرنے سے جو صیغہ واحد امر حاضر کا بنتا ہی اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہی بشرطیکہ اوسکو اہل زبان بھی حاصل مصدر بولتے ہون جیسے لوٹنا مارنا دوڑنا جھپٹنا سے لوٹ مار دوڑ جھپٹ حاصل مصدر بنے اور جس صیغہ جمع امر حاضر مین ہمزہ ہووے اوس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر اوقات فائدہ حاصل مصدر کا حاصل ہوتا ہی جیسے چڑھاو دباو بچاو جماو اور کبھی صیغہ واحد امر حاضر کے اول حرف کے بعد الف کے زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنتا ہی جیسے چال ڈھال اور کبھی اوسکے آخر لفظ ہٹ یا ن یا ی بڑھانے سے جیسے سرسراہٹ گھبراہٹ چلن کھلائی پلائی حاصل مصدر بنے اور کبھی صیغہ امر واحد حاضر کے آخر ان یا لفظ وٹ یا س یا پ ملانے سے کبھی حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے لگان اوڑان سجاوٹ بناوٹ پیاس ملاپ وغیرہ کبھی حرف س مہملہ یا ی اسم صفت وغیرہ کے آخر آنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہی جیسے مٹھاس کھٹاس کنجوسی تیزی وغیرہ

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
فُعال	سُوال	پوچھنا	مفعل	مدخل	گھسنا
فعالت	دلالت	رہنمائی کرنا	مفعل	مرجع	پھر کر لوٹنا
فعالت	عبادت	پوجنا	مفعلت	مرحمت	دیا کرنا
فعالت	بغاوت	پھر جانا	مفعلت	معرفت	جاننا
فعللت	ترجمہ	بیان کرنا			
اوزان ثلاثی مزید یعنی جنمین اصل حروف کے سوا حرف زائد ہون					
اِفعال	انصاف	نیاو کرنا	اِفتِعال	امتحان	آزمانا
انفعال	انصراف	پھرنا	اِستفعال	استخراج	نکلنے کی خواہش کرنا
تفعیل	تکریم	بڑا جاننا	تفاعل	تفاوت	باہم جدا ہونا
تَفَعُّل	تصرف	قبضہ کرنا	مفاعلہ	مقابلہ	باہم مقابلہ کرنا
تفعلل	تسلسل	سلسلہ بنکرنا			
مصادر تعلیلی					
افعال	اعانت	مدد کرنا	ایضاً	اقامت	کھڑا ہونا
استفعال	استقامت	کھڑے ہونیکی خواہش کرنا	〃	استعانت	مدد مانگنا

اگرچہ یہہ اصل مین مصدر ہین مگر اُردو والے انپر بھی علامت مصدر ہندی کی لگا دیتے ہین جیسا قبول لینا اعانت کرنا استعانت لینا وغیرہ +

نقشۂ اوزانِ عربی مصادر ثلاثی مجرد مستعملۂ اردو

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
فَعْل	قتل	مارنا	فعول	قبول	ماننا
فِعْل	عِلم	جاننا	فعول	دُخول	گھُسنا
فُعْل	شکر	بخشش کا بدلہ کرنا	فعولت	ضرورت	ضرور ہونا
فَعَل	طلب	چاہنا	فعولت	صعوبت	کٹھن ہونا
ایضاً	نَصَر	مدد کرنا	فعولیت	عبودیت	بندگی کرنا
فِعَل	صغر	چھوٹا ہونا	فعیل	دلیل	راہ دکھانا
فُعَل	ہدیٰ	راہ دکھانا	فعیلت	فضیلت	بڑائی رکھنا
فَعْلَت	رحمت	دیا کرنا	فاعلت	عافیت	آرام دینا یا فائدہ دینا
فِعلت	خدمت	چاکری کرنا	فَعَلان	حیران	گھبرانا
فُعلت	قدرت	اختیار رکھنا	فِعلان	حِرمان	کچھ نہ ملنا
فعلت	غلبہ	زور آور ہونا	فعلان	غفران	بخشنا
فِعْلَت	سرقہ	چوری کرنا	فعلان	خفقان	دھڑکنا
فَعَال	صلاح	نیک کرنا	فعلی	دعوی	اپنا جتانا
فِعَال	حساب	حساب کرنا	فُعلی	بشری	خوشخبری دینا

اُردو مین بیشتر مصادر عربی کے بھی آیا کرتے ہین چنانچہ اونکے وزنون
کی ایک فہرست مرتب کرکے لکھی جاتی ہی جو لفظ عربی کا اِن مصدرون کے وزن
پر آوے وہ اکثر مصدر ہوگا اور جو اِن اوزان پر نہووے وہ اسم
مشتق ہوگا یا جامد سہ حرفی مصدر کو عربی مین ثلاثی مجرد کہتے ہین اور جس
مین چار حرف اصلی ہون اوسکو رباعی مجرد پھر ثلاثی اور رباعی کی دو قسمین
ہین مجرد اور مزید مجرد وہ ہی جس مین صرف حروف اصلی ہون اور مزید وہ
ہی جسمین سواے حروف اصلی کے زائد بھی ہون حروف اصلی کے وزن
کے واسطے فَ عَ لَ حرف دیے گیئے ہین جو حرف اِن حرفون
کے مقابل ہون وے اصلی ہین اور جو حرف ان سے زیادہ ہون
وہ زائد جیسے لفظ شکر فعل کے وزن پر ہی شکر کا شین فَ کے مقابل
اور کاف مقابل عین کے اور رَ مقابل لام کے پس شکر مین تینون
حرف اصلی ہین اسی طرح انصاف افعال کے وزن پر ہی اسمین
ہمزہ اور الف کسی حرف اصلی کے مقابل نہین ہین اسواسطے زائد ہین +

مصدر	معنی	مصدر	معنی
کردن	کرنا	کشادن	کھولنا
کشتن	مارنا مار ڈالنا	کشیدن	کھینچنا
کوشیدن	کوشش کرنا	کندیدن	کھودنا
گداختن	گ		گھلنا
گذاشتن	چھوڑنا	گردیدن	پھرنا
گرفتن	لینا	گرویدن	عاشق ہونا
گریختن	بھاگنا	گفتن	کہنا
گماشتن	مقرر کرنا	گستردن	بچھانا
لرزیدن	ل		کانپنا
لافیدن	فضول بکنا	لغزیدن	پھسلنا
مردن	م		مرنا
مالیدن	ملنا	ماندن	رہنا
نالیدن	ن		رونا
نشستن	بیٹھنا	نگاشتن	لکھنا
نوشیدن	پینا	نمودن	دیکھنا دکھانا
نواختن	ی		بجانا
یافتن	پانا		

مصدر	معنی	مصدر	معنی
روفتن	جھاڑنا	ریختن	ڈالنا
راندن	ہانکنا		
زادن	ز		جننا
زدن	مارنا	زیستن	جینا
سپردن	س		سپرد کرنا
ستاندن	لینا	سرشتن	خمیر کرنا
سنجیدن	تولنا سمجھنا	سوختن	جلنا
ساختن	ش		کرنا اور بنانا
شکستن	توڑنا	شگافتن	پھاڑنا
شمردن	گننا	شناختن	پہچاننا
شنیدن	سننا	شایستن	چاہنا لائق ہونا
شتافتن	دوڑنا	شستن	دھونا
فرستادن	ف		بھیجنا
فہمیدن	سمجھنا	فریفتن	لُبھانا
فروختن	بیچنا	فرمودن	فرمانا
کشتن	ک		بونا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
چیدن	چ		چننا
چپیدن	ملنا	چریدن	چرنا
خاستن	خ		اٹھنا
خاریدن	کھجانا	خواندن	پڑھنا اور بلانا
خوردن	کھانا	خراشیدن	چھیلنا
خروشیدن	شور کرنا	خستن	گھائل کرنا
خفتن	سونا	خندیدن	ہنسنا
خوابیدن	سونا	خلیدن	چبھنا
خرامیدن	د		خوشخرامی چلنا
دادن	دینا	داشتن	رکھنا
دانستن	جاننا	دزدیدن	چورانا
دمیدن	بھونکنا	دیدن	دیکھنا
دویدن	ر		دوڑنا
رسیدن	پونہچنا	رستن	چھوٹنا
رنجیدن	خفا ہونا	رفتن	جانا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
برآوردن	نکالنا	بخشیدن	بخشنا
بُردن	لیجانا	برداشتن	اُٹھانا
بستن	باندھنا	بوسیدن	چومنا
پروردن	پ		پالنا
پریدن	اُڑنا	پرہیزیدن	بچنا
پذیرفتن	قبول کرنا	پسندیدن	پسند کرنا
پنداشتن	جاننا	پاریدن	پھاڑنا
پوشیدن	پہننا	پیمودن	ناپنا
پیوستن	ملنا	پختن	پکانا
پرستیدن	پوجنا	پرسیدن	پوچھنا
تافتن	ت		پھیرنا چمکنا بٹنا
تراشیدن	چھیلنا	ترسیدن	ڈرنا
تاختن	ج		دوڑنا
جُستن	ڈھونڈھنا	جَستن	کودنا
جوشیدن	جوش کرنا		

لغتہ چند مصادر فارسی جنکے اسم مشتق وغیرہ اردو مین بہت مستعمل ہین

مصدر	معنی	مصدر	معنی
آمدن	باب الالف		آنا
آوردن	لانا	انجامیدن	تمام ہونا
انداختن	ڈالنا	آراستن	سنوارنا
اندوختن	جمع کرنا	انگیختن	اٹھانا
آزردن	خفا کرنا	آزمودن	آزمانا
آسودن	آرام کرنا	آفریدن	پیدا کرنا
آموختن	سیکھنا	آویختن	لٹکنا لٹکانا
ایستادن	کھڑا ہونا	اُفتادن	گرنا
افروختن	روشن کرنا	افزودن	زیادہ کرنا
افسُردن	ٹھٹھرنا	افگندن	ڈالنا
آرمیدن	آرام کرنا	اندیشیدن	سوچنا
آلودن	ب		بھرنا
باختن	کھیلنا	برآمدن	نکلنا

بدلنا وغیرہ سنوار خرید اظہار بدل الفاظ فارسی اور عربی زبان کے
ہین اونپر مصدر ہندی یا علامت مصدر زیادہ کرکے مصدر بنالیاہی اسیطرح کبھی
اسم جامد یا صفت کے آخر علامت مصدر زیادہ کرکے مصدر بنا لیتے ہین جیسا
پانی سے پنیانا اور گرم سے گرمانا یا گرم سے گرم کرنا +

بیان مصدر لازمی اور متعدی کا

پھر باعتبار فاعل اور مفعول کے مصدر کی دو قسمین ہین لازمی اور متعدی
لازمی وہ ہی جو فاعل پر تمام ہو جاوے جیسا اوٹھنا بیٹھنا وغیرہ اور متعدی وہی
جو فاعل پر تمام نہووے اور مفعول کی خواہش رکھے جیسا کھانا پینا وغیرہ
کیونکہ فعل کھانے کا صرف کھانیوالے ہی پر تمام نہوگا بلکہ جس چیز کو کھاویگا اوسکے
بھی مذکور ہونیکی خواہش رکھیگا مصدر متعدی کی دو قسمین ہین معروف اور مجہول
معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہووے اور مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہووے
اور طریقہ بنانے فعل مجہول کا یہہ ہی کہ صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر
لفظ جانا زیادہ کرنے سے مصدر مجہول بنتا ہی جیسا کھایا جانا پیا جانا وغیرہ +
چونکہ اس زمانہ مین اکثر اسماے مشتقات اور بعض افعال فارسی کے مستعمل
ہین اسواسطے چند مصادر جنکے اکثر اسم مشتق اور فعل اردو مین بولے
جاتے ہین واسطے یادداشت کے لکھے جاتے ہین +

فائدہ

کوئی یا کچھہ وغیرہ یا ضمیر دن اور اسم اشارہ اور اسم موصول اور لفظ استفہام اور اسم نکرہ کی تبدیلی کے لیئے معروف معنوی کا ہونا ضرور ہی خواہ وے حرف معنوی لفظاً مذکور ہو وین جیسا مثالون سابق سے واضح ہوا یا مقدر ہو وین جیسا اسقدر جسقدر مین بسبب پوشیدہ رہنے علامت ظرفیت لفظ مین یا سے یا پر یا کو کے تبدیل ہوئی اسیطرح آگے جاؤ مین بسبب مقدر رہنے لفظ کو کے لفظ آگا مین تبدیلی ہو گئی جو اصل مین تھا آگے کو جاؤ +

بیان مصدر

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اردو مین اسکے آخر مصدر کی علامت لفظ نا ہوتا ہی جیسا آنا جانا خریدنا قبول کرنا اور فارسی مین لفظ دن یا تن ہوتا ہی جیسے آمدن رفتن خریدن شنیدن +

فصل مصدر وضعی اور غیر وضعی کے بیان مین

باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمین ہین وضعی اور غیر وضعی وضعی وہ ہی جسکو کسی اہل ہند نے بنایا ہو جیسا لکھنا پڑھنا وغیرہ اور غیر وضعی اوسکو کہتے ہین کہ اور زبانون کے الفاظ مین خواہ فارسی ہون یا عربی وغیرہ کے مصدر بنے ہی یا اوسکی علامت کو زیادہ کر کے مصدر بنالیا ہو جیسا شور کرنا خریدنا اظہار دینا

سے فائدہ سمت مکان کا اور لفظ وَن کے ملانے سے فائدہ استفسار یا اظہار سبب کا اور لفظ سا کے لانے سے فائدہ تشبیہ کا اور لفظ تا یا تنا کے لگانے سے قدر اور اندازہ کا فائدہ حاصل ہوتا ہی+

جو حرف بڑھائے جاوین	یہہ	وہ	جو	تو	کیا	جسکا فائدہ دیتے ہین	کیفیت
ان	یہان	وہان	جہان	تہان	کہان	ظرف مکان	مگر لفظ جو تو اور کیا مین و اور ی حرف ہ سے تبدیل ہو گئے ہین+
ین	یہین	وہین	•	•	کہین	•	لفظ کیا مین یا ہ ہو گئی ہے+
ب	•	•	جب	تب	کب	ظرف زمان	لفظ جو تو اور کیا مین و اور یا حذف ہو گئے ہین+
د	•	•	جد	تد	کد	ایضاً	ایضاً
دھر	اِدھر	اُدھر	جدھر	تدھر	کدھر	سمت مکان	یہہ اور وہ مین سے ہ محذوف ہو گئی ہی اور بجای ی کے ا مکسور اور بجای و کے ا مضموم رہ گیا اور جو تو مین سے و گر گیا ہی اور لفظ کیا مین ا گر گیا ہی+
ون	یون	وون	جون	تون	کیون	استفسار یا اظہار	لفظ یہہ اور وہ مین سے ہ واو سے بدل گئی ہی اور کیا مین ا و سے بدل گیا ہی+
سا	ایسا	ویسا	جیسا	تیسا	کیسا	تشبیہ	یہہ اور وہ مین ہ ی سے بدل گئی اور یہہ کی ی ا ہمزہ مکسور سے بدل گئی ہی اور جو تو مین و ی سے بدل گیا ہی اور کیا مین الف گر گیا ہی+
تا	اِتا	اُتا	جِتا	تِتا	کِتا	قدر و اندازہ	تغیر اور تبدیل اوسکی مثل تغیر و تبدیل دھر کے ہوتی ہی+
تنا	اِتنا	اُتنا	جتنا	تتنا	کتنا	•	ایضاً

فائدہ

جب لفظ استفہام یا اسم تنکیر اور حروف معنوی کے درمیان فصل واقع ہووے یعنی اونکے درمیان کوئی اور لفظ آجاوے تو بھی عبارت نثر مین اونکی تبدیلی واجب ہی جیسا کون شخص کا صندوق ہی کے بجاے کس شخص کا صندوق فصیح ہی اور کوئی ملک کا آدمی کی جگہہ کسی ملک کا آدمی اور کچھہ چیز مین کی جگہہ کسو چیز مین بولنا فصیح محاورہ ہی مگر ایسی جگہہ نظم مین بلا تبدیل بھی جائز ہی جیسا شعر

مجھسے مت جی کو لگاؤ کہ نہین رہنے کا * مین مسافر ہون کسو دن کو چلا جاؤنگا

اب اس زمانہ مین یہہ بھی بولنا فصیح نہین ہی *

فائدہ

لفظ اِن اون جن تن کن اگرچہ جمع ہین مگر تعظیماً واحد پر بھی بولے جاتے ہین لیکن لفظ اونھون جنھون کنھون خاص جمع کے لیئے ہین *

فائدہ

ادنیٰ توجہ سے معلوم ہو جاویگا کہ الفاظ مندرجہ نقشۂ ذیل لفظ یہہ وہ جو تو کیا سے بسبب زیادتی و تبدیل بعض حروف ذیل کے بنگئے ہین ان ین ب و دھر دن سا تا تنا چنانچہ لفظ یہہ وہ تو کیا کوئی کے آخر آن یا ین زیادہ کرنے سے ظرف مکان کا فائدہ حاصل ہوتا ہی اور لفظ ب یا د کے بڑھانے سے فائدہ ظرف زمان کا اور لفظ دھر کے داخل کرنے

مین نہ آیا تھا تو کون آیا تھا انکاری جیسے اگر ظلم کروگے تو تمہارے ملک مین
کون سُکھہ پاویگا استخباری جیسے کون آیا تھا تم کیا کرتے ہو اور کبھی لفظ کیا جب
جھڑکی سے بولا جاتا ہی تو منع کا فائدہ دیتا ہی جیسے تو کیا کام کرتا ہی یعنی اِس
کام کو مت کر اور کبھی لفظ کیا بمعنی استغنا اور بے پروائی کے آتا ہی جیسا ع
تجھہ بن بہشت پیارے مین لیکے کیا کرونگا + اور کبھی واسطے تعجب کے آتا ہی جیسا
کیا خوب کیا ہی نیک ہی اور کبھی واسطے حسرت اور تمنا کے آتا ہی جیسے اگر تم نوکر
ہو جاتے تو کیا خوب ہوتا لفظ استفہام تبدیل مین مثل اسم موصول کے
ہین یعنی بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ استفہام بدلکر واحد کے لیے کس اور
جمع کے لیئے کن آتا ہی جیسے کسکا گھوڑا ہی یا کن لڑکون نے سبق یاد نہین کیا +
لفظ کوئی واسطے تنکیر ذی روح کے ہی اور لفظ کئی اوسکی جمع ہی لیکن
بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ کوئی کی تبدیل لفظ کسی کے ساتھہ ہو جاتی
ہی اور لفظ کئی کی تبدیل لفظ کنھین کے ساتھہ جیسا کوئی لڑکا آیا تھا یا کئی آدمی
کھڑے تھے کسکا گھوڑا بھاگا جاتا تھا یا یہہ کتابین کنھین لڑکونکی ہونگی +
اور لفظ کچھہ واسطے تنکیر غیر ذی روح اور تقلیل ذی روح و غیر ذی روح کے
آتا ہی اور تبدیل اوسکی لفظ کسو کے ساتھہ ہوتی ہی جیسا کچھہ چیز یا کسو ملک مین مگر
کبھی ایسا ہوتا ہی جیسا کوئی کی جگہہ لفظ کچھہ اور لفظ کچھہ کی جگہہ لفظ کوئی بولا جاتا ہی
جیسا یہہ بھی کچھہ آدمی ہی یا یہہ بھی کوئی چیز ہی +

لڑکا جسکو للّو نے بلایا تھا نظر نہین آتا یہان لفظ جو حرف معنوی کے
سبب لفظ جس سے بدل گیا اور لفظ لڑکا بدلنے سے باز رہا +

قسم پنجم نکرہ جو عَلم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف ہو

جو اسم نکرہ کہ عَلم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف کیا جاتا ہی
اوسمین بھی ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسا موہن کا لڑکا تیرا بھائی اوسکا
باپ جسکا چچا بس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہین لیکن بسبب مضاف
ہونیکے اِن مین ایک طرح کی مثل عَلم کے خصوصیت آگئی +

قسم ششم منادیٰ

جب کسی اسم نکرہ کو حرف ندا کے ساتھہ پکارتے ہین تو اوسمین بھی
بسبب اشارہ ہونے کے ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسے ای لڑکے ذرا
یہان آ یا او جانے والے میری بات سُننا بس اس اشارہ اور خطاب سے
آنے اور بات سُننے کیواسطے دونون اسم خاص ہوگئے +

استفہام کے بیان مین

لفظ کون اور کیا واسطے استفہام کے معنی کے آتے ہین استفہام کی تین
قسمین ہین اقراری[۱] انکاری[۲] استخباری[۳] اقراری جیسے کل تمھارے یہان

قسم چہارم اسم موصول

اسم موصول وہ ہی جو بغیر ملنے صلہ کے جملہ کا پورا جزو نہو سکے یعنی بغیر صلہ کے
نہ فاعل ہو سکے نہ مفعول اور نہ مبتدا ہو سکے اور نہ خبر نہ ظرف وغیرہ لیکن صلہ کے
ساتھہ ملکر البتہ جزو جملہ کا ہو سکتا ہی اور صلہ ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہوتا ہی جو اسم موصول
ساتھہ ملکر اوسکو لائق ہونے جزو جملہ کے کر دیتا ہی

اسم موصول کے دو لفظ ہین جو اور جون جب تک اونکے آخر
کوئی حرف معنوی نہین آتا ہی تب تک واحد اور جمع و مذکر و مؤنث کے
لیئے یکسان بولے جاتے ہین جیسے جو لڑکا کل آیا تھا آج مدرسے غیر حاضر ہی
لفظ جو اسم موصول ہی اور لڑکا کل آیا تھا ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہی یہی جملہ صلہ اسم موصول
کا ہی اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھہ ملکر فعل غیر حاضر ہی کا فاعل ہوا لیکن جب
اسم موصول کے آخر کوئی حرف معنوی آویگا تب لفظ جو بدلکر واحد مذکر اور مؤنث
کے لیئے جس اور جمع مذکر اور مؤنث کے لیے جن بولا جاویگا اور کہین بجاے
جن کے لفظ جنھون کا بولا جائیگا جیسا جس لڑکے کو جن مردون کو جسنے
جن نے یا جنھون نے اور جب اسم موصول مین شرط کے معنی پائے جاتے ہین تو
اوسکی جزا مین حرف تو سو وہ آتا ہی جیسا جو دیگا سو پاویگا جو آتا ہی وہ جاتا ہی
جو آئیگا تو دونگا اور کبھی اسم موصول بسبب آنے حروف معنوی کے خود بدل
جاتا ہی اور اپنے اسم ماقبل قابل تبدیل کو بدلنے سے باز رکھتا ہی جیسا وہ

بدل ہنوبی بعض اوقات واسطے اظہار تعظیم اور آداب کے جو شخص مخاطب ہو یا غائب یا واسطے اظہار اپنی فروتنی اور انکسار کے الفاظ مرقومہ مندرجۂ ذیل بجاے ضمیرون کے استعمال کرتے ہین +

جو الفاظ بجاے ضمیر متکلم واسطے انکسار اور فروتنی کے لاتے ہین

فدوی	کمترین	غلام	احقر	خاکسار
حقیر	فقیر	نیازمند	عاجز	مخلص
نمک خوار	خانہ زاد	گنہگار	عاصی	اینجانب

جو الفاظ بجاے ضمیر مخاطب یا غائب واسطے تعظیم مخاطب و غائب کے استعمال کیے جاتے ہین

حضور	خداوند نعمت	جناب عالی	عالیجاہ	غریب پرور
پیر و مرشد	حضرت	جناب	قبلہ حاجات	قبلہ عالم
آپ	صاحب	مخدوم	مہربان	

اور کبھی کبھی بوجہ لحاظ یا شرم کے بجاے کہنے اِس لفظ کے کسی مخاطب سے کہ میرے لڑکے کو کچھ نصیحت دو کہتے ہین کہ بندہ زادہ کو کچھ نصیحت دو اور (میری بی بی کو تم جاکر خط دینا) اِسے یون کہتے ہین کہ گھر کے آدمیون کو جاکر خط دینا گو میری بی بی اسم واحد ہی اور معرفہ لیکن گھر کے آدمیون کو جو اسم نکرہ اور صیغہ جمع ہی بوجہ خاص آداب کے استعمال کرتے ہین +

ہون کہ اوّل ضمیر یا اسم اشارہ فاعل ہووے اور دوسری ضمیر یا اسم اشارہ مضاف الیہ تب ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنا یا اپنے وغیرہ کے ساتھہ بدلتے ہین خواہ ضمیر فاعل کی ظاہر ہو یا پوشیدہ

جو لفظ اصل مین تھا	لفظ بدل کر بن گیا
مین نے میری کتاب پڑھی	مین نے اپنی کتاب پڑھی
مین نے میرا گھوڑا دیا	مین نے اپنا گھوڑا دیا
مین نے میری گھوڑی بیچی	مین نے اپنی گھوڑی بیچی
تونے تیری چیز لی	تونے اپنی چیز لی
تونے تیرا قلم لیا	تونے اپنا قلم لیا
تونے تیری قلم لی	تونے اپنی قلم لی
وہ اوسکی ٹوپی پہنے ہی	وہ اپنی ٹوپی پہنے ہی
وہ اوسکا سبق پڑھتا ہی	وہ اپنا سبق پڑھتا ہی
وہ اوسکے سبق یاد کرتا ہی	وہ اپنے سبق یاد کرتا ہی

اپنا سبق سُنا اِس مین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہی اس سبب سے ضمیر اتیرا ساتھہ لفظ اپنا کے بدل ہوئی بخلاف مجھے میری کتاب دو کے اگرچہ اس جملہ مین دونون ضمیرین ایک ہی مرجع کی ہین اور دوسری ضمیر مضاف الیہ بھی ہی لیکن چونکہ اس جملہ مین ضمیر اول فاعل کی نہین ہی بلکہ مفعول کی ہی اس لیئے لفظ اپنے کے ساتھہ

با لیتین آوین تب ان حروف معنوی کا حرف کاف رے سے بدل جاتاہی
لیکن فصاحت کے لیئے بعد میم ہم کے الف اور بعد میم تم کے لفظ ھا
زیادہ کر دیتے ہین اور لفظ مین کا نون کثرت استعمال سے گر جاتا ہی جیسے +

مین کا گھوڑا	میرا گھوڑا	تم کی کتاب	تمھاری کتاب
مین کے گھوڑے	میرے گھوڑے	ہمکے گھوڑے	ہمارے گھوڑے
تو کی گھوڑی	تیری گھوڑی	تمکی گھوڑی	تمھاری گھوڑی
تو کے تیئن	تیرے تیئن	تم کے تیئن	تمھارے تیئن

قاعدہ ۴

جب لفظ مین ہم اور تو تم کے بعد حرف نے آتا ہی تب اونمین
کچھہ تبدیلی نہین ہوتی جیسا مین نے کہا تو نے کہا تمنے پڑھا ہمنے لکھا +

قاعدہ ۵

جب لفظ مین اور تو کے بعد سوا ے اِن پانچ حروف معنوی کا
کی و کے و کیتئین اور نے کے اور دوسرے حروف معنوی
آتے ہین تب لفظ مین کا مجھہ ہو جاتا ہی اور لفظ تو کا تجھہ ہو جاتا ہی جیسا
مجکو تمکو مجھہ سے تجھہ سے مجھے تجھے وغیرہ +

قاعدہ ۶

جب ایک جملہ مین دو ضمیرین یا دو اسم اشارہ ایک مرجع کے اس طور پر واقع

ا مضمومہ اور ی کو ا مکسورہ کے ساتھہ بدلکر ہ کو س سے بدلتے ہین مثلاً وہ کو سے اوسکو اور یہہ کو سے اسکو ہوا اسیطرح اِن مثالون مین دریافت کرو +

لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا	لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا
وہ سے نے	اوسنے	یہہ سے نے	اسنے
وہ مین	اوس مین	یہہ مین	اسمین
وہ پاس	اوس پاس	یہہ پاس	اس پاس

قاعدہ ۲

لفظ وے اور یے مین حروف و او کو الف مضمومہ اور یے کو الف مکسورہ کے ساتھہ اوّل قاعدہ کے موافق بدلکر حرف آخر یعنی یا ے جمع کو نون سے بدل کرتے ہین اور بعض وقت نون کے آخر لفظ ہ یا ہون کو زیادہ کردیتے ہین جیسا اونکو یا اونھکو یا اونھون کو اسیطرح اِن مثالون مین دریافت کرو +

وے کا	اونکا	یے کا	اِنکا
وے مین	اونمین	یے مین	اِنمین
وے نے	اون نے	یے نے	اِن نے

قاعدہ ۳

جب لفظ مین ہم تو تم کے بعد حروف کا کی یا کے

اگرچہ ضمیر غائب ور اسم اشارہ بعید لفظاً یکسان ہین مگر معنیون مین فرق ہی کیونکہ ضمیر اشارۂ ذہنی کو کہتے ہین اور اسم اشارہ وہ لفظ ہی جس سے کسی شی موجودہ کی طرف اُنگلی یا آنکھہ سے اشارہ کیا جاوے ❊

بیان تبدیلی ضمائر اور اسم اشارہ

واضح ہو کہ جو حرف جملون مین نشانی فاعلیت مفعولیت اور اضافت یا ظرفیت یا تشبیہ وغیرہ کا فائدہ دیتے ہین اونکو حروف معنوی کہتے ہین اونکی دو قسمین ہین حروف مفرد جیسا ہین سے کی کو نے کا کے والا وغیرہ اور بسبب پوشیدہ رہنے حرف ہین سے کو وغیرہ علامتون ظرفیت کے کل اسما ظروف یا شبہ ظروف کو حروف معنوی مرکب کہتے ہین جیسا پاس طرف آگے پیچھے اوپر نیچے وغیرہ اسم ظرف ہین یعنی آگے سے یا پیچھے سے یا اوپر کو ❊

قدر و مقدار و موجب برابر وغیرہ شبہ ظروف ہین ان ہین بھی کوئی حرف معنوی مفرد مقدر رہتا ہی جیسا اسقدر بمعنی اس قدر سے یا اوس قدر مین ہی ❊ اسماے ضمائر یا اسماے اشارہ وغیرہ کے آخر حروف معنوی کے آنے سے تبدیلی ہوتی ہی ❊

قاعدہ ۱

چنانچہ جب لفظ وہ اور یہہ کے بعد کوئی حرف معنوی آوے تب واو کو

ضمیر مفعول	غائب	اوسکو یا اوسے دیا	اونکو یا اونھین دیا

ضمیر مضاف الیہ

ضمیر وہ ہی جو بجاے مضاف الیہ واقع ہو یعنی جسکی طرف کسی چیز کو منسوب یا اضافت کرین اور ضمیر فاعل کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بنجاتی ہی مضاف واحد مذکر کی علامت لفظ کا ہی اور جمع مذکر کی علامت لفظ کے اور مضاف واحد اور جمع مؤنث کی علامت لفظ کی ہی لیکن بعد داخل ہونے علامتون مفعول اور مضاف الیہ کے ضمائر مین اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہی اسکا مفصل حال آگے معلوم ہوگا

ضمیر مضاف الیہ		واحد	جمع
ایضاً	متکلم	میرا یا میری	ہمارا ہماری ہمارے
ایضاً	مخاطب	تیرا یا تیری	تمہارا تمھاری تمھارے
ایضاً	غائب	اوسکا اوسکی	اونکا اونکی اونکے

قسم سوم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کرین اور جسکی طرف اشارہ کیا جاے اوسکو مشارٌ الیہ کہتے ہین اسم اشارہ کے چار لفظ ہین دو واسطے قریب کے دو واسطے بعید کے

	واحد	جمع
اشارہ قریب	یہہ	یے
اشارہ بعید	وہ	وے

تم ضمیر مخاطب ہی اور ہم ضمیر متکلم اور آ ونکو ضمیر غائب ہی + تیسیر ضمیر کی تین حالتین ہین ضمیر فاعل ضمیر مفعول ضمیر مضاف الیہ +

ضمیر فاعل

وہ ضمیر ہی جو حالت فاعلیت مین بجاے فاعل کے فعل سے پہلے آوے جیسا ضمیر فاعل +

	واحد	جمع
متکلم	مین آیا	ہم آئے
مخاطب	تو آیا	تم آئے
غائب	وہ آیا	وے آئے

بعض وقت ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہی جیسے لفظ لکھہ مین تو پوشیدہ ہی یعنی تو لکھہ +

ضمیر مفعول

وہ ضمیر ہی جو حالت مفعولیت مین بجاے مفعول کے فعل سے پہلے آوے اور ضمیر فاعل کے آخر علامتین مفعول کو کے تئین اور یاے مجہول زیادہ کرنے سے ضمیر مفعول بنجاتی ہی +

ضمیر مفعول		واحد	جمع
"	متکلم	مجکو یا مجھے دیا	ہمکو یا ہمین دیا
"	مخاطب	تجکو یا تجھے دیا	تمکو یا تمہین دیا

بیان تخلص کا

تخلص وہ ہی جو شاعر ایک مختصر نام اپنا مقرر کرکے شعر مین ڈالتے ہین جیسے
مخدوم رفیع السودا کا تخلص سودا ہی شعر اِس میکدہ مین سودا ہم تو کبھی نہ بہکے
سب مست و بیخبر تھے ہشیار تھا تو مین تھا + اور خواجہ حیدر علی آتش کا تخلص
آتش اور مرزا نوشہ کا تخلص غالب اور للّولال گجراتی کا تخلص لال ہی +

قسم دوم ضمیر

ضمیر وہ ہی جو بجاے اسم متکلم و مخاطب یا غائب کے جسکا ذکر پہلے ہو گیا ہو
آوے جیسے عبداللہ آیا اور اوسنے اپنا سبق پڑھا پس لفظ اوسنے جو ضمیر واحد غائب کی ہی
واسطے اختصار اور تحسین کلام بجاے عبداللہ کے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی آئی ہی اگر یون
ہی کہنے کہ عبداللہ آیا اور عبداللہ نے عبداللہ کا سبق پڑھا تو جملہ بیجا ہو جاتا اور
اردو مین مذکر اور مؤنث اور جاندار اور بے جان کے لیئے ایک سی ہی ضمیرین
بولی جاتی ہین ضمیر کے کل چھہ صیغہ ہین +

مین ہم تو تم وہ وے پہلی دو ضمیرین مین اور ہم کی ضمیرین
متکلم کی کہلاتی ہین اور متکلم اوسے کہتے ہین جو بات کہنے والا ہو اور دو ضمیرین تو
اور تم کی ضمیرین مخاطب کی کہلاتی ہین اور مخاطب اوسکو کہتے ہین جس سے متکلم بات
کہتا ہو اور ضمیرین وہ اور وے کی ضمیرین غائب کی کہلاتی ہین اور غائب اوسے
کہتے ہین کہ متکلم جسکا ذکر کرتا ہو جیسے تم جانو کہ اونکو ہم خوب سزا دینگے یہان

خدمت وغیرہ کے کوئی ایسا نام دیا جاوے جس سے بہادری یا دیانت وغیرہ سمجھی جاوے
جیسے غضنفر الدولہ شمشیر بہادر معتمد الدولہ خانخانان وغیرہ اور جو بعض بعض الفاظ
قوموں کے ناموں کے اوّل یا آخر لگا دیتے ہیں وہ بھی داخل خطاب ہیں جیسے
ساہوکاروں اور مہاجنوں کے نام کے ساتھ لفظ سیٹھ یا ساہ کا جیسے سیٹھ
لکھمی چند اور ساہ بہاری لال اور کایتھوں کے نام کے ساتھ لفظ رائے کا مثل رائے
جوگل کشور اور مسلمانوں کے نام کے ساتھ لفظ خان کا جو علی العموم پٹھانوں کے نام کے اخیر
لگاتے ہیں جیسے شیر خان منیر خان لیکن اَور قوموں مسلمانوں کے ساتھ تعظیماً یا
خطاباً بولا جاتا ہی اور مغلوں کے نام کے ساتھ لفظ مرزا اور بیگ جیسے مرزا احمد بیگ
مرزا علی بیگ وغیرہ اور سیدوں کے نام کے ساتھ لفظ میر یا سید جیسے سید مظہر علی
میر اکرام علی اور لفظ شیخ علی العموم شیخوں کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہی جیسے
شیخ عبد اللہ اور ہندوؤں میں راجپوتوں کے نام کے ساتھ لفظ ٹھاکر اور کنور کا
جیسے ٹھاکر دھیان سنگھ اور کنور لچھمن سنگھ اور برہمنوں کے نام کے ساتھ چوبے
دوبے پانڈے تیواری یا مشر یا پنڈت وغیرہ جیسے بہاری لال چوبے بنومن لال
دوبے مشر سوہن لال ٹیکارام پانڈے جوگل کشور تیواری پنڈت ہیرا لال پانڈے
مکند رام اور مسلمان فقیروں کے نام کے ساتھ لفظ صوفی اور شاہ کا جیسے عبد اللہ شاہ
اور احسان الدین صوفی اور ہندو فقیروں کے نامونکے ساتھ لفظ گرو اور منی اور
بھگت لگاتے ہیں جیسے لال گرو دیا رام منی اور رام دیال بھگت +

بیان کنیت کا

اسم کنیت وہ ہی جو کسی رشتہ سے باپ یا بھائی یا بیٹا وغیرہ کہکر پکارا جاوے
اوسکی دو صورتین ہین اوّل یہہ کہ عَلم سے کنیت زیادہ مشہور ہووے مثلاً موہن لال اپنے
نام سے کم مشہور ہی لیکن اپنے بھائی لچھمن پرشاد کے ساتھہ ملکر بہت مشہور ہی تو
اِس صورت مین موہن لال کو لچھمن پرشاد کا بھائی کہکر پکارتے ہین دوسرے
یہہ کہ بسبب عزت اور تعظیم کے اصلی نام نہ لیا جاوے جیسے عورت اپنے خاوند کا نام
نہین لیتی مثلاً ای بدّھو کے بابا اِسی طرح مرد بھی اپنی زوجہ کا نام نہین لیتا جیسا
جمّا کی ماں اور جبتک اولاد نہین ہوتی تب تک اور کسی رشتہ سے میان بی بی پکارتے ہین

بیان عرف اور اسم مشہور کا

عرف وہ ہی جو لڑکپن مین بسبب محبت یا بخیال خام اسبات کے کہ لڑکا زندہ رہے
ایک اور نام معزز یا محقر اصلی نام کے سوا رکھا جاوے اور وہ مشہور بھی ہو جاوے
جیسے بہادر سنگھہ کسی کا نام ہی اور اوسکو راجہ کہتے ہین موہن لال کو چھیدا اور بدھو
کو گھسیٹا اور رام دھن کو بچکوڑیا اور رکھن لال کو چھکوڑیا اور اسیطرح اور اسم محقر مثلاً چھجّا
جو ہیا گرگٹ کوڑا گھونس گھورا وغیرہ عرف مین داخل ہین اور بعض اوقات اصلی نام
کو کم کرکے بطور عرف بولتے ہین جیسے شمس الدین کو شمو اور کالیخان کو کلو کہا کرتے ہین

بیان خطاب کا

خطاب وہ ہی جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کیطرف سے بجلدوی کسی کارگزاری یا

ایک اسم ہی جو انسان مذکر کی تمام افراد پر بولا جاتا ہی جنکی عمر طفولیت سے گذر گئی ہو +
اور عورت ایک اسم ہی جو انسان مؤنث کی اوس تمام جنس پر صادق آتا ہی جسکی
عمر بچپن سے گذر گئی ہو اسیطرح شیر گھوڑا بکری بھیڑیا وغیرہ اپنی اپنی
جنس مین نکرہ ہین اسم نکرہ کو اسم عام اور اسم کلّی بھی کہتے +
معرفہ اسم شخص معیّن اور خاص چیز کا نام ہی جو ایک جنس کی فرد پر
بولا جاتا ہی مثلاً عبداللہ ایک شخص کا نام ہی جب عبداللہ کہکر پکارینگے تو
نوع انسان مین سے یہہ نام خاص اوسی شخص پر صادق آویگا جسکا نام عبداللہ ہی +

تقسیم معرفہ

معرفہ کی چھہ قسمین ہین علم [1] ضمیر [2] اسم اشارہ [3] اسم موصول [4]
اور مضاف [5] اِن چارون مذکورۂ بالا کی طرف اور منادی [6]

قسم اوّل علم

علم وہ ہی کہ خاص آدمی یا کسی خاص جانور یا چیز کا نام ہووے مثلاً کالیخاں کہ ایک
شخص کا نام ہی جو سواے اوسکی ذات کے اور کسی پر بولا نہین جاتا اسی طرح
گیندا ایک کُتّے کا نام ہی جب گیندا کہکر پکارینگے تب سواے گیندا کے اور دوسرا کُتّا
نہ آویگا علیٰ ہذا القیاس جمنا کے کہنے سے وہ دریا سمجھا جائیگا جو دہلی متھرا
آگرہ کے نیچے بہتا ہی اور معرفہ کو اسم خاص اور جزئی حقیقی بھی کہتے ہین +
کُنیت [1] عرف یا اسم مشہور [2] خطاب [3] تخلص [4] یہہ بھی داخل قسم معرفہ ہین +

تقسیم اسم

اسم کی تین قسمین ہین جامد ۱ مصدر ۲ مشتق ۳

اِس لیئے کہ اسم تین حال سے خالی نہین یا تو اوس سے کوئی لفظ بنا ہو یا خود کسی اَوْر لفظ سے بنا ہو یا وہ اسم ایسا ہو کہ نہ خود کسی اَوْر لفظ سے مشتق ہوا ہو اور نہ اوس سے کوئی اَوْر لفظ مشتق ہوا ہو پس اول کو مصدر کہتے ہین اور دوسرے کو مشتق اور تیسرے کو جامد +

تعریف اسم جامد کی

جامد وہ اسم ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور وہ کسی لفظ سے باقاعدۂ صرف مشتق نہوا ہووے اور نہ اوس سے کوئی اَوْر لفظ مشتق کیا جاوے مثلاً تخت صندوق میز کرسی وغیرہ اور اگر کوئی یہہ کہے کہ تخت صندوق وغیرہ جو لکڑی سے بنے ہین اونکو اسم مشتق کہنا چاہیئے۔ جواب یہہ ہی کہ اسم مشتق وہ ہوتا ہی جو مصدر سے بقاعدۂ صرف اس طور پر بنایا جاوے کہ اسمین مصدر کے حروف اصلی بعینہٖ یا تبدیل ہو کر اور اوسکے معنی مصدری قائم رہین جیسا لکھنا سے لکھنے والا لکھا گیا بنا اور یہہ تعریف اوسپر صادق نہین آتی +

تقسیم اسم جامد کی

جامد کی دو قسمین ہین نکرہ اور معرفہ +

نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کی تمام افراد پر بولا جاوے جیسا مرد

تصریفی اون مین زمانہ نہین پایا جاتا ہی بلکہ واضع نے ان لفظون کو واسطے نام زمانہ کے وضع کیا ہی اس لیئے لفظ آج اور کل اسم ظرف ہین اور فعل کی تعریف سے خارج ہین +

اور جس کلمہ مستقل سے بہئیت تصریفی کوئی زمانہ مفہوم نہین ہوتا اوسے اسم کہتے ہین جیسا ہاتی گھوڑا دہلی آگرہ وغیرہ +

اور جو انگریزی مین کلمہ کی ۹ نو قسمین ہین وے سب ان تینون قسمون اسم فعل حرف مین اس طرح داخل ہین +

حرف		فعل	اسم	
۲	۱		۲	۱
حرف ربط	حروف تعریف و تنکیر	فعل	صفت	اسم
۴	۳		۴	۳
حرف ندبہ وندا	حرف عطف		متعلق فعل	ضمیر

تعریف اسم کی

اسم ایک کلمہ مستقل ہی جسکے معنی مین بہئیت تصریفی کوئی زمانہ سمجھا نہ جاوے جیسا کاغذ کتاب قلم دوات بولتے ہی مفہوم ہوا کہ یہہ نام اون چیزون کے ہین جس سے لکھتے ہین اسیطرح گنگا اور جمنا نام دریاؤن کے ہین اور دہلی اور آگرہ نام شہرون کے اور آج اور کل وغیرہ اسم ظرف زمان ہین اور مدرسہ اور کتب خانہ ظرف مکان +

تقسیم کلمہ

کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف

اِس لیئے کہ کلمہ دو حال سے خالی نہین یا تو اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کے ملانیکا محتاج ہوگا یا نہوگا پس جو کلمہ اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کا محتاج ہی تو اوسے حرف کہتے ہین جیسا سے اور تک دونون لفظ غیر مستقل ہین جبتک کہ اونکے ساتھ کوئی اَوراسم یا فعل نملے اپنے معنی نہین بتاتے مثلاً کلکتہ سے پیشاور تک تار برقی جارہی ہی اب اس ترکیب سے لفظ سے کے معنی شروع کے اور تک کے معنی انتہا کے حاصل ہوئے اور جو کلمہ اپنے معنی بتانے مین دوسرے لفظ کی مدد اور تائید کا محتاج ہو اوسے مستقل کہتے ہین پھر جس کلمہ مستقل سے ہیئت تصریفی کوئی زمانہ تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے سمجھا جاوے اوسکو فعل کہتے ہین جیسا اس شعر ذوق سے مثال تینون زمانے کی پائی جاتی ہی

شعر

نظر اوسکا کہین عالم مین ای ذوق نیا ہون نہ پاؤنگا نہ پایا

اور ہیئت تصریفی کے یہہ معنی ہین کہ گردان لفظ کو ایک صورت سے بدلکر دوسری صورت کردے جیسا لکھا لکھتا ہی لکھیگا وغیرہ فعل کی تعریف مین ہیئت تصریفی کی اس لیئے قید لگائی ہی کہ جو اسم واسطے زمانہ کے بنائے گئے ہین وے اسم تعریف فعل سے خارج ہوجاوین جیسا لفظ آج اور کل جو اسم ظرف ہین کچھ ہیئت

مراد اور مقصود بھی ہو تو اوس لفظ کو مرکب کہتے ہین جیسے اگر لفظ کے جزو کر دالین تو
معنی کے وہ جزو ہو جاوین جنکے لیے لفظ مرکب موضوع ہوا ہی جیسا پتھر پھینکنے والا یہی
ایک لفظ مرکب ہی پتھر اور پھینکنے والا سے لفظ پھینکنے والا اوس ذات کو بتلاتا ہی
جسنے پتھر پھینکا اور لفظ پتھر ایک جسم جمادی کو بتاتا ہی پس پتھر پھینکنے والا ایک لفظ
مرکب ہی دو جزون سے ایک پتھر اور دوسرے پھینکنے والے سے جسکے
دونون جزو اپنے اپنے علٰحدہ علٰحدہ وے معنی بتلاتے ہین جنکے لیے
واضع نے لفظ پتھر اور پھینکنے والے کو وضع کیا ہی ؞

بیان لفظ مفرد کا

اگر دلالت جزو لفظ کی جزو معنی پر مراد اور مقصود نہووے یعنی اوسکے جزون
کے وے معنی نہووین جو اوسکے موضوع سے علاقہ رکھتے ہون تو اوس لفظ
کو مفرد کہتے ہین جیسا کریم خان ایک شخص کا نام ہی جزو اوسکے کریم اور خان ہین
کریم بمعنی بزرگی رکھنے والا اور خان لفظ خطاب بمعنی سردار اور صاحب کے ہی اگرچہ
دونون لفظ بامعنی ہین مگر حالت علمیت مین اس نام سے یہہ معنی مقصود نہین
ہین اسی طرح لفظ زید کسی شخص کا نام ہی جزو اوسکے ز ی د کچھہ معنی نہین رکھتے
اور لفظ ء کے جزو ہی نہین ہو سکتے ہین اور ایسی ہی مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہین ؞

بیان کلمہ

لغت مین کلمہ کے معنی بات اور زخم کرنیکے ہین اور نحویون کی اصطلاح مین لفظ مفرد معنی دار کو کلمہ کہتے ہین ؞

ہووے یا مہمل مذکور ہووے یا مقدر مفرد ہووے یا مرکب +

بیان لفظ موضوع

اگر کسی لفظ کے لیئے واضع نے کچھ معنی مقرر کیئے ہین جیسا لفظ زید کہ موضوع ہوا ہی واسطے نام ایک شخص خاص کے تو ایسے لفظ کو لفظ موضوع کہتے ہین اور لغت بنانے والے کو واضع +

بیان لفظ مہمل

اور جس لفظ کے کچھ معنی نہین اوسے مہمل کہتے ہین جیسا لفظ دیز جو زید کے اولٹے حرفون سے بنا ہی محض بے معنی ہی گو کسی زبان مین اوسکے معنی ہون لیکن زبان عربی مین اوسکے کچھ معنی نہین ہین جسکا وہ لغت ہی +

بیان لفظ مذکور کا

اور لفظ مذکور وہ ہی جو ظاہر مین لکھا اور پڑھا جاوے جیسے زید اسے لفظ مذکور کہتے ہین +

بیان لفظ مقدر کا

اور لفظ مقدر وہ ہی جو ظاہر مین لکھا اور بولا نجاوے اور معنی لیئے جاوین جیسا لکھ مین لفظ تو ضمیر مخاطب پوشیدہ ہی یعنی تو لکھ +

بیان مرکب کا

اور اگر جزو لفظ موضوع کا دلالت کرے جزو معنی پر اور وہ دلالت اوس لفظ کے لیئے

تر کی سنسکرت وغیرہ سے مرکب ہی اور جبسے عملداری سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر
کی ہندوستان مین آئی تب سے صاحبان عالیشان حکام زمان کی التفات سے
اوسنے ایک عجیب رونق پائی بلکہ اکثر کچہریون مین ہر طرحکے کاغذ امقدمات دیوانی
اور کلکٹری اور فوجداری وغیرہ اردوہی زبان مین لکھے جاتے ہین اور اردو محاورے
مین اب لغات انگریزی بھی مثل لغات فارسی اور عربی کے شامل ہو جاتے ہین +

تعریف علم صرف

صرف ایک علم با قواعد ہی جس سے اصلیت کلمات اور طریقہ اشتقاق افعال
اور اسماے مشتقات اور اونکی گردان اور حذف اور زیادتی حروف اور
تبدیل کرنا صورت بعض الفاظ کا جن مین تبدیلی واجب ہی معلوم ہو جاوے
اور غرض اس علم سے یہہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے اور موضوع اس علم کا کلمہ ہی +
اصطلاح مین موضوع علم کا اوسے کہتے ہین جس چیز کا حال اوس علم مین
بیان کیا جاوے جیسے احوال بدن انسان اور دوا علم طب کا موضوع
ہی اسیطرح علم صرف مین کلمے کے اون حالات سے بحث کیجاتی ہی جو اوس
سے متعلق ہین اور لغت مین موضوع کے معنی بنائے گئے کے ہین +

بیان لفظ کا

واضح ہو کہ لغت مین لفظ کے معنی پھینکنے کے ہین اور اصطلاح مین لفظ اوسے
کہتے ہین جو آواز آدمی کے منھ سے نکلے عام اس سے کہ وہ لفظ موضوع

حصّہ سوم قواعد اُردو

صرف کا باب

مقدمۂ ماہیّت اور وجہ تسمیہ زبان اُردو و تعریف علم صرف اور
اوسکی غرض اور موضوع کے بیان مین ✣

ماہیّت زبان اُردو

اُردو کے معنی بادشاہی لشکر کے ہین چنانچہ تواریخ کی کتابون ہین بادشاہی
فوج کو اُردوے معلّیٰ لکھا ہی جب سلاطین تیموریہ نے ہندوستان مین قیام کیا اور
دہلی کو اپنا دار الخلافت بنایا تو لشکر کے آدمی اور بادشاہی متوسل جو ایران اور توران
اور اَور مختلف ملکون کے رہنے والے تھے سودا سلف خریدنے مین دہلی کے
بازاریون کے ساتھ جنکی زبان ہندی بھاشا تھی فارسی ہندی آمیز بولنے لگے
رفتہ رفتہ شاہجہان کے عہد تک ہر ایک بولی خلط ملط ہوکر ایک نئی زبان پیدا ہوگئی
اور اوسکا نام اُردوے معلّیٰ سے منسوب ہوکر زبان اُردو پڑگیا اور کثرت استعمال سے لفظ
زبان دور ہوکر صرف اوس زبان کا نام اُردو رہگیا اُردو زبان لغات ہندی فارسی اور عربی

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
مفعول بہ	۱۳	مفعول مطلق	۲۵
نقشہ علامات مفعول بہ	"	مفعول فیہ	"
بیان مندوب	۱۴	مفعول لہ	۲۶
بیان تحذیر	۱۶	حال و ذوالحال	۲۷
مختصر بیان فصل	"	تمیز و ممیز	"
ترتیب اجزاے جملۂ فعلیہ	۱۷	مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ	۲۸
قاعدہ شناخت فاعل و مفعول کا	"	توالعات	"
بیان اختصار جملہ کا	۱۹	تاکید	۲۹
قاعدہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فعل کا	۲۲	بدل و مبدل منہ	۳۰
بیان جملہ انشائیہ کا	۲۳	عطف بیان	۳۱
باعتبار معنی کے جملہ کی قسمین	۲۴	عطف بحرف	۳۲
بیان اقسام مفعول و متعلقات فعل کا	۲۵	تابع مہمل	"

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
صورت مصدری	۸۵	لیکن	۹۲
بحث حرف	″	حروف ایجاب والکار	″
حرف سے	۸۶	حروف تہجی	۹۳
مین	″	**باب نحو**	
پر	۸۷	تعریف علم نحو	۱
کو	″	مرکب	″
ساتھہ	″	مرکب مفید	۲
حروف اضافت	″	مرکب غیر مفید	″
علامت اسم فاعل	۸۸	اقسام مرکب غیر مفید	″
کہ	″	مرکب اضافی	۳
حروف نفی	″	مرکب توصیفی	۵
حروف ندا	۸۹	مرکب امتزاجی	۷
یو	″	مرکب تعدادی	″
حروف تصغیر	″	بیان جملہ	۸
کر	۹۰	تقسیم جملہ	۹
حروف تشبیہ	″	جملۂ اسمیہ	۱۰
حروف عطف	″	جملۂ فعلیہ	۱۱
حروف تردید	۹۱	فاعل	″
حروف استثنا	″	علامت فاعل	۱۲

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
تقسیم مصادر عربی مستعملہ اُردو	۳۲	بیان جمع فارسی	ایضاً
بیان حاصل مصدر	۳۴	تقسیم جمع اسماے عربی	۶۰
بیان اسم مشتق	۳۶	بحث فعل	۶۲
اسم فاعل	//	تعریف افعال	۶۳
تقسیم اوزان اسم فاعل عربی	۳۸	دستور اشتقاق	۶۵
اسم مفعول	۴۰	نقشہ صرف کبیر سمجھنا	۶۷
صفت مشبہ	۴۱	فعل لازمی و متعدی	۷۱
اسم تفضیل	//	فعل صحیح و غیر صحیح	//
اسم آلہ	۴۴	فعل معروف و مجہول	۷۲
اسم ظرف	۴۵	تصریف کبیر لکھا جانا کی	۷۳
اسم حالیہ	۴۶	طریق متعدی بالواسطہ بنانیکا	۷۶
اسم تصغیر	//	تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فعل	۷۸
بیان اسم سالم وغیر سالم	۴۷	مجاز فعل	۷۹
اسم سالم	//	بیان فعل مفرد و مرکب کا	۸۰
اسم غیر سالم	۴۸	بیان حالات فعل	۸۲
تذکیر و تانیث اسم	۵۱	صورت بیانیہ	//
قاعدے پہچان مذکر و مؤنث کے	۵۲	صورت امریہ	۸۳
اسم کی وحدت و جمعیت	۵۶	صورت شرطیہ	۸۴
تقسیم جمع اسماے مذکر و مؤنث	۵۹	صورت اختیاری	//

فہرست حصہ سوم قواعد اردو
باب صرف

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
ماہیت زبان اردو	۱	کنیت	۹
تعریف علم صرف	۲	عرف یا اسم مشہور	//
بیان لفظ	//	خطاب	//
لفظ موضوع	۳	تخلص	۱۱
لفظ مہمل	//	قسم دوم ضمیر	//
لفظ مذکور	//	ضمیر فاعل	۱۲
لفظ مقدر	//	ضمیر مفعول	//
بیان مرکب	//	ضمیر مضاف الیہ	۱۳
مفرد	۴	قسم سوم اسم اشارہ	//
کلمہ	//	بیان تبدیلی ضمائر و اسم اشارہ	۱۴
تقسیم کلمہ	۵	قسم چہارم اسم موصول	۱۹
تعریف اسم	۶	قسم پنجم نکرہ مضاف	۲۰
تقسیم اسم	۷	قسم ششم منادی	//
تعریف اسم جامد	//	استفہام	//
تقسیم اسم جامد	//	بیان مصدر	۲۴
تقسیم معرفہ	۸	مصدر لازمی و متعدی	۲۵
قسم اول علم	//	تقسیم مصادر فارسی	۲۶

رسالہ قواعد اردو

حصہ سوم

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک
مغربی و شمالی
و بمنظوری جناب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک
مغربی و شمالی واسطے استعمال مکاتب سررشتہ تعلیم کے

مرزا نثار علی بیگ مدرس اول آگرہ کالج نے باعانت
منشی فیض اللہ خان مدرس دوم
کالج مذکور سنہ ۱۸۶۱ع مین تالیف کیا

الہ آباد

گورنمنٹ پریس مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۷۳ع

6th Edition 2,000 Copies, — طبع ششم ۲۰۰۰ جلد

Price per Copy, 7 Annas. — قیمت فی جلد ۷
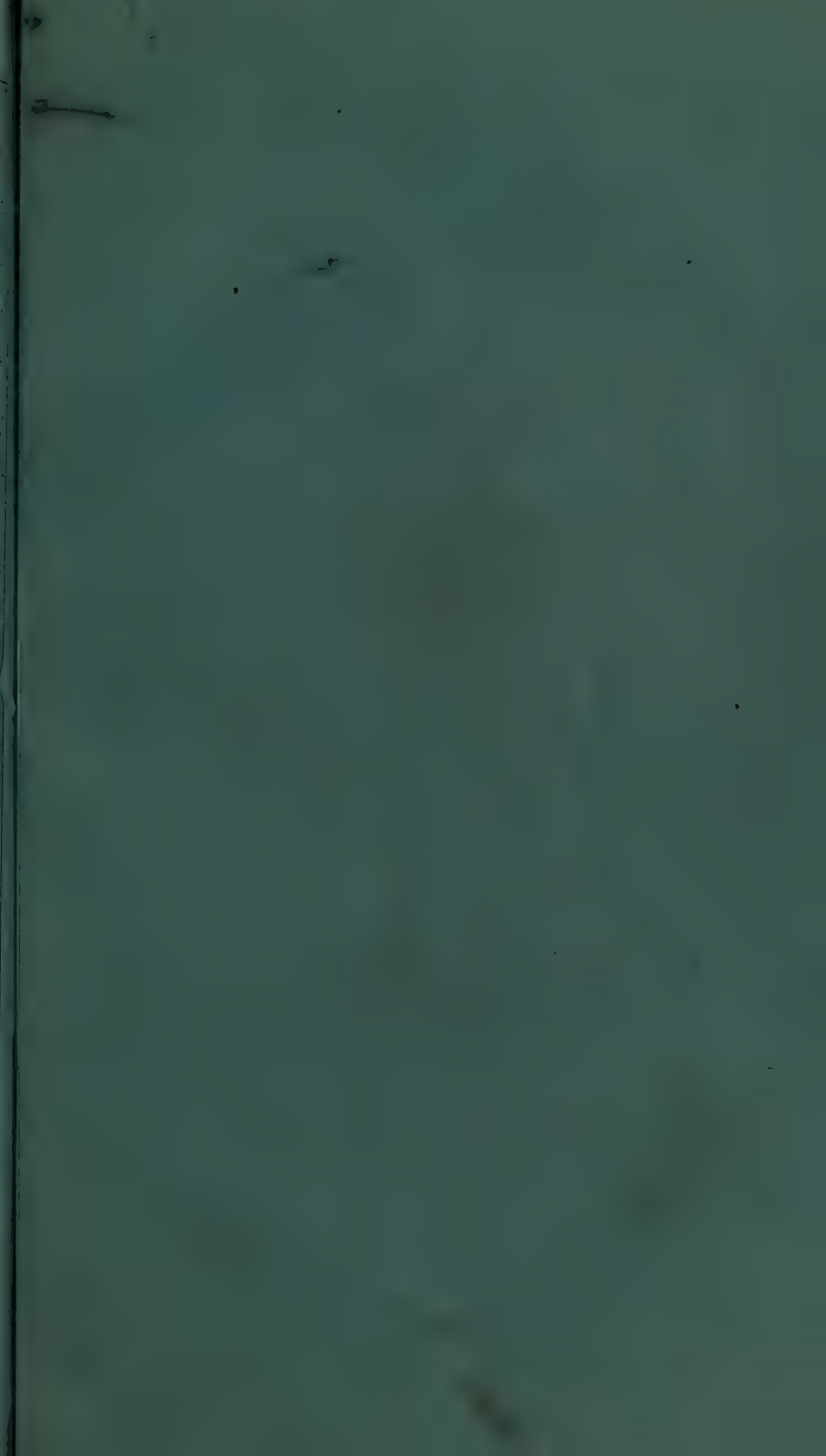
ترکیب کچھہ اسم تنکیر بجاے صفت پانی صفت صفت اور موصوف ملکر متبوع ہوا وانی تابع مہمل تابع اور متبوع ملکر مفعول بہ ہوا ملاو فعل متعدی اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا+

تمت بالخیر

مفعول فیہ ظرف مکان مین علامت ظرفیت للو مفعول بہ کو علامت مفعول ادب کے لیئے مفعول لہ بڑی بہار ترکیب توصیفی مفعول مطلق دی فعل متعدی بمعنی ماری پس فعل اپنے فاعل اور مفعولون کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب موہن لال فاعل نے علامت فاعل خط مفعول بہ لکھا فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا اور حرف عطف بدھو فاعل نے علامت فاعل وسے ضمیر مفعول ڈاک مفعول فیہ مین علامت ظرفیت روانہ کیا فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعولون کے ساتھہ ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ہوا جملہ سابق یہ پھر معطوف علیہ اور معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوا +

ترکیب منا لال مضاف الیہ کا علامت اضافت چھوٹا صفت بھائی موصوف صفت موصوف ملکر مضاف ہوا پھر مضاف الیہ مضاف کے ساتھہ ملکر مبدل منہ واقع ہوا موہن بدل بدل اور مبدل منہ ملکر فاعل ہوا اور آیا فعل لازمی پس فعل اپنے فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب پانچوین صفت درجہ موصوف صفت موصوف ملکر مضاف الیہ ہوا کے علامت اضافت سب لفظ تاکید طالب علم مضاف اور موکد اب مضاف الیہ مضاف کے ساتھہ ملکر مبتدا واقع ہوا حاضر ہین خبر پس مبتدا اپنی خبر کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا +

مضاف الیہ ملکر فاعل سبق پڑھنے کو مفعول لہ میرے ضمیر مضاف الیہ
اور پاس مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا اور آیا تھا
فعل لازمی پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول لہ وغیرہ کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +
ترکیب استاد فاعل نے علامت فاعل دیا مفعول لہ موہن مفعول بہ کو
علامت مفعول تا فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہ
کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +
ترکیب زید فاعل بلوسے کے ساتھ ترکیب اضافی ظرف زمان کانپور مفعول لہ
گیا فعل لازمی پس فعل اپنے فاعل اور متعلقات کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +
ترکیب منالال فاعل لفظ نے علامت فاعل زید ذوالحال کو علامت
مفعول سبق پڑھتے حال حال اور ذوالحال ملکر مفعول بہ ہوا دیکھا فعل متعدی
پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +
ترکیب موہن فاعل غلطی سے تمیز ملتان مفعول فیہ چلا گیا ممیز اور فعل
لازمی پس فعل لازمی فاعل اور مفعول فیہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +
ترکیب کریم خان فاعل مجکو مفعول بہ بجبر تمیز آگرہ مفعول فیہ لیگیا ممیز
اور فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعولوں اور تمیز کے ساتھ ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +
ترکیب آج ظرف زمان استاد فاعل نے علامت فاعل مدرسے

سوال

اِن جملونکی ترکیب بیان کرو (زید اچھی چال چلا) (آج موہن لال اپنے گھر گیا) (بدھو کا بھائی سبق پڑھنے کو میرے پاس آیا تھا) (اُستاد نے تادیبًا موہن کو مارا) (زید للو کے ساتھہ کانپور گیا) (منالال نے زید کو سبق پڑھتے دیکھا) (موہن غلطی سے ملتان چلا گیا) (کریم خان مجھکو بجبر آگرہ لیگیا) (آج اُستاد نے مدرسہ مین للو کو ادب کے لیئے ٹہلی ہاردی) (موہن لال نے خط لکھا اور بدھو نے اوسے ڈاک مین روانہ کیا) (منالال کا چھوٹا بھائی موہن آیا) (پانچوین درجہ کے سب طالبعلم حاضر ہین) (کچھہ پانی دو)

جواب

ترکیب ۱ زید فاعل اچھی صفت چال موصوف صفت موصوف ملکر مفعول مطلق اور چلا فعل لازمی پس فعل اپنے فاعل و مفعول مطلق کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب ۲ آج ظرف زمان موہن لال فاعل اپنے ضمیر مضاف الیہ گھر مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا اور گیا فعل لازمی پس فعل ساتھہ فاعل و مفعول فیہ وغیرہ کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب ۳ بدھو مضاف الیہ حرف کا علامت اضافت بھائی مضاف مضاف

موصوف صفت ملکر مضاف ہوا پھر مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا
اکبر آباد ترکیب امتزاجی ظرف اور لفظ مین علامت ظرفیت نوکر ہی خبر پس مبتدا
ساتھہ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا +

ترکیب کریم خان معطوف علیہ اور حرف عطف بھو معطوف
اور معطوف علیہ ملکر مفعول قائم مقام فاعل کے ہوا لاہور طرف بھیجے
گئے فعل مجہول پس فعل مجہول اپنے قائم مقام فاعل ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب اپنا ضمیر مضاف الیہ سبق مضاف مضاف مضاف الیہ سے ملکر مفعول
ہوا سناؤ فعل متعدی تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہی پس فعل اپنے فاعل ومفعول
کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا +

ترکیب تمھارا ضمیر مضاف الیہ بھائی مضاف مضاف الیہ سے ملکر
فاعل ہوا اور کیا لفظ استفہام اسکا مفعول بہ کتاب پوشیدہ ہی اور پڑھتا ہی
فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل ومفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا +

سوال

فعل لازمی مین کون کون مفعول آسکتے ہین +

جواب

مفعول بہ خاص فعل متعدی ہی مین آتا ہی اور باقی سب مفعول اور دیگر متعلقات
فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی اور متعدی مین آسکتے ہین +

سوال

کیا ترکیب ہی ان جملونکی (ذہین لڑکا اپنا سبق یاد کرلیتا ہی) پرنسپل صاحب بہادر نے زید کے لڑکے کو پچیس روپیے انعام دیے (موہن کا تیسرا بھائی اکبرآباد مین نوکر ہی) کریم خان اور بدھو لاہور بھیجے گئے (اپنا سبق سناؤ) تمھارا بھائی کیا پڑھتا ہی +

جواب

ترکیب ذہین صفت لڑکا موصوف موصوف صفت ملکر فاعل ہوا اپنا ضمیر مضاف الیہ اور سبق مضاف مضاف الیہ مضاف سے ملکر مفعول بہ ہوا اور یاد کرلیتا ہی فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب پرنسپل صاحب موصوف بہادر صفت موصوف صفت ملکر فاعل ہوا اور لفظ نے علامت فاعل زید مضاف الیہ کے علامت اضافت لڑکا مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا اور کو علامت مفعول اور پچیس ترکیب تعدادی تمیز اور روپیہ ممیز ملکر دونوں مفعول ثانی واقع ہوا اور انعام دیے فعل مرکب متعدی بدو مفعول پس فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

ترکیب موہن مضاف الیہ کا علامت اضافت تیسرا صفت بھائی موصوف

جواب ۱

مرکب مفید ہی اس لیئے کہ اوسکے سننے والے کو اور بات سُننے
کا انتظار نہین رہا بلکہ معلوم ہوا کہ کہنے والا زید کے آنے کی خبر دیتا ہے
ترکیب زید فاعل ہی اور آیا فعل لازمی فعل اپنے فاعل کے ساتھہ ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

سوال ۲

سبق سناؤ کون جملہ ہی +

جواب ۲

جملہ انشائیہ ہی اس لیئے کہ اوسکے سُننے والے کو معلوم ہوا کہ کہنے والا
سبق سُننے کی خواہش رکھتا ہی ترکیب سبق مفعول بہ ہی اور سناؤ فعل
متعدی اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ
ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہی +

سوال ۳

کیا ذہین لڑکا بھی جملہ ہی +

جواب ۳

مرکب غیر مفید ہی اسواسطے کہ اوسکے سامع کو کچھہ خبر یا خواہش کہنے والے کی معلوم نہین
ہوئی بلکہ سامع منتظر ہی کہ کہنے والا کوئی ایسا لفظ بولے جس سے خبر یا خواہش مفہوم ہووے

دعوت مین اور اِسیطرح جب کوئی بجواب اس سوال کے کہ کیا تمنے زید کو
مارا ہی یہہ کہے کہ ہان مارا ہی تو اس سے ایک طرح کا آزار پایا جاتا ہی
لیکن جب کہے کہ ہان ہان مارا ہی تو اس سے ایک طرح کا استحکام و تشدد
اوسکے آزار مین پایا جاتا ہی +

قسم چہارم تابع مہمل

تابع مہمل اوسکو کہتے ہین جو پیچھے ایک لفظ کے لفظ دوم مہمل محض واسطے
زینت کلام کے لایا جاتا ہی جیسے کوئی کہے کہ جلد روٹی ووٹی کھا کر مدرسہ
جاؤ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ روٹی تو ایک شی خوردنی ہی لیکن ووٹی شی
خوردنی نہین ہی جسکو کوئی کھاسکے لیکن اوسکو محض واسطے خوبی اور زینت
کلام کے لاتے ہین +

عطف بیان

ایک چیز کے دو نامون مین سے جو زیادہ مشہور ہو کہتے ہین جیسے
ابوظفر بہادر شاہ کہ بہادر شاہ عطف بیان ہی ابوظفر کا +

سوال جواب نحو

سوال ۱

زید آیا کیا لفظ ہی +

سکندر خان آیا تھا یعنی جس ذات پر سکندر خان دلالت کرتا ہی اوسی ذات
پر تمھارا بھائی بھی دلالت کرتا ہی پس تمھارا بھائی مبدل منہ ہی اور
سکندر خان بدل اور اسیطرح سری پنڈت جی صاحب گنگارام بنارس گئے
یعنی جس طرح گنگارام جانے کا فاعل ہی اوسی طرح پنڈت جی صاحب بھی
بلا تفاوت جانے کا فاعل ہی اور اگر مبدل منہ اور بدل دونون جدا جدا
مفہوم ہووین تو اوسکو بدل غلط کہتے ہین جیسے پہلے بھولے سے کچھہ اور
کلمہ نکل جاوے اور پھر درست کرکے اور کچھہ بولے مثلاً مین گھر کو مدرسہ
کو جاتا ہون اور یہہ اکثر بولنے مین واقع ہوتا ہی +

قسم دوم تاکید

تاکید اوس تابع کو کہتے ہین جو لانے متبوع کو کسی طرح کا استحکام یا حصر
یا تشدّد کا فائدہ دیوے جیسے کوئی کہے کہ کل لندن جاؤنگا تو اِس
بیان سے جانے مین لندن کیطرف کسی طرح کا وثوق پایا نہین جاتا
اور جب کہا کہ کل ضرور ضرور لندن جاؤنگا تو اسمین ایک طرح کا وثوق ارادۂ نکلنے
لندن پایا گیا اور اسیطرح کوئی کہے کہ میرے یہان کل برادری کی دعوت
تھی اس سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ہی کہ کوئی شخص برادری مین سے ایسا تھا
جو دعوت مین نہ آیا ہو لیکن جب کہے کہ میرے یہان کل تمام برادری کی دعوت
تھی اس سے ایک حصہ مفہوم ہوتا ہی کہ کوئی شخص برادری کا ایسا تھا کہ نہ آیا ہو

یعنی جو اسم اوّل کسی فعل کا فاعل واقع ہو اوسی طرح اسم دوم بھی اوسکا فاعل ہو اور جو اسم اوّل مفعول واقع ہوا ہو تو اسم دوم بھی اوسکا مفعول ہو جس کلمہ کے پیچھے تابع واقع ہوتا ہی اوسکو متبوع کہتے ہین اور تابع اور متبوع ملکر ایک جزو جملہ کا ہوتا ہی اُردو مین پانچ قسم کے توابعات پائے جاتے ہین اور تفصیل اونکی یہہ ہی عطف بحرف بدل تاکید تابع مہمل اور عطف بیان +

قسم اوّل عطف بحرف

معطوف اوس تابع کو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمہ کے دوسرا کلمہ بذریعہ حرف عطف کے معطوف ہو جیسے زید اور عمرو نے روٹی کھائی اور عمرو اور بکر کو زید نے مارا اور زید کو عمرو نے خوب پڑھایا اور لکھایا اور حرف عطف کے باب اول مین مذکور ہوچکے ہین اور جس طرح ایک مفرد دوسرے مفرد پر معطوف ہوتا ہی اوسی طرح جملہ بھی دوسرے جملہ پر معطوف ہوتا ہی اور کلمہ یا جملہ اوّل کو معطوف علیہ کہتے ہین اور جو کلمہ یا جملہ اوس پر عطف ہو اوسکو معطوف کہتے ہین چنانچہ مثال اوّل مین زید معطوف علیہ ہی اور عمرو معطوف +

قسم دوم بدل

بدل وہ تابع ہی کہ نسبت مین خود مقصود ہووے پس اگر مبدل منہ اور بدل ایک ہی ذات پر دال ہون تو اوسکو بدل الکل کہتے ہین اور جس کلمہ کا بدل واقع ہوتا ہی اوسکو مبدل منہ کہتے ہین جیسے میرے یہان بھائی راجہ بھائی

للّو کی ذات مین موجود نہین تھا اوسکے حاصل کرانے کیلیے

اوستاد نے مارا +

اور کبھی تنوین یعنی دو زبر اور لفظ کو اوسکیے اور سبب یا اور الفاظ جو

اِنھین معنی مین ہون علامتین مفعول لہ کی ہین +

بیان حال اور ذوالحال کا

حال وہ اسم ہی جو کیفیت اور حالت فاعل اور مفعول یا دونون کی بتلاوے

اور جسکی حالت بتلاوے اوسکو ذوالحال کہتے ہین حال اور ذوالحال ملکر جملہ

کا ایک جزو ہوتا ہی جیسا زید ہنستا آتا تھا مثال زید نے موہن کو

پڑھتے دیکھا +

بیان تمئیز اور ممیز کا

تمئیز وہ ہی جو شک اور شبہہ کسی چیز کا دور کرے اور ممیز وہ ہی جسکا

شک و شبہہ دور ہو جاوے تنوین دو زبر یا حرف بائے موحدہ او لفظ

سے اور کر یا اور لفظ جو اِنھین معنی مین ہون اوسکی علامتین ہین جیسا زید نے

سہواً یا بسہو یا سہو سے یا بھولکر دوبارہ خط لکھا +

بیان توابعات کا

تابع اوسکو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمہ کے آوے اور جس طرح کلمہ

اول کسی کا عامل یا معمول ہو اوسی طرح کلمہ ثانی بھی اوسکا عامل یا معمول ہو

مثال زید نے للّو کو بڑی مار دی اس ترکیب مین زید فاعل ہی اور لفظ نے علامت فاعل اور للّو مفعول بہ اور کو علامت مفعول اور بڑی صفت اور مار موصوف صفت اور موصوف ملکر مفعول مطلق واقع ہو فعل دی کا جو یعنی ماری آیا ہی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ و مفعول مطلق کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ÷

مفعول فیہ

جسجگہہ یا جسوقت مین فعل واقع ہو اوسکو مفعول فیہ اور ظرف بھی کہتے ہین ÷ ظرف کی دو قسمین ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اس مفعول کے آخر لفظ مین جو علامت ظرفیت ہی اکثر مقدر رہتا ہی اور کبھی ظاہر جیسا آج زید مدرسہ گیا ہی اس ترکیب مین آج ظرف زمان اور مدرسہ ظرف مکان ہی اور لفظ مین علامت ظرفیت پوشیدہ ہی یعنی مدرسہ مین اور زید فاعل اور گیا ہی فعل لازمی فعل اپنے فاعل اور ظرف زمان اور ظرف مکان سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ÷

مفعول لہ

مفعول لہ وہ ہی جسکے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہو یا اوسکے حاصل کرنے کا ارادہ ہووے جیسا زید نامردی سے نہ لڑا یعنی بسبب نامردی کے جو اوسکی ذات مین موجود تھی نہ لڑا ÷

مثال آج اوستاد نے للّو کو تادیبا یا ادب کے لیے مارا یعنی ادب

ہوتا ہی اوسکی نو قسمین ہین امر جیسا خط لکھو نہی مت جاؤ ندا ای لڑکو استفہام کیا تھین زید نے مارا ہی تمنا کاش آج زید آجاتا قسم خدا کی قسم مین یہہ کام کرونگا عرض تو نے یہ کہا کیون نما ناجواج کو بھلا لگو تا تعجب یہہ پھول کیا ہی خوشرنگ و خوشنما ہی عقود جیسے مین نے تیرے ہاتھ یہہ گھوڑا بیچا +

بیان اقسام مفعول و دیگر متعلقات فعل

معلوم ہے کہ مفعول کی چار قسمین ہین مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ اونمین سے مفعول بہ صرف متعدی ہی مین آتا ہی اور باقی مفعول اور دیگر متعلقات فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی و متعدی مین آسکتے ہین +

مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہی جو قبل فعل کے حالت مفعولیت مین واقع ہو اور وہ مفعول اور اوسکا فعل دونون ایک ہی مصدر سے مشتق ہوئے ہون یا معنی مین دونون متحد ہون جیسا زید کیا خوب چال چلا اس ترکیب مین زید فاعل ہی اور کیا لفظ استفہام بمعنی تعجب اور خوب صفت اور چال موصوف صفت موصوف سے ملکر مفعول مطلق واقع ہوا اور چلا فعل لازمی ہی پس فعل اپنے فاعل او مفعول مطلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

فعل معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہووے جیسا زید نے خط لکھا +

اور فعل مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہووے اس فعل کا مفعول آ قائم مقام فاعل کے ہوتا ہی مگر اوسے علامت مفعول بہ مطلقاً نہین لاتے ہین جیسے خط لکھا گیا نہین معلوم خط کسنے لکھا خط مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہی اور لکھا گیا فعل مجہول ہی فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

باعتبار مفعول کے فعل متعدی کی دو قسمین ہین متعدی بیک مفعول و متعدی بدو مفعول اور دونون قسمون کے مفعولون کو مفعول بہ کہتے ہین +

متعدی بیک مفعول وہ ہی جو صرف ایک مفعول کی خواہش کرے جیسا زید نے عمرو کو مارا + اور موہن نے اپنا سبق یاد کرلیا او متعدی بدو مفعول وہ ہی جو دو مفعولون کی خواہش کرے جیسا زید نے عمرو کو فاضل جانا + مثال زید نے عمرو کو پانچ روپیہ دیے +

بیان جملہ انشائیہ کا

جملہ انشائیہ وہ ہی جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہووے کہ کہنے والا کچھہ خواہش رکھتا ہی اور اوسکی بات مین احتمال راست اور دروغ کا نہین

او مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وے فعل خواہ لازمی ہون
یا متعدی ہمیشہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت مین فاعل کے موافق بولے
جاوینگے جیسے لڑکی آئی لڑکا آیا لڑکی پانی پیتی ہی لڑکا روٹی کھاتا ہی
بنو فقیرون کو کھانا دیتی ہی زید موہن کو بلاتا ہی لڑکیان آئین
لڑکے آئے لڑکیان پڑھتی ہین لڑکے پڑھتے ہین اچھی لڑکیان
اپنے سبق کو یاد کر لیتی ہین اچھے لڑکے اُستاد کو خوش
رکھتے ہین +

جن فعلون کے فاعل کے ساتھہ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت
مفعول بہ مطلقاً نہووے تو وے فعل مفعول بہ کے موافق بولے جاوینگے
خواہ فاعل مذکر ہو یا مؤنث واحد ہو یا جمع جیسے زید نے تختی لکھی بنو نے
پانی پیا لڑکون نے تختیان لکھین عورتون نے شربت کے
پیالے پیے جب فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ دونون کی علامتین
ہووین تب ہر حال مین فعل واحد مذکر بولا جاویگا جیسے زید نے تختی کو لکھا
بنو نے شربت کے پیالون کو پیا جملہ فعلیہ مین یہہ فصیح تر ہی کہ جملہ فعل آخر
واقع ہووے اور فاعل اور مفعول پہلے جیسا للّو کو زید نے ۔ یون
بھی درست ہی کہ زید نے للّو کو مارا مگر مارا زید نے للّو کو ضعیف محاورہ ہی +
باعتبار فاعل کے فعل متعدی کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول +

نکلکر بدھو پر واقع ہوا اور لفظ نے علامت فاعل اور بدھو مفعول بہ ہی اس لیئے
کہ اوسپر زید کا فعل یعنی مار واقع ہوئی اور کو علامت مفعول بہ فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

معلوم رہے کہ فعل متعدی معروف کی ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید
اور ماضی شکی کے فاعل کے آخر لفظ نے علامت فاعل ہوا کرتا ہی خواہ
فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر جیسے زید نے خط لکھا اور اوسنے خط ڈاک
مین روانہ کیا موہن نے مجھے ایک قلمدان بھیجا ہی اور مین نے اوسکے
لیئے ایک قلمتراش بھیجا تھا کریم خان نے سبق پڑھا تھا اور مین نے
اوسے سبق پڑھایا تھا یہہ خط تمنے لکھا ہوگا یا زید نے +
مگر مصدر بولنا بھولنا کے افعال مذکورۂ بالا اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین
جیسے زید کچھہ بولا اور موہن لال امتحان مین ایک لفظ بھولا جب فعل متعدی
اور فعل لازمی آپس مین مرکب ہوتے ہین تب باعتبار فعل آخر کے فاعل کی
علامت ہوتی ہی جیسے کریم خان نے بدھو کو لاہور جاکر مارا اور منا لال نے
سبق بیٹھکر یاد کیا اور زید سبق پڑھ گیا اور موہن خط لکھہ چکا اور للو کتاب لیگیا +

قاعدہ کلیہ فعلونکی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کا

جن فعلون کے فاعل کے ساتھہ لفظ نے علامت فاعل مطلقاً نہ آوے

سامع کو کچھہ خبر معلوم ہو جاوے اون مین سے ایک کو مبتدا کہتے ہین اور دوسرے کو خبر مبتدا وہ اسم ہی جسکے ماجرے کی خبر دی جاوے اور جسمین ماجرے کا بیان ہووے اوسکو خبر کہتے ہین مثلاً زید امیر ہی اوسکے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا زید کے امیر ہونے کی خبر دیتا ہی پس زید مبتدا ہی اور امیر خبر اور ہی لفظ ربط وحدت اور جمعیت مین لفظ ربط ہمیشہ مبتدا کے موافق ہوتا ہی +

جملۂ فعلیہ وہ ہی جو اسم اور فعل سے مرکب ہووے +

اجزاے جملۂ فعلیہ

فعل لازمی مین جملۂ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہی اور فعل متعدی مین فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملۂ فعلیہ حاصل ہوتا ہی +

فاعل وہ ہی جسکی طرف فعل کو نسبت کرین کہ یہہ فعل اوسکی ذات سے قائم ہوا ہی یا اوس سے صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہوا جیسا زید آیا اس سے ترکیب مین زید فاعل ہی اس لیے کہ آنیکا فعل اوسکی ذات سے قائم ہوا اور آیا فعل لازمی ہی فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا +

اور مفعول بہ وہ ہی جسپر فاعل کا فعل واقع ہووے اور کو اور کیتئین اور نے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہین جیسا زید نے بدھو کو مارا ترکیب مارا فعل متعدی ہی اور زید فاعل اس لیے کہ مارنے کا فعل اوسکی ذات سے

علیگڑہ شاہجہان آباد تاجگنج وغیرہ مرکب امتزاجی ہین +

مُرکّب غیر امتزاجی وہ ہی جو دو چیزون سے ملکر بنے اور جزو دوم مین کوئی حرف عطف مقدر ہووے جیسا ۱۱ مرکب ہاہی ایک اور ۱۰ سے اور ۱۲ مرکب ہوا ہی ۲ اور ۱۰ سے اسیطرح ۱۳ سے ۱۹ تک اور ۱۲ سے ۲۹ تک اور ۱۳ سے ۹۳ تک وغیرہ اور سیکڑے اور ہزار بھی اسی طرح مرکب ہوسکتے ہین مرکب غیر امتزاجی کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہین ایک سے نو تک کو مفردات یا اکائیان بولتے ہین اور دس بیس تیس وغیرہ کو دہائیان کہتے ہین دہائیان اور سیکڑے اور ہزار وغیرہ داخل مفردات کے ہین +

عدد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اوسے معدود جیسا پندرہ روپیہ اس ترکیب مین پندرہ عدد مُرکّب اور روپیہ معدود ہین +

تقسیم جملہ

جملہ کی دو قسمین ہین جملۂ خبریہ اور جملۂ انشائیہ +

جملۂ خبریہ وہ ہی جسکے سُننے سے سامع کو معلوم ہوجاوے کہ کہنے والا کسی کی خبر دیتا ہی اس جملہ مین احتمال راست اور دروغ کا رہتا ہی اسکی دو قسمین ہین جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ +

جملۂ اسمیہ وہ ہی جو ایسے دو اسمون سے مُرکّب ہووے کہ اسکے

کے غلام سے دوسرے شخص کا غلام نہ سمجھا جائیگا +
ترکیب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے صفت وہ
ہی جس لفظ سے کسی کی بھلائی یا برائی یا کسی اور قسم کی خاصیت ظاہر ہو +
اور موصوف وہ ہی جسکی بھلائی یا برائی یا اور قسم کی خاصیت بیان
کیجاوے اردو مین صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہی +
اور صفت سے موصوف مین اگر معرفہ ہو تو توضیح ہو جاتی ہی اور جو نکرہ
ہو تو ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسا ذہین لڑکا اس ترکیب مین ذہین صفت
ہی اور لڑکا موصوف مگر بسبب صفت ذہین ہونے کے اور لڑکون کی نسبت
مخصوص اور ممتاز ہو گیا یعنی وہ لڑکا جو ذہین ہی +
جن صفتون کے آخر ا ہووے اور اوسمین بسبب آنے علامت فاعل
اور مفعول اور اضافت اور ظرفیت یا خود اسم ظرف کی تبدیل ہوتی ہووے
تو اون صفات کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت موافق موصوف کے چاہیے
جیسا اچھا لڑکا اچھی لڑکی اور کچھہ صفات عددیہ مین جیسے پہلا دوسرا تیسرا
چوتھا اور چھٹا اور سب جنکے آخر لفظ وان یا وین ہووے جیسے تیسرا
لڑکا اور پانچوان مرد اور ساتوین عورت +
مرکب امتزاجی وہ ہی جو دو لفظ ملکر ایک چیز کا نام ہو جاوے جیسا سکندر نامہ
جو لفظ سکندر اور نامہ کے ساتھہ ملکر ایک کتاب کا نام ہو گیا اسیطرح اکبر آباد

مُرکّب غیر امتزاجی مُرکّب اضافی وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت کرنیکو اضافت کہتے ہین اور جسکی طرف نسبت کیجاوے اوسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور مضاف وہ ہی جو نسبت کیا جاوے اُردو مین مضاف الیہ اکثر مضاف سے پہلے آتا ہی اور کا اور کی وکے ورا وری ورے اور نا ونی ونے علامتین اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہین جیسے زید کا گھوڑا اور میرا ہاتی اور اپنا اونٹ لاؤ اس ترکیب مین زید مضاف الیہ ہی اور کا علامت اضافت اور میرا اور اپنا بھی مضاف الیہ مع علامت اضافت کے ہین اور گھوڑا اور ہاتی اونٹ مضاف ہین مضاف اور مضاف الیہ ملکر ایک جزو جملہ کا یعنی مفعول واقع ہوا اور لاؤ فعل اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہی +

علامتین اضافت کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین ہمیشہ مضاف کے موافق ہوتی ہین جیسا زید کا گھوڑا اور للو کی کتاب مضاف الیہ اگر معرفہ ہو تو مضاف معرفہ ہو جاتا ہی اور اگر نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت مضاف مین آجاتی ہی +

مثلاً زید کا غلام اس ترکیب مین زید اسم خاص ہی اور غلام اسم عام مگر زید کیطرف نسبت کرنیسے غلام مین بھی ایک طرح کی خصوصیت آگئی یعنی زید

کسی کے ماجرے کی خبر دیتا ہی یا خود کچھہ خواہش کہتا ہی اور مرکب مفید
ہی کو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ہین مثلاً پہلا درویش کوٹ باندھکر
دوزانو ہو بیٹھا اوسکے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا پہلے درویش کی
خبر دیتا ہی کہ وہ بیان کرنیکو یون مستعد ہو بیٹھا +

مثال آی معبود اللہ ذرا ادھر متوجہ ہو کر سنو اوسکے سامع کو معلوم ہوا
کہ کہنے والا اپنی کہانی سنلانے کی خواہش کہتا ہی مرکب غیر مفید وہ ہی
جسکے سُننے سے سامع کو کچھہ خبر یا طلب معلوم نہووے بلکہ دوسری بات کے سُننے
کا جس سے خبر یا طلب حاصل ہووے منتظر رہوے ایسی لیئے مرکب غیر مفید
پورا جملہ نہین ہوتا ہمیشہ مثل مفرد کے جملہ کا جزو ہوتا ہی مرکب غیر مفید کی دو قسمین
ہین تقییدی اور غیر تقییدی مرکب تقییدی کے معنی یہہ ہین کہ جزو اول جزو
دوم کے لیئے قید ہووے خواہ وہ قید اضافی ہو جیسا زید کا غلام یا
قید توصیفی ہووے جیسا اچھا لڑکا اور مرکب غیر تقییدی وہ ہی کہ جزو اول دوسرے
جزو کے لیئے قید نہووے اوسکی دو قسمین ہین مرکب امتزاجی
اور مرکب غیر امتزاجی مرکب امتزاجی وہ ہی کہ دونون جزو ملکر ایک چیز کا نام
ہوجاوے اور غیر امتزاجی وہ ہی کہ جزو دوم مین کوئی حرف عطف مقدر
ہووے جیسا پندرہ کہ ۵ اور ۱۰ سے مرکب ہوا ہی پس ان اعتبارات سے
مرکب غیر مفید کی چار قسمین ہین مرکب اضافی مرکب توصیفی مرکب امتزاجی

حصّہ دوم

قواعد اُردو

باب دوم علم نحو مین

تعریف نحو کی

نحو وہ علم ہی جس سے مفردون کو ملا کر کلام بنانا آجاوے اور معلوم ہو جاوے کہ وہ آپس مین کیا علاقہ رکھتے ہین +

مرکّب وہ ہی جو دو کلمون یا زیادہ سے ملکر بنے اور ٹکڑے کرنے سے اوسکا ہر ایک جزو اپنے اپنے معنی مقررہ بتلاوے اوسکی دو قسمین ہین +

مرکّب مفید اور مرکّب غیر مفید +

مُرکّب مفید وہ ہی کہ اوسکا کہنے والا کوئی بات کہہ چکے اور سامع کو دوسری بات کے سُننے کا انتظار نرہے وہ سُنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا

جواب ۳

مُنّا لال اسم جامد علم صیغہ واحد مذکر حقیقی روٹی اسم جامد نکرہ صیغہ واحد مؤنث قیاسی غیر حقیقی کھاتا ہی صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل حال متعدی معروف +

جواب ۴

کریم خان اسم جامد علم صیغہ واحد مذکر حقیقی میرا ضمیر مضاف الیہ صیغہ واحد مذکر مشترک خط اسم جامد نکرہ صیغہ واحد مذکر سماعی غیر حقیقی لکھیگا صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل متعدی معروف +

جواب ۵

عبداللہ بیگ اسم جامد علم صیغہ واحد مذکر حقیقی اوسے ضمیر مفعول معہ علامت صیغہ واحد غائب مشترک کتاب اسم جامد نکرہ صیغہ واحد مؤنث سماعی غیر حقیقی نہ دیگا صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی فعل مستقبل متعدی معروف +

جواب ۱۹

زبر فتحہ کو کہتے ہین اور زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمّہ جس حرف پر حرکت فتحہ کی ہووے اوسکو مفتوح کہتے ہین اور جسپر حرکت کسرہ کی ہووے اوسے مکسور اور جسپر حرکت ضمہ ہووے اوسے مضموم کہتے ہین جیسا
اَ بِ تُ اس صورت مین اَ مفتوح ہی اور بِ مکسور اور تُ مضموم ہی ÷

سوال ۲۰

ان مثالون کے کلمات کو خوب مفصّل بیان کرو ÷
رادھا آئی موہن لال نے گلستان پڑھی ہی ÷
منّا لال روٹی کھاتا ہی کریم خان میرا خط لکھیگا ÷
عبداللہ بیگ اوسے کتاب نہ دیگا ÷

جواب ۱

رادھا اسم جامد معرفہ صیغہ واحد مؤنث حقیقی اور آئی صیغہ واحد مؤنث غائب بحث اثبات فعل ماضی مطلق لازم ÷

جواب ۲

موہن لال اسم جامد معرفہ صیغہ واحد مذکر حقیقی اور نے حرف علامت فاعل اور گلستان اسم جامد معرفہ صیغہ واحد مؤنث سماعی غیر حقیقی اور پڑھی ہی صیغہ واحد مؤنث غائب بحث اثبات فعل ماضی قریب متعدی معروف

سوال ۱۶

فعل مجہول بنانیکا کیا طریقہ ہی

جواب ۱۶

فعل ماضی مطلق کے آخر مصدر جانا کا کوئی صیغہ بڑھانے سے فعل مجہول نبتا ہی جیسا لکھا گیا یا لکھا جاتا ہی +

سوال ۱۷

حروف تہجی کسکو کہتے ہین +

جواب ۱۷

حروف تہجّی وے ہین جو صرف واسطے ترکیب کلمات کے وضع ہوئے ہین جیسا ا ب ت ث وغیرہ +

سوال ۱۸

حروفِ علّت بیان کرو +

جواب ۱۸

حروف علّت کے تین ہین و ا ی کہ مجموعہ اونکا وای ہی جو اکثر علیل کے مُنہہ سے نکلتا ہی اسی لیئے اونکو حروف علّت کہتے ہین +

سوال ۱۹

حرکتون کے نام بیان کرو +

سوال ۱۵

مذکر اور مونث کی جمع کے قاعدے بیان کرو +

جواب ۱۵

جس مذکر اسم کے آخر ا یا ہ نہووے جبتک اوسکے آخر علامت فاعل یا علامت مفعول یا علامت اضافت یا علامت ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف نہ آوے تب تک لفظاً اوسکی جمع کی ضرورت نہیں ہی جیسا مرد آئے مگر جن مذکر اسمون کے آخر ا یا ہ ہووے حالت جمع مین اونکے حرف آخر کو یاے مجہول سے بدل لیتے ہین جیسا لڑکے آئے اور پردے چھوڑے اسی طرح جن مونث اسمون کے آخر یاے معروف ہووے اونکی جمع ان سے کرتے ہین جیسا لڑکیان آئین اور روٹیان لائین +

اور جنکے آخر یاے معروف نہووے اونکی جمع لفظین سے کرتے ہین جیسا عورتین آئین اور کتابین پڑھین جب کسی اسم کے آخر علامت فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف آوے تب اونکی جمع ون سے کیجاتی ہی جیسا مردون نے لڑکون کو عورتون سے بلوایا مگر حالت ندا مین اسم کے آخر صرف واو مجہول زیادہ کرنے سے جمع سمجھی جاتی ہی جیسا اے مردو اے عورتو اے لڑکو اے لڑکیو +

جیسا مرد اور اسیطرح مؤنث حقیقی مؤنث جاندار کو کہتے ہین جسکے مقابل مین نر جاندار ہووے جیسا عورت اور مذکر اور مؤنث غیر حقیقی بیجان ہوتے ہین +

سوال ۱۳

مذکر اور مؤنث سماعی اور قیاسی کی تعریف کرو +

جواب ۱۳

مذکر اور مؤنث سماعی وے ہین جنکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہو اونکا مذکر اور مؤنث بولنا اہل زبان سے سنا گیا ہو اور قیاسی وہ ہی جسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر ہو +

سوال ۱۴

مذکر اور مؤنث کی شناخت کے قاعدے بیان کرو +

جواب ۱۴

جس اسم کے آخر ا یا ہ اصلی ہووے وہ اکثر مذکر ہوگا جیسا صحرا لڑکا و بندہ و پردہ +

اور جو اسم تفعیل کے وزن پر ہوگا جیسا تحریر و تقریر یا جسکے آخر ت مصدر عربی یا ٹ حاصل مصدر ہندی کی ہووے جیسے راحت و عادت و بناوٹ یا حاصل مصدر فارسی جسکے آخر ش ماقبل مکسور ہووے جیسے سفارش یا اوس اسم کے آخر یاے معروف ہووے جیسے روٹی وہ اکثر مؤنث ہوگا +

مثلاً لفظ کتاب سے ہر ایک کتاب اور انسان سے تمام جہان کے آدمی سمجھے گئے اور معرفہ وہ ہی جو ایک خاص فرد پر دلالت کرے جیسا اللو بنّو وغیرہ اسم خاص ہین +

سوال ۱۰

ضمیر کسکو کہتے ہین +

جواب ۱۰

ضمیر وہ لفظ ہی جو بجاے اسم کے بولا جاوے جیسے مین ہم تو تم وہ وے +

سوال ۱۱

اسم اشارہ کسکو کہتے ہین +

جواب ۱۱

اسم اشارہ وہ لفظ ہی جس سے کسی کی طرف اشارہ کرین جیسا وہ دوات اور یہہ کتاب +

سوال ۱۲

مذکّر اور مؤنث حقیقی اور غیر حقیقی کی تعریف کرو +

جواب ۱۲

مذکر حقیقی مذکر جاندار کو کہتے ہین جسکے مقابل مین ایک مادہ جاندار ہووے

محض اس بنانے ہی کو اسم مشتق نہیں کہتے ہیں بلکہ اسم مشتق وہ ہوتا ہے
جو مصدر سے اس طور پر باقاعدہ صرف بنایا جاوے کہ اوس مین
مصدر کے حروف مادہ اور اوسکے معنی قائم رہین اس لیے گنا
اسم جامد ہی مصدر نہیں ہی اور رس اور گڑ اسم مشتق نہیں بلکہ جامد ہین*

سوال

مصدر کے حروف مادّہ کی تعریف کرو*

جواب

مصدر کے حروف مادہ وے ہوتے ہین جو بعد دور کرنے علامت
مصدر کے ہر فعل اور اسم مشتق مین جو اوس مصدر سے بنائے گیے ہوین
قائم رہین خواہ بصورت اصلی یا کسی حرف سے تبدیل ہوکر جیسے لکھنا
ایک مصدر ہی جب اوس سے علامت مصدر دور کر دی لکھ باقی رہا پس
لفظ لکھ ہر فعل اور اسم مشتق کے ساتھ جو لکھنا سے مشتق ہووین
پایا جاویگا*

سوال ۹

نکرہ اور معرفہ کی تعریف کرو*

جواب ۹

نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کی تمام افراد پر بولا جاوے

سوال ۵

میز کرسی اسم مشتق ہین یا جامد +

جواب ۵

میز اور کرسی اسم جامد ہین اسم مشتق نہین ہو سکتے کیونکہ اسم مشتق وہ ہوتا ہی جو مصدر سے بنایا جاوے +

سوال ۶

مصدر کسکو کہتے ہین +

جواب ۶

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اور اوسکے آخر اردو مین لفظ نا علامت مصدر ہوتا ہی جیسے آنا جانا لکھنا پڑھنا وغیرہ +

سوال ۷

کیا سبب ہونے علامت مصدر کے لفظ گنا کو بھی مصدر کہوگے اور رس اور شکر وغیرہ جو اوس سے بنے ہین اونھین اسم مشتق +

جواب ۷

لفظ گنا مصدر نہین ہی اس لیئے کہ اوس سے فعل اور اسم مشتق نہین بنتے ہین صرف ہونے علامت مصدر سے مصدر ہو جائیگا اور رس اور گڑ پر بھی تعریف مشتق کی صادق نہین آتی ہی کیونکہ جو ایک چیز دوسری چیز سے بنجاوے

معنی مقرر کیئے ہون اور مہمل اسکے برعکس ہی+

سوال ۲

حرف اور مہمل کی تعریف مین کیا فرق ہی+

جواب ۲

حرف دوسرے لفظ کے ساتھ ملنے سے اپنے معنی بتاتا ہی مگر
لفظ مہمل دوسرے لفظ کے ساتھ ملکر بھی بیمعنی رہتا ہی+

سوال ۳

اسم اور فعل کی تعریف مین کیا فرق ہی+

جواب ۳

اگرچہ اسم اور فعل دونون اپنے معنی مستقل رکھتے ہین یعنی اپنے
معنی بتانے مین دوسرے لفظ کے ملنے کے محتاج نہین ہوتے
مگر البتہ فعل مین کوئی زمانہ تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے
ضرور ہوتا ہی اور اسم مین کوئی زمانہ نہین پایا جاتا یہی فرق ہی+

سوال ۴

اسم جامد کسکو کہتے ہین+

جواب ۴

جامد وہ ہی کہ نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اوس سے کوئی لفظ بنایا جاوے جیسا پتھر لنگر وغیرہ+

لوگے اوسکے جواب مین یون کہنا چاہیے کہ ہان اور حرف البتہ واسطے
تاکید اثبات کے ہی اور ہرگز اور کبھی واسطے تاکید نفی کے ہین جیسا
موہن لال نے کبھی اپنا سبق اچھا نہ سنایا مگر بدھو البتہ اپنا سبق خوب یاد
کرلیتا ہی اور حروف تہجی وے ہین جو صرف واسطے ترکیب کلمات کے موضوع
ہوئے ہین مثلاً ا ب ت ث وغیرہ منجملہ حروف تہجی کے و ا ی
کو حروف علت کہتے ہین واو کے موافق حرکت ضمہ ہی اور ا کے
موافق فتحہ اور ی کے موافق کسرہ ہی یعنی و کے پہلے اکثر پیش ہوتا ہی
جیسا کو اور ا کے ماقبل ہمیشہ زبر جیسا کا اور ی کے پہلے اکثر زیر
ہوتا ہی جیسا کے جس حرف پر حرکت ضمہ کی ہووے اوسکو مضموم کہتے
ہین اور جسپر فتحہ ہووے اوسکو مفتوح اور جسپر کسرہ ہووے اوسے مکسور
کہتے ہین جیسا جیسا مثالون مذکورۂ بالا مین ک کو باعتبار حرکات مضموم
مفتوح یا مکسور کہنا چاہیے +

سوالات

سوال

لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف کرو +

جواب

لفظ موضوع وہ ہی جسکے بنانے والے نے اوسکے لیے کچھ

سے کے معنی ابتدا کے اور تک کے معنی انتہا کے مفہوم ہوتے
اور مین واسطے ظرفیت کے آتا ہی جیسا مدرسے مین لڑکے پڑھتے
ہین اور پر واسطے بلندی کے ہی جیسا کوٹھے پر چڑھو اور حروف و
اور او ر واسطے عطف کے ہین جیسا کتاب گلستان اور بوستان لاؤ اور
حروف یا خواہ چاہو نہین تو واسطے تردید کے ہین جیسا
موہن آوے یا زید مطلب یہہ ہی کہ دونون مین سے کوئی ایک شخص آوے اور
اور حروف نے علامت فاعل فعل متعدی کی ہی جیسا زید نے سبق پڑھا
اور لفظ کو اور تئین علامتین مفعول بہ کی ہین اور حرف ضمیر اور
اسم اشارہ اور اسم موصول اور اسم استفہام مین یاے مجہول علامت
مفعول ہوتی ہی جیسا زید کو بلاؤ اور اوسکے تئین کہو کہ اسے پڑھے +
اور حروف کا کی کے اور حرف ضمائر مین را ری رے اور
نا نی نے علامتین اضافت کی ہین حروف ای او اے
اجی واسطے ندا کے ہین اور ارے اور ابے محبت اور حقارت
سے پکارنے کے لیئے موضوع ہوئے ہین اور اگر اور جو حروف شرط
کے ہین اور تو اور پس حروف جزا کے ہین مثلاً اگر علم پڑھوگے تو عزت
پاوٴگے اور سوا بے الا مگر حروف استثنا کے ہین جیسا سب طالبعلم
آئے مگر موہن اور ہان واسطے ایجاب کے آتا ہی جیسا کوئی کہے کتاب

یہان تک بیان اثبات فعل کا ہوا اگر فعل منفی بنانا چاہو سوا ے امر و نہی کے ہر فعل کے اوّل لفظ نہ یا نہین جو علامت نفی کی ہین زیادہ کرنے سے فعل منفی بنتا ہی جیسا نکیا یا نہین آیا +

بیان فعل لازمی اور فعل متعدّی کا

فعل کی دو قسمین ہین فعل لازمی اور فعل متعدّی فعل لازمی وہ ہی جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسا زید آیا اور فعل متعدّی وہ ہی جو فاعل اور مفعول بہ دونوان کی خواہش کرے مثلاً زید نے خط لکھا +

فعل متعدّی کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول فعل معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہووے جیسا مثال مذکورۂ بالا مین لکھنے کا فاعل زید معلوم ہوا + اور فعل مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہووے جیسے زید مارا گیا تو یہ نہین معلوم ہوا کہ کسنے زید کو مارا ماضی مطلق کے آخر مصدر جانا کا کوئی صیغہ بڑھانے سے فعل مجہول بنتا ہی جیسا خط لکھا گیا +

بحث حرف

حرف وہ ہی جو بغیر مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی نہ بتاوے اور کوئی زمانہ اوسمین نپایا جاوے جیسا سے اور تک کے کچھ معنی نسمجھے گئے مگر اس ترکیب سے کہ کلکتہ سے پیشاور تک تار برقی لگایا گیا ہی

نام فعل	واحد	جمع	صیغے
ماضی شرطی	وہ لکھتا	وے لکھتے	غائب
ماضی ناتمام	مین لکھتا تھا	ہم لکھتے تھے	متکلم
ایضاً	تو لکھتا تھا	تم لکھتے تھے	مخاطب
ایضاً	وہ لکھتا تھا	وے لکھتے تھے	غائب
ماضی شکی	مین نے لکھا ہوگا	ہمنے لکھا ہوگا	متکلم
ایضاً	تونے لکھا ہوگا	تمنے لکھا ہوگا	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا ہوگا	اونھون نے لکھا ہوگا	غائب
حال	مین لکھتا ہون	ہم لکھتے ہین	متکلم
ایضاً	تو لکھتا ہی	تم لکھتے ہو	مخاطب
ایضاً	وہ لکھتا ہی	وے لکھتے ہین	غائب
مضارع	مین لکھون	ہم لکھین	متکلم
ایضاً	تو لکھے	تم لکھو	مخاطب
ایضاً	وہ لکھے	وے لکھین	غائب
مستقبل	مین لکھونگا	ہم لکھینگے	متکلم
ایضاً	تو لکھیگا	تم لکھوگے	مخاطب
ایضاً	وہ لکھیگا	وے لکھینگے	غائب

جتنے فعل مصدر لکھنا سے بنائے جاتے ہین بترتیب سب فعلون کی گردان لکھی جاتی ہی÷

نام فعل	واحد	جمع	صیغہ
امر	لکھہ	لکھو	مخاطب
نہی	مت لکھہ	مت لکھو	مخاطب
ماضی مطلق	مین نے لکھا	ہمنے لکھا	متکلم
ایضاً	تونے لکھا	تمنے لکھا	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا	اونھون نے لکھا	غائب
ماضی قریب	مین نے لکھا ہی	ہمنے لکھا ہی	متکلم
ایضاً	تونے لکھا ہی	تمنے لکھا ہی	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا ہی	اونھون نے لکھا ہی	غائب
ماضی بعید	مین نے لکھا تھا	ہمنے لکھا تھا	متکلم
ایضاً	تونے لکھا تھا	تمنے لکھا تھا	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا تھا	اونھون نے لکھا تھا	غائب
ماضی شرطی	مین لکھتا	ہم لکھتے	متکلم
ایضاً	تو لکھتا	تم لکھتے	مخاطب

آموے سے لکھا صیغہ ماضی مطلق بنا مگر جب امر کے آخر حروف علت یعنی و یا سے کوئی حرف نہ ہووے اوسکے آخر لفظ یا زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق حاصل ہوتا ہی جیسے سونا کھانا پینا سے سو کھا پی صیغہ امر کے بنے اور یا آخر زیادہ کرنے سے سویا کھایا پیا صیغہ ماضی مطلق کے بنے اور امر کے آخر تا بڑھانے سے فعل ماضی شرطی بنتا ہی جیسے لکھ سے لکھتا بنا اور یاے مجہول امر پر زیادہ کرنے سے فعل مضارع حاصل ہوتا ہی جیسا لکھے اور مضارع کے آخر لفظ گا زیادہ کرنے سے فعل مستقبل بنتا ہی جیسا لکھیگا +

قاعدہ

ماضی مطلق کے آخر لفظ ہی بڑھانے سے فعل ماضی قریب بنتا ہی جیسا لکھا ہی اور ماضی مطلق پر لفظ تھا زیادہ کرنے سے فعل ماضی بعید بنتا ہی جیسا لکھا تھا اور لفظ ہوگا بڑھانے سے فعل ماضی شکی ہوتا ہی جیسا لکھا ہوگا ماضی شرطی کے آخر لفظ ہی زیادہ کرنے سے فعل حال بنتا ہی جیسا لکھتا ہی اور لفظ تھا بڑھانے سے فعل ماضی ناتمام یا استمراری بنتا ہی جیسا لکھتا تھا سوای امر و نہی کے سب فعلوں کے چھہ چھہ صیغے ہوتے ہین +

کرنے سے جمع مفہوم ہوتی ہی جیسا ای مردو ای لڑکو ای عورتو ای لڑکیو
مگر جب کسی اسم کے آخر علامت فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت وغیرہ
یا خود اسم ظرف آوے تب اونکی جمع ون سے کرتے ہین جیسا مردون
نے لڑکون سے لڑکیون کو عورتون مین کتابون کو پڑھوایا +

بحث فعل

فعل وہ ہی جو بلامدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتادے اور اوسمین
کوئی زمانہ بھی تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے پایا جاتا ہو +

دستور اشتقاق یعنی طریقہ نکالنے و بنانے فعلونکا

فعل کی چھہ قسمین ہین ماضی حال مضارع مستقبل امر
نہی یہان طریقہ بنانے صیغۂ واحد حاضر امر و نہی اور صیغۂ واحد غائب
باقی اور افعال کا مذکور ہوتا ہی +

مصدر کی علامت لفظ نا دور کرنے سے صیغۂ واحد امر حاضر بنتا ہی
جیسا لکھنا سے لکھہ اور امر کے اوّل لفظ مت زیادہ کرنے سے نہی کا
صیغہ بنتا ہی جیسا مت لکھہ فعل ماضی کی چھہ قسمین ہین ماضی مطلق
ماضی قریب ماضی بعید ماضی شرطی ماضی ناتمام یا استمراری
ماضی شکی امر کے آخر الف زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق بنتا ہی جیسے

بیان وحدت اور جمعیت کا

باعتبار واحد اور جمع ہونیکے اسم کی دو قسمین ہین واحد
اور جمع واحد ایک کو کہتے ہین جیسا کتاب پیالہ عورت وغیرہ اور
جمع وہ ہی جو ایک سے زیادہ ہو جیسا کتابین پیالے جس اسم مذکر
کے آخر ا یا ہ ساکن نہووے اور اونکے آخر علامت فاعل یا
مفعول یا اضافت یا ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف نہ آوے لفظاً اونکی
جمع کی کچھہ حاجت نہین ہی جیسا مرد آئے اور برتن خریدے اور قالین زید کے
فروخت ہوئے اور تم اسپنے اپنے گھر جاؤ اونکے افعال کی جمعیت
اور وحدت سے اونکے فاعل اور مفعول کی جمعیت اور وحدت معلوم
ہو جاتی ہی مگر جن اسماے مذکر کے آخر ا یا ہ آوے حالت جمعیت
مین یاے مجہول سے بدلتے ہین جیسا بہت گھوڑے آئے اور
لڑکے بیٹھے جس مؤنث اسم کے آخر یاے معروف نہووے اونکی جمع
کیواسطے آخر مین لفظ ین زیادہ کرتے ہین جیسا عورتین آئین اور
کتابین خریدین اور جس مؤنث کے آخر یاے معروف ہووے اوسکی
جمع کیواسطے ان بڑھاتے ہین جیسا لڑکیان آئین بکریان مع ل
لین وغیرہ اور حالت ندا مین اسم کے آخر واو مجہول زیادہ کرنے سے

ہوگا جیسا صحرا و لڑکا و بندہ و بردہ مگر دعا قبا سزا مادہ وغیرہ
چند اسم اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین اور واسطے شناخت مؤنث کے
تین قاعدہ کلّیہ ہین باقی اکثریہ +

قاعدہ ۱

جو اسم تفعیل کے وزن پر آوے وہ مؤنث ہوگا مثلاً تعظیم
تکریم تحریر تقریر تخصیص تکمیل وغیرہ مگر لفظ تعویذ مستثنیٰ ہی +

قاعدہ ۲

حاصل مصدر فارسی کا جسکے آخر شین ماقبل مکسور ہووے مؤنث
ہوتا ہی جیسا سفارش خارش آزمایش آسایش وغیرہ +

قاعدہ ۳

جس اسم کے آخر تاے مصدر عربی یا تاے حاصل مصدر ہندی
کی آوے وہ بھی مؤنث ہوتا ہی جیسا قدرت خلقت کثرت اور
بناوٹ سجاوٹ وغیرہ مگر لفظ شربت اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہی +

قاعدہ ۴

جن اسمون کے آخر یاے معروف ہووے اکثر مؤنث ہوتے
ہین جیسا روٹی ٹوپی حویلی کرسی وغیرہ مگر لفظ پانی گھی موتی جی
دہی اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ہی +

بیان تذکیر و تانیث

باعتبار تذکیر و تانیث کے اسم کی دو قسمین ہین مذکر و مؤنث جس مذکر
جاندار کے مقابل مین جاندار مادہ ہووے اوسے مذکر حقیقی کہتے ہین
جیسا مرد اور شیر اور جس مؤنث جاندار کے مقابل مین جاندار مذکر ہووے
اوسے مؤنث حقیقی بولتے ہین جیسا عورت اور شیرنی اور مذکر اور مؤنث
بیجان کو غیر حقیقی بولتے ہین لیکن مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی شناخت نہایت
مشکل ہی اوسکے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہی بلکہ بعض ملکون مین جس
چیز کو مذکر بولتے ہین دوسرے ملک مین اوسی کو مؤنث کہتے ہین اور
مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی دو قسمین ہین سماعی اور قیاسی سماعی
اوسے کہتے ہین جسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہو بلکہ اوسکا مذکر اور
مؤنث بولنا اہل زبان سے سنا گیا ہو جیسا قالین جا قو قلم کاغذ
آسمان وغیرہ مذکر سماعی ہین اور کتاب دوات میز زمین جا جم
وغیرہ مؤنث سماعی ہین +
قیاسی اوسے کہتے ہین کہ جسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر ہو +

قاعدہ درباب پہچان مذکر کے

جس اسم کے آخر ا یا ہ اصلی ہووے وہ اکثر مذکر

اور چھاپا بسبب مضاف ہونے کے ایک طرح کی خصوصیت آگئی ÷

قسم ششم منادی

منادی وہ ہی جو پکارا جاوے جیسا ای لڑکے اور او آدمی ای اور او حرف ندا کے ہین اور لڑکا اور آدمی منادی اون مین بھی بسبب خطاب کے ایک طرح کی خصوصیت آگئی ÷

بیان مصدر کا

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اُردو مین اوسکے آخر مصدر کی علامت لفظ نا ہوتا ہی جیسا آنا کھانا خریدنا فبو لانا

اسم مشتق

اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے اس طور پر بنایا جاوے کہ اوسمین مصدر کے حروف مادہ اور اوسکے معنی قائم رہین ÷

قاعدہ

مصدر کے حروف مادہ وے ہوتے ہین جو بعد حذف کرنے علامت مصدر کے ہر فعل اور اسم مشتق کے ساتھ جو اوس مصدر سے بنے ہون بجنسہ یا تبدیل ہو کر باقی رہین اسم مشتق کی سات قسمین ہین

۱ اسم فاعل ۲ اسم مفعول ۳ اسم تفضیل ۴ صفت مشبہ ۵ اسم آلہ ۶ اسم ظرف ۷ اسم حالیہ ÷

متکلم بات کرنیوالے کو کہتے ہین اور مخاطب حاضر کو کہتے ہین جس سے بات کیجاوے اور غائب وہ ہی جو بولنے مینے موجود نہووے اور اوسکا ذکر ہو +

قسم سوم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہی جس لفظ سے کسیکی طرف اشارہ کرین اور جسکی طرف اشارہ کیا جاوے اوسے مشارالیہ کہتے ہین اسم اشارہ کے چار لفظ ہین +

	واحد	جمع
اشارہ قریب	یہہ	یے
اشارہ بعید	وہ	وے

قسم چہارم اسم موصول

اسم موصول وہ ہی جو بغیر ملانے صلہ کے پورا جزو کلمہ کا نہو سکے یعنی نہ مبتدا ہو سکے اور نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول اسم موصول کے دو لفظ ہین جو اور جون جیسا جو لڑکا کل غیر حاضر تھا آیا (کل غیر حاضر تھا) یہہ جملہ اوسکا صلہ ہی اسم موصول صلہ سے ملکر لفظ آیا کا فاعل ہوا +

قسم پنجم مضاف

جو اسم کہ طرف علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کے نسبت کیا جاتا ہی اوسمین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسا موہن کا باپ تیرا بھائی اوسکا بیٹا جسکا چچا نوکر تھا اوسنے پنشن پائی لفظ باپ اور بھائی اور بیٹا

معرفہ شخص معین اور خاص چیز کو کہتے ہین اوسکی چھہ قسمین ہین علم
ضمیر اسم اشارہ اسم موصول اور مضاف اِن چارون کیطرف
اور منادی +

قسم اوّل علم

علم وہ ہی کہ نام ہو شخص معین یا خاص چیز کا مثلاً موہن لال وس سے
وہی شخص سمجھا جاویگا جسکا نام موہن لال ہی اور آگرہ سے خاص شہر
آگرہ اِسیطرح گنگا جمنا وغیرہ جو دریاؤن کے نام ہین اور گلستان اور
بوستان وغیرہ جو کتابون کے نام ہین اسم معرفہ ہین اور ایسے معرفہ
کو اسم خاص اور جزی حقیقی بھی کہتے ہین +

قسم دوم ضمیر

ضمیر وہ ہی جو بجاے اسم کے لائی جاوے جیسا موہن لال آیا اور
اوسنے سبق پڑھا پس لفظ اوسنے ضمیر غائب ہی جو بجاے موہن لال کے
جسکا ذکر ضمیر سے پہلے ہو گیا ہی آیا ہی ضمیر کے چھہ صیغے ہوتے ہین +

واحد	جمع	صیغہ
مین	ہم	متکلم
تو	تم	مخاطب
وہ	وے	غائب

ایک معنی سمجھے جاوین اوراوسکے جزون کے معنی ہنووین جواوسکے موضوع لہ سے علاقہ رکھتے ہون یعنی ٹکڑے کرنے سے کسی ٹکڑے کے کچھہ معنی جواوس لفظ سے علاقہ رکھتے ہون سمجھے نجاوین مثلاً کریم کسی شخص کا نام ہی اوسکے ٹکڑے کر- یم کچھہ معنی نہین رکھتے ہین جواوس شخص کے نام سے علاقہ رکھتے ہون اور لفظ مفرد ہی کو کلمہ کہتے ہین کلمہ کی تین قسمین ہین

۱ اسم ۲ فعل ۳ حرف +

بحث اسم کی

اسم وہ ہی جو بغیر ملانے دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتاوے اور کوئی زمانہ اوسکے معنی سے سمجھا جاوے جیسا کاغذ اور کتاب بولتے ہی سمجھا گیا کہ یہہ نام اون چیزون کا ہی جسپر آدمی لکھتے پڑھتے ہین +

اسم کی تین قسمین ہین ۱ جامد ۲ مصدر ۳ مشتق جامد وہ ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور نہ وہ کسی لفظ سے مشتق ہووے اور نہ اوس سے کوئی اور لفظ مشتق کیا جاوے جیسا لڑکا لڑکی آگرہ دہلی وغیرہ +

اسم جامد کی دو قسمین ہین ۱ نکرہ اور ۲ معرفہ +

نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کی تمام افراد پر برابر بولا جاوے مثلاً انسان سے ہر آدمی سمجھا جاتا ہی اور حیوان سے تمام چہلنے والے جانور اسیطرح میز کرسی قلم کاغذ وغیرہ اسم نکرہ ہین اسم نکرہ کو اسم عام اور اسم کلی بھی کہتے ہین +

قواعد اُردو

حصّۂ دوم

باب اوّل صرف مین

تعریف صرف کی

صَرف وہ علم ہی جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے اور اوسکی گردان اور طریقہ تبدیل کرنے صورت الفاظ کا معلوم ہوجاوے

بیان کلمہ کا

لفظ وہ ہی جو آواز آدمی کے مُنہہ سے نکلے خواہ وہ معنی دار ہو یا بےمعنی جس لفظ کے لیئے واضع نے کچھہ معنی مقرر کیئے ہین اوسے موضوع کہتے ہین جیسا لفظ زید سے ایک شخص کا نام سمجھا جاتا ہی اور دل سے ایک عضو خاص اور جس لفظ کے کچھہ معنی نہین اوسے مہمل کہتے ہین جیسا دیز جو زید کے اُلٹے حرفون سے بنا ہی محض بےمعنی لفظ ہی لفظ موضوع کی دو قسمین ہین مفرد¹ اور مرکب² مفرد وہ ہی جس سے

رسالہ

قواعد اُردو

حصّہ دوم

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب نواب لفٹننٹ
گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی
و بمنظوری صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر
ممالک مغربی و شمالی
واسطے استعمال مدارس دیسی کے

مرزا نثار علی بیگ

مدرس اوّل کالج آگرہ نے باعانت منشی فیض اللہ خان مدرس دوم
کالج مذکور کے سنہ ۱۸۶۰ع مین تالیف کیا

الہ آباد

گورنمنٹ پریس مین چھاپا گیا

طبع ششم ۵۰۰۰ جلد قیمت فی جلد ۳

6th Edition 5,000 Copies
Price per Copy 3 Annas

سنہ ۱۸۷۳ع

فہرست رسالۂ قواعد اردو حصّہ اول

باب اول صرف مین		باب دوم نحو مین	
مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
بیان لفظ و کلمہ	۱	تعریف مرکب	۸
تعریف مفرد	〃	تقسیم مرکب	〃
تعریف کلمہ	〃	تعریف مرکب مفید	〃
تقسیم کلمہ	〃	تعریف مرکب غیر مفید	۹
تعریف اسم	〃	تقسیم مرکب غیر مفید	〃
تقسیم اسم	۲	تعریف مرکب اضافی	〃
تعریف جامد	〃	تعریف مرکب توصیفی	〃
تقسیم جامد	〃	تعریف مرکب تعدادی	〃
تعریف معرفہ و نکرہ	〃	تعریف مرکب امتزاجی	۱۰
تعریف مصدر	〃	تقسیم جملہ یا مرکب مفید	〃
تعریف اسم مشتق	۳	بیان جملۂ خبریہ	〃
بیان تذکیر و تانیث	〃	بیان جملۂ اسمیہ	〃
بیان وحدت و جمعیت	〃	بیان جملۂ فعلیہ	۱۱
تعریف فعل	۴	تعریف فاعل	〃
تعریف ماضی	〃	بیان فعل لازمی	〃
تعریف حال	〃	بیان اجزائے جملۂ فعلیہ فعل لازمی	〃
تعریف مستقبل	〃	بیان فعل متعدی	۱۲
بیان تعریف حرف	〃	اجزائے جملۂ فعلیہ فعل متعدی	〃
		تعریف جملۂ انشائیہ	〃
		تقسیم جملۂ انشائیہ	۱۳

بھائی مضاف ہی مضاف الیہ مضاف سے ملکر فاعل ہوا
اور آیا فعل لازمی ہی فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

سوال ۷

تم اپنا سبق سناؤ اس جملہ کی ترکیب کر کے لکھو کہ یہہ
جملہ خبریہ ہی یا انشائیہ +

جواب

تم ضمیر فاعل اور اپنا مضاف الیہ اور سبق مضاف ہی
مضاف الیہ مضاف سے ملکر مفعول بہ ہوا اور سناؤ
فعل امر حاضر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ
انشائیہ ہوا اس لیئے کہ کہنے والا سبق سننے کی
خواہش رکھتا ہی +

تمت بالخیر

جواب

جملۂ خبریّہ وہ ہی جسکے سُننے سے سامع کو کچھ خبر یا خواہش معلوم ہو اور اوسکے کہنے والے کو جھوٹا یا سچّا کہہ سکین *

سوال ۵

جملۂ اسمیّہ اور جملۂ فعلیّہ کے اجزا بیان کرو *

جواب

جملۂ اسمیّہ مبتدا ۱ اور خبر ۲ سے بنتا ہی اور جملۂ فعلیہ فعل لازمی مین فعل ۱ اور فاعل ۲ سے اور فعل متعدّی مین فعل فاعل اور مفعول بہ سے بنتا ہی *

سوال ۶

موہن کا بھائی آیا اِس جملہ کی ترکیب بیان کرو *

جواب

موہن مضاف الیہ اور کا علامت اضافت اور

سوال ۲

کیا مرکب غیر مفید بھی جملہ ہوتا ہی ؟

جواب

مرکب غیر مفید پورا جملہ نہین ہوتا ہمیشہ مثل مفرد کے جزو جملہ ہوتا ہی جیسا زید کا گھوڑا اسکے سُننے سے سامع کو کچھہ خبر یا خواہش معلوم نہوئی +

سوال ۳

مضاف الیہ کسکو کہتے ہین اور اوسکی کیا شناخت ہی ؟

جواب

مضاف الیہ وہ ہی جسکی طرف کسی اسم کو نسبت کرین اور کا کی کے وغیرہ علامتین اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہین +

سوال ۴

جملہ خبریہ کسکو کہتے ہین +

معلوم ہو اور اوسکو جھوٹا یا سچا نہ کہہ سکین ÷

جملہ انشائیہ کی آٹھہ قسمین ہین

۱ امر جیسے مار ۲ نہی جیسے مت مار ۳ استفہام مثلاً کیا تمکو زید نے مارا ہی ۴ تمنی مثلاً کیا خوب ہوتا جو وہ آتا ۵ ندا مثلاً ای صاحب ذرا ادھر متوجہ ہو ۶ عرض مثلاً تو نے اوسکا کہنا کیون نہ مانا جو آج کو بھلا ہوتا ۷ قسم مثلاً خدا کی قسم مین سچا ہون ۸ تعجب کیا ہی خوب بات ہی ÷

سوالات

سوال ۱ جملہ کسکو کہتے ہین ÷

جواب

جملہ مرکب مفید کو کہتے ہین جسکے سُننے سے سامع کو کچھہ خبر یا خواہش معلوم ہووے ÷

بیان فعل متعدّی

جو فعل فاعل کے ساتھ ملکر پورا جملہ نہووے اور خواہش مفعول بہ کی رکھے اوس فعل کو متعدّی کہتے ہین +

مفعول بہ وہ ہی جسپر فاعل کا فعل واقع ہوا ور کو اور کے تئین اور یاے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہین +

اجزاء جملہ فعلیہ فعل متعدی

فعل متعدّی مین فعل فاعل اور مفعول بہ سے جملۂ فعلیہ بنتا ہی مثلاً زید نے سبق پڑھا ترکیب زید فاعل ہی اسلیئے کہ پڑھنے کا فعل اوسکی ذات سے صادر ہوا اور لفظ نے علامت فاعل ہی اور سبق مفعول بہ اسواسطے کہ فاعل کا فعل اوسپر واقع ہوا ہی اور لفظ کو علامت مفعول ہی فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

جملہ انشائیہ کا بیان

جملۂ انشائیہ وہ ہی جس سے کہنے والے کی خواہش

زید فاضل ہی زید مبتدا ہی اور فاضل خبر اور ہی لفظ ربط

بیان جملہ فعلیہ

یہہ بات ظاہر ہی کہ فعل کام کو کہتے ہین اور کوئی کام بغیر فاعل یعنی کام کرنیوالے کے پایا نہین جاتا اسلیئے ہر فعل کے واسطے فاعل کا ہونا بہت ضرور ہی ؛

فاعل وہ ہی جس سے فعل قائم یا صادر ہووے ؛

بیان فعل لازمی

جو فعل صرف فاعل کے ساتھہ ملکر پوری بات ہو جاوے اوسکو فعل لازمی کہتے ہین ؛

اجزار جملہ فعلیہ فعل لازمی

فعل لازمی ہین فعل اور فاعل سے جملہ بنتا ہی جیسا زید آیا

ترکیب زید فاعل ہی اس لیئے کہ آنے کا فعل زید کی ذات سے قائم ہوا اور آیا فعل لازمی ہی فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

مرکب تعدادی وہ ہی جو دو عددون یعنی اکائی اور دہائی سے ملکر بنے جیسا گیارہ بارہ اکیس بائیس وغیرہ ایک سے نو تک اکائی ہوتی ہین مثلاً ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ اور دس بیس تیس وغیرہ کو دہائی بولتے ہین +

مرکب امتزاجی وہ ہی جو دو لفظون سے ملکر ایک چیز کا نام ہو جاوے مثلاً اکبرآباد تاجگنج سکندرنامہ +

تقسیم جملہ کی

جملہ کی دو قسمین ہین جملۂ خبریہ اور جملۂ انشائیہ +

جملۂ خبریہ کا بیان

جملۂ خبریہ وہ ہی جسکے سننے سے سامع کو کچھہ خبر معلوم ہو اور اوسکے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا ٹھہرا سکین جملۂ خبریہ کی دو قسمین ہین جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ +

اجزاء جملۂ اسمیہ

مبتدا اور خبر سے ملکر جملۂ اسمیہ بنتا ہی مثلاً

مرکب غیر مفید وہ ہی جس سے کچھ خبر یا خواہش نسمجھی
جاوے وہ ہمیشہ مثل مفرد کے جزو جملہ ہوتا ہی اوسکی
چار قسمین ہین مرکب اضافی مرکب توصیفی مرکب تعدادی
مرکب امتزاجی +

مرکب اضافی وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سے
ملکر بنے مضاف الیہ وہ ہی جسکی طرف کسی اسم کو
نسبت کرین اور مضاف وہ ہی جو نسبت کیا جاوے
اردو مین مضاف الیہ اکثر مضاف پر مقدم ہوتا ہی اور
کا کی کے را ری رے اور نا نی نے
علامتین اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر
آتی ہین جیسا زید کا گھوڑا اور للو کی کتاب اور موہن
کے پیالے +

مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر
بنے جیسا اچھا لڑکا اور بہادر سپاہی +

باب دوم نحو مین

مرکّب وہ ہی جو دو کلمون یا زیادہ سے ملکر بنے اوسکی دو قسمین ہین مرکّب مفید اور مرکب غیر مفید مرکّب مفید پوری بات کو کہتے ہین جسکے سُننے والے کو دوسری بات سننے کا انتظار نرہے سُنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسیکی خبر دیتا ہی یا کچھ خواہش رکھتا ہی مرکّب مفید ہی کو جملہ اور کلام کہتے ہین جیسا زید آیا اِسکے سُننے والے کو معلوم ہوا کہ کہنے والا زید کے آنے کی خبر دیتا ہی +

مثال ۲

سبق سناؤ اسکے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا سبق سُننے کی خواہش رکھتا ہی +

بتلاتا ہی جیسا گھر سے باہر تک اب سے کے معنی
شروع اور تک کے معنی انتہا کے سمجھے گئے +

سوال ۵

موہن لال کتاب کو لایا اسکے ہر ایک کلمہ کو
علیحدہ علیحدہ بیان کرو +

جواب ۵

موہن لال اسم معرفہ ہی اور کتاب اسم
نکرہ اور کو حرف ہی اور لایا فعل ماضی فقط +

سوال ۳

لفظ گنّا کون کلمہ ہی ؞

جواب ۳

اگرچہ لفظ گنّا کے آخر نا ہی مگر اوس سے فعل اور اسم مشتق نہین بنتے اس لیئے گنّا اسم جامد ہی نہ مصدر ؞

سوال ۴

حرف کسکو کہتے ہین ؞

جواب ۴

حرف وہ ہی جو اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کا محتاج ہو اسم یا فعل کے ساتھ ملکر اپنے معنی

تک سے کے معنی انتہا کے مگر بغیر ملانے دوسرے لفظ کے سے یا تک سے کے معنی کچھ سمجھ مین نہین آتے ✣

سوال ۱

جامد کسکو کہتے ہین ✣

جواب ۱

جامد وہ ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا نہ وہ کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اوس سے کوئی لفظ بنایا جاوے مثلاً پتھر کنکر وغیرہ ✣

سوال ۲

مصدر کسکو کہتے ہین اور اوسکی کیا علامت ہی ✣

جواب ۲

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اور اُردو مین آخر مصدر کے لفظ نا ہوتا ہی جیسا آنا جانا کھانا پینا ✣

بحث فعل

فعل وہ ہی جو بلا مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتلاوے اور اوس مین کوئی زمانہ بھی تینون زمانون ماضی حال استقبال سے پایا جاوے ÷

ماضی زمانہ گذرے ہوئے کو کہتے ہین مثلاً سمجھا ÷

حال زمانہ موجود کہتے ہین جیسا سمجھتا ہی ÷

مستقبل زمانہ آنیوالے کو کہتے ہین چنانچہ سمجھیگا ÷

بحث حرف

حرف وہ ہی کہ نہ بغیر مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتاوے اور نہ اوسمین کوئی زمانہ پایا جاوے مثلاً الہ آباد سے کانپور تک سڑک آہنی جاری ہی اس ترکیب سے سے کے معنی شروع کے سمجھے گئے اور

اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے بنایا جاوے جیسا لکھنا

سے لکھنے والا اسم مشتق بنا ÷

باعتبار تذکیر و تانیث کے اسم کی دو قسمین ہین مذکر

اور مؤنث ÷

مذکر نر کو کہتے ہین خواہ وہ جاندار ہو یا بیجان اکثر

مذکر کے آخر ا یا ہ علامت تذکیر ہوتی ہی جیسا لڑکا

و بندہ ÷

مؤنث مادہ کو کہتے ہین خواہ وہ جاندار ہو یا بیجان

اکثر مؤنث کے آخر ی معروف یا ت ساکن

علامت تانیث ہوتی ہی جیسا بکری لڑکی محبت عنایت

بلحاظ تعداد کے اسم کے دو صیغے ہین واحد اور جمع ÷

واحد ایک کو کہتے ہین جیسا پیالہ اور کتاب ÷

جمع وہ ہی جو ایک سے زیادہ ہو مثلاً پیالے

اور کتابین ÷

اوسمین کوئی زمانہ بنایا جاوے جیسا کاغذ اور کتاب ؛

اسم کی تین قسمین ہین جامد مصدر مشتق جامد وہ ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اوس سے کوئی لفظ بنایا جاوے مثلاً لڑکا لڑکی موہن لچھمی آگرہ دہلی ؛

جامد کی دو قسمین ہین نکرہ اور معرفہ نکرہ اسم غیر معیّن کو کہتے ہین جو ایک جنس کی تمام افراد پر برابر بولا جاوے مثلاً لفظ انسان سے ہر آدمی سمجھا جاتا ہی اور حیوان سے تمام جہان کے جانور اسیطرح گھوڑا اور اونٹ وغیرہ معرفہ شخص معیّن اور خاص چیز کو کہتے ہین مثلاً موہن لال خاص شخص کا نام ہی اور دہلی خاص شہر کا نام اور یہہ کتاب جو سامنے موجود ہی ؛

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق نکلین آخر اُردو مین علامت مصدر کی لفظ نا ہوتا ہی جیسا لکھنا پڑھنا خریدنا بخشنا ؛

ھو المستعان

باب اوّل صرف مین

واضح ہو کہ جو آواز آدمی کے منہہ سے نکلتی ہی
اوسے لفظ کہتے ہین خواہ وہ معنیٰ دار ہو یا بےمعنی لفظ
معنی دار کو موضوع کہتے ہین اور بےمعنی کو مہمل جیسا دیز
اسکے کچھہ معنی نہین *
لفظ موضوع کی دو قسمین ہین مفرد اور مرکب مفرد
وہ ہی جس سے ایک معنی سمجھے جاوین اُسیکو کلمہ بھی کہتے ہین *
کلمہ کی تین قسمین ہین ۱ اسم ۲ فعل ۳ حرف اسم وہ
ہی جو بغیر مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتلادے اور
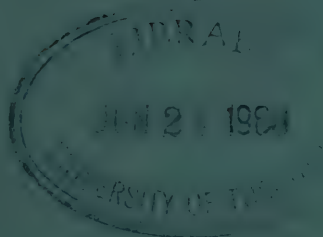
رسالہ

قواعد اردو

حصہ اول

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک مغربی و شمالی
و بمنظوری صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر
ممالک مغربی و شمالی
واسطے استعمال مدارس دیسی کے

مرزا نثار علی بیگ

مدرس اول کالج آگرہ نے باعانت منشی فیض اللہ خان
مدرس دوم کالج مذکور کے سنہ ۱۸۶۰ع میں تالیف کیا

مقام الہ آباد
طبع ہشتم
گورنمنٹ پریس مین طبع ہوا
سنہ ۱۸۷۳ عیسوی
قیمت فی جلد ۵ جلد

8th Edition 5000 Copies.
Price per Copy